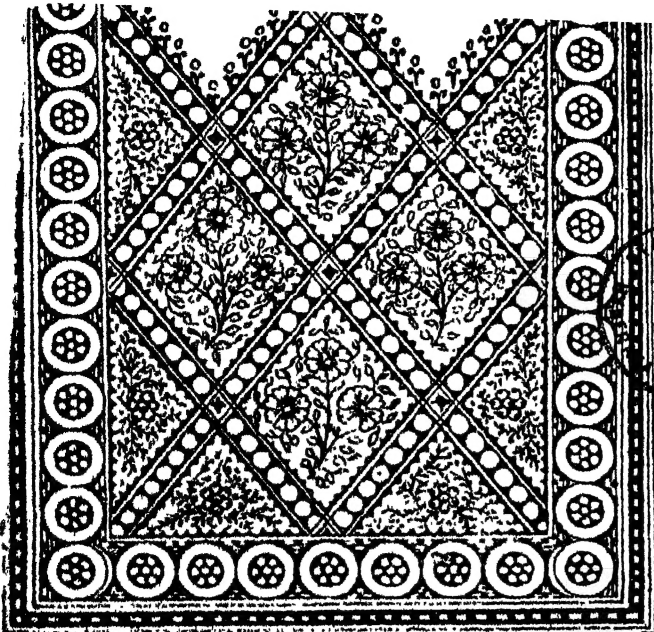
نحن نقص علیک احسن القصص

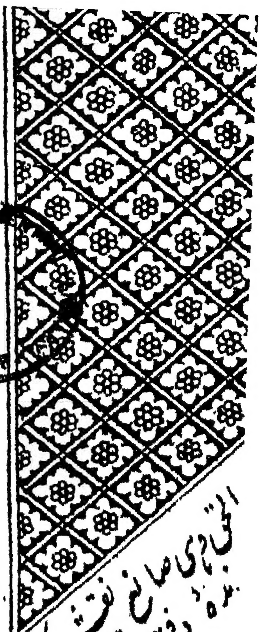
بتائید خلاق انس و جان ذات بے نیاز کون و مکان کہ این نسخہ دلجو




تا از تفسیر بن قاضی نور محمد صاحب ... نور اللہ ... احسان

از مطبع حبلہ واقع بمبئی مطبوع گردید





بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھوں پہلے توحید جان آفرین — قلم کی طرح خاک پر رکھ جبین

دکھا جسنے نقش و نگار قدم — بنایا ہے گلگشت لوح

اسی سے ہی سرسبز باغ سخن — ہی سیراب و شاداب گل

عنایات سے اسکے اک مشت خاک — ہوئی معدن گوہر تابنا

اسی نے جگر چیر ہر سنگ کا — کیا گوہر ایجاد ہر ر

کیا آباد گلشن بفضل ہے — دکھا دی ہی انواع نقش

اسی کی ہی قدرت سے باغ و بہار — مطرز ملوّن بنقش

ہر ایک برگ و گل اس سے ہے تازہ رو — ہر ایک گل مین پنہاں اسی کی



[illegible]

جہان تا جہان عالم نیک و زشت — سر مو نہ باہر ہے از سرنوشت
قلم جسطرح اسکا جریان ہے — مخالف ہو کوئی نہ امکان ہے
نہ واقف کوئی اسکے ہے کار سے — نہ آگاہ ہے اسکے اسرار سے
ہے ذات نبیؐ معترف بالقصور — غرض عجز ہے اصل و فرع شعور

## در نعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہی کون سردفتر انبیا — دُرِ قلزم قدرت کبریا
بہار گل بوستان ازل — چراغ شبستان علم و عمل
مقدس ہے ذات اسکی شمع سُبُل — وہ ہے باعث خلقت جزو کل
شفیع الورا خاتم المرسلین — کر دینونکا ناسخ ہوا اسکا دین
عطا حق نے کر تاج اسری اسے — کیا مالک تخت او حی اُسے
محمدؐ کے مانند جگ مین ہے نہین — نہ پیدا ہوا ہے نہ ہووے کہین
آے جسطرح بچاہے دشتے کمال — کیا شاہد بزم عز و جلال
رسولون کا کر ذرۃ التاج اسے — کیا مسند آرائے معراج اُسے
نہ حق نے کل عالم تو بین کا — کیا آفتاب اسکو نہیں کا
رسالت کے دیوان کا ہے انتخاب — ہوئی اسپہ نازل ہے ام الکتاب
[illegible] — خطاب اسکو ہے رحمۃ العالمین
[illegible] پر سایہ گستر تھا [illegible] — اسی کا ہا آفاق ازل تا ابد

تفسیر سورۂ یوسف

احوال تاریخ کتاب

[illegible]

کہانی ہے یوسف کی یہہ دلربا ۔ کہ ہے احسن القصص حق نے کہا
نہیں بیش و کم کا یہاں دخل ہے ۔ کہ مصحف غرض شاہد اصل ہے
کھلا گل ہے باغ عنایات کا ۔ الف لام را تلک آیات کا
عجب قصہ یوسف کا ہے دلپذیر ۔ یہہ قرآن مین سورت ہے اک بینظیر
بنی اسکی تفسیر عربی تمام ۔ ہے مقرون بنور صداقت کلام
وہ تصنیف اس ذات عالی سے ہے ۔ امام محمد غزالی سے ہے
روایات سے ابن عباس کی ۔ انھون نے ہے تفسیر ساری لکھی
ہین طرفہ مضامین اسکے صریح ۔ مطابق بقول حدیث صحیح
گواہ سخن ہے حدیث و دلیل ۔ رہے کذب ہو کس طرح وہان دخیل
اسی درج سے در مکنون لے ۔ ہر اک بے خلاف اسکا مضمون لے
لباس اسکو پہنا وہین نظم کا ۔ کیا ماہ رخسار اس بزم کا
مضامین تفسیر کر انتخاب ۔ لکھی مین نے دلچسپ پیاری کتاب
سخن پیرا ہو پیش حق مستجاب ۔ بحق رسول و آل و صحاب
یہان سے ہے تمہید تفسیر کی ۔ حقیقت ہے یوسف کے توقیر کی

## روایت

روایت ہے کعب ابن احبار کی ۔ سنو تم ذرا اسکو ہے یون کہی
خدا نے جب آدم کو پیدا کیا ۔ خلافت کا تاج اسکے سر پر دیا

تفسیر سورۂ یوسف

تفسیر سورہ یوسف

بکھاڑی ... ذکر تسبیح کا
روایت ... سے ہے ایک تھا
آنہی ... دنیا تاجدار
دیا ... نے کرامت کا تاج
... الی نے پھر یہ کہا
... سکو بخشا زیادہ زہد
... پھر آدم نے ای میرے رب
پھر آدم نے سینے سے اسکو لگا
کچھ نہ کر غم کہ یوسف ہے تو
... ابن عباس نے یون کہا
چمکتا تھا ماتھے مین وہ اسکے نور
جبین مین وہ اسکے چمکتا رہا
کیا صلب مین نوح کے پھر قرار
خدا سے دعا نوح نے کی تھی جب
گیا نور یوسف نے اسدم کلام
کیا کفر جسنے بڑا ہے ... شقی
وہی نور تھا آگ مین جب خلیل

سعادت کا آگے درخت اک کھڑا
جو یوسف کو آدم نے دیکھا کہا
دیا اسکو اسطرح عز و وقار
بڑے اسکے درجات عالی ہین آج
کہ حسن و جمال اسکو ہمنے دیا
کرین لوگ دنیا مین اس کا حسد
تو دے حسن دنیا کا ثلث اسکو رب
دو آنکھونکے بیچ اسکے بوسہ دیا
رکھا پہلے آدم نے اس نام کو
کہ یوسف کا نطفہ جو آدم مین تھا
کیا شیث مین اسنے آ پھر ظہور
طرح شمع کے وہ دمکتا رہا
جبین مین چمکتا تھا مہتاب وار
کہ ہو غرق قوم اسکی پانی مین سب
کہا یا نوح تمپر درود اور سلام
جو ایمان لایا وہ ہے جنتی
بڑا آسکے پایا ثواب جزیل

اسی طور سے صبر جز دس ہوا
صلابت کے بھی حق نے دس جز کئے
تو خط و کتابت کے دس حصے جان
فصاحت بلاغت کے دس جز و نیک
رہا ایک باقی جو حسن و جمال
ملا ایک حصہ نخلق خدا
روایت کہوں ابن عباس سے ہے
کہ یوسف کی جسدم ہوئی قبض جان
وہاں جاکے اس نور نے ڈھیل کی
طلب کی خدا نے محمد کی روح
ڈھونکا نور یوسف نے اس نور کو
جو تھا یوسف اور انبیا ہیں تمام

سب ایوب کو ایک نخلق خدا
ہیں موسیٰ پہ تو ایک سب کے لئے
ہیں عیسیٰ کو تو ایک سارا جہان
محمد کو تو ساری خلقت کو ایک
ہوئے اسکے دس حصہ تفصیل حال
کیا باقی یوسف کو حق نے عطا
خدا اس سے راضی ہو وہ یوں کہے
چلا نور اس کا سوئے آسمان
وہ لٹکا رہا مثل قندیل کی
اسی نور یوسف کی ہی سب فتح
گیا نور سے نور معمور ہو
محمد ہیں آیا وہ سب نور عام

## سورۃ یوسف مکیۃ وهی مائۃ احدی عشر آیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

الٓرٰ تلک

تفسیر سورۃ یوسف

| | |
|---|---|
| کہ اللہ کی یہہ نہین ہی کتاب | محمد نے اسکو بنایا ہی آپ |

## قرآنا عربیا

قرآن عربی زبان کا

| | |
|---|---|
| عرب کی جو بولی مین اترا قرآن | سبب یہہ کہ کہتے تھے کفار ہان |
| عجم کا ہی اک شخص انسطاس نام | نبی کو سکھاتا ہے وہ یہہ کلام |
| عجم سے کوئی تا کہ نسبت نہ دے | زبان عرب مین اتارا اسے |
| نبی نے کہا ہی کہ ہین تین چیز | عرب کو رکھو انکے باعث عزیز |
| عرب ہون مین قرآن عربی مین ہے | کلام اہل جنت بھی عربی مین ہے |

## قرآنکی فضیلت مین

| | |
|---|---|
| فضایل مین قرآنکی ہی یہہ فصل | کہ سب نقل قرآن ہی سب کی اصل |
| کتاب اور فرقان ہی اسکا نام | حکیم اور مہیمن بھی اسکا نیکنام |
| عزیز اور محکم خدا نے کہا | اور اک نور بھی نام اسکا لیا |
| اسیطرح سے اسکے ہین ساٹھہ نام | کتاب خدا مین لکھے ہین تمام |

## قرآن پڑھنے کی فضیلت مین

| | |
|---|---|
| [illegible]ر کی مین پڑھنے کی اسکے لکھون | کہا ہی نبی نے حدیثون مین یون |
| ہے جو کہ قرآن رکھے دل مین بیم | یہہ بخشے گا مجھکو خدائے کریم |

تفسیر سورہ یوسف

کہ پڑھتا چلا جا تو قرآن کو ۔ مکانون مین جنت کے دلشاد ہو
ملین اسطرح کے وہ عالیمقام ۔ عوض مین ہر آیت کے اے نیکنام
کہ ما بین ان دو مکانونکا گر ۔ کرے ناپ اسکی جو نہم بشر
تو تحت الثری سے لگا تا فلک ۔ درازی ہو اسکی بلا ریب و شک
نبی نے کہا اہل قرآن کے ۔ ہین مخصوص درگاہ سبحان کے
جو انکا عدو ہے خدا انکا عدو ۔ محب انکا اللہ کا دوست ہو
قیامت کو قرآن اسپاس آ ۔ ہر ایک طرح کے رنج سے دے بچا
ہو انسانکی شکل اسکی تمام ۔ چلے آگے قاری کے ہو کر امام
کہے اسکو پہچانتا ہے مجھے ۔ مین ہون کون تو جانتا ہے مجھے
کہے قاری مین تو نہین جانتا ۔ کہے مین ہون قرآن حامی تیرا
پھر آخر کو لیجائے اُسے رب کے پاس ۔ خدا اسکو دے نعمتین بیقیاس
جماعت فرشتونکی ہو راست پر ۔ بہشتونکے بائین طرف اسکے گھر
اور اک تاج شاہانہ سر پر دھرین ۔ دو اور حلہ ماباپ کو اسکے دین
جو دنیا مین ہے بلکہ اس سے دو چند ۔ عوض جلونکا دین تا آوے پسند
کرین اسکے ماباپ پھر یہہ کلام ۔ کہ یارب عمل بد ہمارے تھے عام
ہوئی کس طرح ہمپر اتنی عطا ۔ یہہ ہو حکم کیا تو نہین جانتا
پڑھا تیری بیٹی نے قرآن کو ۔ عطا تجھپہ اتنی بھلا کیون نہ ہو

تفسیر سورۂ یوسف

یہ ہیت کا اُسکے لگا اُسکو پھل
کہا اُسنے تو نے ہدایت کی راہ
بہت اس سے زیادہ ہدایت بڑی
تعجب ہوا مجھکو اسباب کا
پھر آیا میں نکلے میں کرنے طواف
اوسی یار کو بیٹھے پایا وہان
وہی تو کہ جسنے ہدایت کیا
کہا مینے ہے اصمعی میرا نام
لگا کہنے ای اصمعی صبح و شام
اور اک شوربے کا پیالہ ضرور
پیالہ ہے چاندی کا بے جرم داغ
کہا مینے پیالے وہ سب جمع کر
کہا اُسنے تو ہی بڑا فیلسوف
فلک پر ہے رزق ای ولی خدا
کرون تیرے زمین پر بھلا کیون طلب
کہا پھر کہ ای اصمعی کچھ کلام
کہا میں قسم کھا کے کہتا ہے رب

گیا ڈوبتا ڈوبتا پھر سنبھل
دکھائی مجھے تجھکو دیوے آکہ
کہ آسان کی تیرے مشکل اڑی
کہ دن ہو گیا کس طرح رات کا
کہ تاہون گنہ میرے سارے معاف
لگا پوچھنے مجھسے تو یہان کہان
مجھے دم مین صاحب ولایت کیا
کیا مینے بن مین تھا تجھسے کلام
وہ ہین نان آتے مجھے لا کلام
فرشتہ لے آتا ہے میرے حضور
چمکتا ہے وہ شب کو مثل چراغ
دے اولاد کو اپنے ای باجبر
مین سمجھا تھا تو ہی بڑا با وقوف
مرا اور سب میری اولاد کا
فلک سے جو دیتا ہو رزق آپ ب
خدا کا سنا مجھکو ای نیک نام
قسم اپنی کھاتا ہے اسطرح اب

## تفسیر سورہ یوسف

کہ اُسنے یہی کیا اُسپہ رحمت ہوئی
کہ ہو خوف سب اسکی زحمت ہوئی

نبیؐ کو ہوا حکم رب العباد
کہ تھا یہہ گنہگار اور نامراد

گناہونکا اُسپہ ہوا تھا عذاب
عمل بد کے کرنے سے تھا یہہ خراب

حمل اُسکی بی بی کو تھا بعد مرگ
تولد پسر ہوگیا بعد مرگ

بڑا جب ہوا اُسکی ماں نے شتاب
معلم کو سونپا اُسنے دسے کتاب

پڑھی اُسنے بسم اللہ اور سیرا نام
لیا اُسکے ہیے میں سب عذاب اُٹھا تمام

روایت یہہ ہے شخص نے یون کہا
نہیں اُسکے کہنے میں شک کچھ ذرا

مُوا میرے ہمسائے میں اک جوان
سب اُسمیں تھے دوزخ کے ظاہر نشان

گنہگار فاسق تھا بد روزگار
میں دیکھا اُسے خواب میں ایکبار

کہ جنت میں پھرتا ہے وہ خوش جمال
کہا میں بتا کیا ہوا تیرا حال

کہا مجھکو بخشا مرے رب نے آج
رکھا سر پہ میرے یہہ بخشش کا تاج

کہا مینے تھا تو بڑا نابکار
تجھے کیسے بخشیگا آمرزگار

کہا جو کہ پڑھتا ہے قرآن کو
کبھی فضل رب سے وہ فاسق نہو

مین پڑھتا تھا یٰسین و سورہ دخان
ملی مجھکو دو چیز دونو سے یہان

دخان سے ہوئی مجھپہ دوزخ حرام
ہے یٰسین سے اب جنان میں خرام

کہا مینے پڑھتا تھا تو سب کتاب
انہیں سے تو نکلا بلا کیون ثواب

کہا اُسنے مین شب کو اخلاص سے
انہین دو کو پڑھتا بڑی آس سے

تفسیر سورۂ یوسف

نہو جیسے قرآن زیادہ نہ کم ‏ اسیطرح قاری ہین سب یکقلم

کہ درجے مین سارے وہ ہین اولیا ‏ نہ زیادہ نہ کم اُس سے درجہ ذرا

نہین جیسی قرآن کی کچھہ مثال ‏ سمجھہ لو تم ایسا ہی قاری کا حال

پڑھے جبکہ قاری کلام خدا ‏ خدا کیطرف سے یہہ ہووے ندا

کہ جسطرح تو نے کیا مجھکو یاد ‏ اسی ڈھب سے کرتا ہون مین تجھکو یاد

نہ بھولا ہی دنیا مین مجھکو جو تو ‏ نہ بھولون مین عقبیٰ مین تجھکو کبھو

گناہ اسکے پڑھنے سے ہوتے ہین دور ‏ نکوئی ہین ہرگز نہووے قصور

## حکایت سائل صاحب یقین

حکایت ہی اک کامل پاک کی ‏ کہ مسجد تھی اک ابن سماک کی

کیا ایک سائل نے آکر سوال ‏ کہ ای ابن سماک فرخندہ فال

بھلا کچھہ تو صدقہ دو آپ تو مجھے ‏ کہا اُسنے قرآن سے کچھہ تجھے

گر آتا ہی پڑھہ اُسکو اسکا ثواب ‏ مجھے بخش اُسنے دیا یون جواب

فقط ایک الحمد جانون ہون مین ‏ خریدی ہی کسطرح پر اُسکو تین

کہا جو کہ رکھتا ہون مین مال سے ‏ جو کچھہ پاس میرے ہی اثقال سے

وہ سب تجھکو دونگا مین ای نیکذات ‏ کہا اُسنے مجھسے نکچھہ پھیر بات

مین آیا ہون صدقے کا لون یکدم ‏ کہ ہو کچھہ مری احتیاج اُس سے کم

تفسیر سورہ یوسف

بیان تفسیر احسن القصص

تفسیر سورہ یوسف

ہم اک تجھپہ کرتے ہین قصہ عیان ۔ وہ ہی سارے قصون مین بہتہ بیان

کہا اسلیئے اسکو احسن قصص ۔ کہ یوسف ہوا احسن الناس بس

سنو تم نبی نے ہمارے کہا ۔ عبادت ہی منہ نیک کا دیکھنا

یہان نیک سے اولیا ہین مراد ۔ کہا بعض علما نے ای نیک زاد

کہون تجسے مین حسن قرآن کا ۔ کہ ہی امر و نہی اسمین سب کچھ لکھا

اور امثال و اخبار و وعد و وعید ۔ سبھی خیر و شر اور شقی و سعید

حساب و ثواب اور عتاب و عقاب ۔ ہزار علم سے ہی بھری یہہ کتاب

ہر اک علم کو فہم ہووین ہزار ۔ سمجھہ مین جب آوے یہہ ای ہوشیار

کہی مینے خوبی جو قرآن کی ۔ ہی عقل اسمین حیران انسان کی

ہوا اسلئے نام اکا حسن ۔ کہ قرآن مین ہی یہہ سب من عن

بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

اسواسطے کہ بھیجا ہمنے تیری طرف یہہ قرآن

کیا ہمنے نازل یہہ قرآن جو ۔ تجھہ اوپر کہ تا تو خبردار ہو

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ

اور تو تھا اس سے پہلے البتہ بے خبرون مین

درخت ایک تھا صحن یعقوبؑ کا
نہایت ہی خوبی و اسلوب مین

یہہ خاصہ تھا اُسکا کہ یعقوبؑ کے
جو اولاد ہوتی تو اُس نخل سے

نکلتی تہین شاخ اک بے درنگ
وہ بڑھتی تھی لڑکے کے بڑھنے کے رنگ

جب ہوتی تھی بیٹے کی مضبوط جوڑ
وہ شاخ اُسکو دیتا تھا یعقوبؑ توڑ

اسیطرح گیارہ ہوئین اُسکے شاخ
ہوا جبکہ یوسفؑ کا دامن فراخ

نہ نکلی کوئی شاخ اُسکے لئے
کہ یعقوبؑ وہ شاخ توڑ اُسکو دے

جوان جب ہوا وہ علیہ السلام
ہوا حسن کا اُسکے شہرہ تمام

تھی بھائیون کو یہہ طاقت کہ آ
کبھی اُسکے چہرے کو دیکھین ذرا

سبب یہہ کہ چہرہ تھا مانند ماہ
نہ پڑتی تھی چہرے پہ اُسکے نگاہ

کہا آکے یوسفؑ نے یون باپ سے
کہ اک عرض کرتا ہون مین آپ سے

ہر اک بھائی کو ہیگی اک چھڑی
بہت خوشنما ہاتھ مین تمنے دی

کرو بارگاہ حق امین دعا
کہ جنت سے مجھکو ملے اک عصا

تو ہو بھائیون پر مجھے فخر اور
یہہ سب دیکھ یعقوبؑ نے اُسکے طور

اُٹھا ہاتھ کو اپنے یہہ کی دعا
کہ اے خالق ارض و رب سما

تو جنت سے دے ایک اسکو چھڑی
اسی پر ہے اسکی طبیعت اڑی

اسے بھائیون پر بڑا فخر ہو
خدا نے کیا حکم جبریلؑ کو

زمردکی لا اک چھڑی اُسکو دی
نہایت وہ خوشرنگ و خوش قطع تھی

تفسیر سورہ یوسف

## حال خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبہ اول

جزا نے دکھایا عجب اسکو خواب
ہوا حسن ذی شان عالیجناب

سب اُن بھائیونکے بڑے تھے جو بار
گئے سارے سجدے یہان بے اختیار

کیا سجدہ یوسفؑ کے اُس بار کو
وہ بارون نے سب ملکے تیار ہو

پھر آئے ستارون کو سب نے ہٹ
گئی آنکھ یوسفؑ کی اسمین اُچٹ

کہا اُسکو یعقوبؑ نے کیا ہوا
کہ سوتے سے تو یک بیک چونک اُٹھا

کہا مینے دیکھی ہی اسطرح خواب
دیا اُسکو یعقوبؑ نے یون جواب

کہ یہہ خواب ہی حق مین تیرے بلا
کہین بھائیون سے نہ کہنا ذرا

کہا آکے یوسفؑ نے اس خواب کو
سبھی بھائیون نے جو خوش وقت ہو

دلو نمین لگے کہنے کہا کرکے پیچ
کہ یوسفؑ کی ہیگی یہہ سب خام پیچ

یہہ انسان جو کچھ کہ کرتا ہی کام
وہی خواب مین دیکھتا ہی تمام

نہ سمجھا کوئی اُسکی تعبیر کو
ہنسی سمجھے وہ اُسکی تقریر کو

## خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبہ دوم

ہوا آٹھوان سال یوسفؑ کو جب
تو پھر اُسنے اک خواب دیکھا عجب

کہ ہی ہاتھ مین اُسکے گویا عصا
زمین پر اُسے گاڑ اُسنے دیا

تو جڑ پھیل کر ہو گئی اُسکی سخت
اُگ آیا اُسیوقت ہوکہ درخت

اُسیوقت ظاہر ہوئے پھر شمر
لگی انبیا مین وہان جلوہ گر

ہین یعقوبؑ موسیٰؑ جہانکے امام
اور عیسیٰؑ محمدؐ علیہ السلام

تفسیر سورۂ یوسف

ستا جب یہہ یعقوب نے ماجرا | نگہبانی یوسف کی کرنے لگا
جدا اس سے ہرگز وہ ہوتا نتھا | سُلائے بغیر اسکے سوتا نتھا

## خواب دیدن یوسف علیہ السلام مرتبۂ چہارم

ہوا سال دسوین مین یہہ اُسکو خواب | کہ کہتی ہی اُسکو خدا کی کتاب
شب لیلۃ القدر کا روز تھا | اُسی دن تہین شمع دل افروز تھا
کہ یوسف تھا یعقوب کے گود مین | اُسے اپنے محبوب کی گود مین
یکایک اُٹھا چونک کر خواب سے | وہ ہوکے عین جان بیتاب سے
بہت خوف و ڈر اُسکے دل پر ہوا | لیا باپ نے اُسکو چھاتی لگا
کہا میرے دیدہ و دل کے پتلے کے نور | خدا ہر بلا سے رکھے تجھکو دور
گیا تیرا دل خواب کیسے ہٹ | ہٹا نیند تیری گئی کیون اُچٹ
کہا بیٹے دیکھا ہے اسوقت خواب | کہ دل کو نہین خوف سے اُسکے تاب
کہا اُسنے ای میرے لخت جگر | بیان مجھسے اُس خواب کو جلد کر
کہا اس گھڑی دیکھتا ہون مین کیا | کہ مین آسمانون کے دروازے وا
وہان سے نکلتا ہی چھن چھن کے نور | زمین پر کیا نور نے سب ظہور
زمین کا طبق مہر انور ہوا | زمین آسمان سب اُجاگر ہوا
زمین پر ہین ہر طرف دریا روان | ہین سب مچھلیان اُنکی تسبیح خوان

تفسیر سورۂ یوسف

کرے ہی جنید ایک دن کا بیان — کہ بغداد مین مین نے دیکھا عیان

کہ ہی ایک لڑکا پری کے مثال — اُسے حسن حق نے دیا ہی کمال

اور اک شیخ کے ہاتھ داڑھی مین ڈال — طمانچون سے اُسکے کئے سرخ گال

کہا مین نے لڑکے نہو بے ادب — کہ اس بات پہ تجھکو جھڑکین گے سب

کہا اُسنے ہوگا یہہ عاشق مرا — جو چاہون کہون اُسکو مین تیکو کیا

محبت کا دعوا ہی مجھسے اُسے — ملا تین دن سے نہین وہ مجھے

یہہ جھوٹھا جو دعوے مین اپنے ہوا — تو اسواسطے اسکو دی یہہ سزا

یہہ سنکے اُس جا پہ مین غش کیا — بہت بات پر اُسکے [illegible] کیا

جب آئی افاقت مجھے اور حواس — کسی نے کہا آکے یون میرے پاس

بتا مجھکو بیہوش کیون ہو گیا — کہا مین کہ جو شخص عاشق ہوا

ملے وہ نہ معشوق کے پاس سے — بُرا پایا بدلا اُسکو جو کچھ نہ کہے

کتابون مین پہلی لکھا ہی یہہ حال — کہ اسطرح خبر دی ہی ذوالجلال

زبان سے جو لے نام اور غیر کے — محبت کا دعوا وہ مجھسے کرے

وہ جھوٹھا ہی عشق اسکو مجھسے نہین — اسیطرح جو ہیگا ہوئے لعین

جسے کھانے پینے کی لذت ہوئی — اُسے کب ہماری محبت ہوئی

ہو جسکو لین غیرونکا ہر دم خیال — ہی جھوٹھا نہین عاشق ذوالجلال

وہ جھوٹھا ہی جو رات کو سو گیا — کہ اوقات اپنی یونہین کھو گیا

تفسیر سورۂ یوسف

سو لایا اُسے گود مین اپنی آپ

وہ دیکھ اُسکا اسطرح حسن و جمال — اٹھا دل مین یعقوب کے یہہ خیال

کہ حسن و لطافت مین ہی بے عیوب — یہہ یوسف ہی یا چاند سورج ہی خوب

یہہ خطرہ لگا جبکہ دل مین گذر — ہوا دل پہ یوسف کے سب جلوہ گر

کہا پھر یہہ یعقوب نے خیر ہی
کہا تو نے اسوقت وہ مین ہو نین
بہت ہی بُری خود نمائی تو جان
کہا ہی یہہ صاحب اشارات نے
کہے چار لفظون کو جو بر ملا
وہ ہین نحن عندی انا اور لی
سمجھہ لو کہ نحن کے معنے ہین ہم
پڑی اُنپہ آگ اور سب جل گئے
انا مین کے معنو نین ہی جان لو
قیامت تلک اُسپہ لعنت رہی
اور عندی کے معنے سنو میرے پاس
کہا قوم نے جب یہہ قارون سے
خدا کے بھی کچھہ راہ مین اسکو دے
کہا قوم سے علم ہی میرے پاس
نہین مجھکو اللہ نے کچھہ دیا
زمین کے تلے وہ بھی اور اُسکا مال
کہا جبکہ فرعون نے لفظ لی

خودی سے خدا کو بڑا بیر ہی
کہ خورشید و مہ آکے سجدہ کرین
مصیبت کو سر پر اب آئی تو مان
غمین دل کیا اُسکی اس بات نے
ہلاکت مین ڈالے ہی اُسکو خدا
کہا جسنے جتنے بلا اُسکو دی
فرشتون نے اُسکو کہا ہو بہم
خدا کے غضب سے وہ جل بل گئے
کہا اُسکو شیطان نے مان لو
اور عندی بھی قارون نے تھی کہی
کہا اُسکو قارون نے ہے ہر اس
خدا نے دیا مال ہی یہہ تجھے
بلا دین و دنیا کی تجھسے ٹلے
اسی سے بڑا ہی یہہ سب میرے پاس
یہہ سب علم سے میرے حاصل ہوا
چلا جاوے ہنستا ہوا اکڑ خیال
سزا ڈوبنے کی اُسے جتنے دی

تفسیر سورۂ یوسف

بیان اسکا حضرت نے اب کیا

اجسے کر دیا باپ اور ماں نے عاق — قیامت کا دن ہوہت اسپہ شاق
صحابہ کو میر کہے جو برا — عذاب اُسکو بیشک کریگا خدا
کوئی خواب جھوٹھے کسی سے کہے — عذاب خدا مین وہ دائم رہے
اسیطرح سنکر جو ہو خواب کا — کریگا عذاب اُسکو بیشک خدا
کوئی خواب اپنی جو جھوٹھی کہے — خدا اُسکو اسطرح تکلیف دے
کہ چنگاریونمین بٹھا دین اُسے — جو بیٹھا نجاوے تو کٹا دین اُسے
پھر آتش مین دوزخ کے دین اُسکو ڈال — بہت ہی پھر آیا ہی اسکا وبال

## قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلیٰ اِخْوَتِکَ

کہا اے بیٹے مت بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیون پاس

کہا پھر یہہ اے میرے بیٹے عزیز — تجھے بھائیون سے اسے کر تمیز
کہا مین خوابونکا جس طرح حال — نکھیو کبھی اسطرح یہہ مقال

## حکایت بنابر تمثیل

حکایت ہی اسپر سُن اے ہوشیار — کوئی شخص تھا شہ کا خدمتگذار
بڑا ہی مقرب تھا وہ شاہ کا — وہ مخصوص تھا شہ کی درگاہ کا
ہوئی ایکدن شہ سے یہہ واردات — بلا کر کہی اُس سے اک دل کی بات

کہا بھائیوں سے یہہ احوال سب | نہیں آیا سنکر کے طیش و غضب
بڑا جرم جس سے کرو احتراز | خدا کے ہی نزدیک افشای راز
یہہ بولا ہی کشبلی نصیحت کا بول | کہ چار عورتون نے دیا بھید کھول
کہی اُم شمعون نے یوسفؑ کی بات | زنِ نوح نے نوح کی وار دات
زنِ لوط نے لوط کا حال جا | کہا قوم سے اُنکے سب بر ملا
اور حفصہ جو بیٹی عمرؓ کی تھی جان | نبیؐ کا کیا بھید سب پر عیان
خدا نے شکایت کہی تین کی | انھوں نے حفاظت نکی دین کی
چھپایا خدا نے ہی حفصہ کا عیب | وہ ہی عالم السّر دانای غیب
کہا ابن عباسؓ نے یہہ کلام | کہ یوسفؑ کے بھائی علیہ السلام
اکٹھے ہوئے گھر مین روبیل کے | سبھی جمع اُس جا پہ آکر ہوئے
کہ یوسف کی تدبیر کچھ کیجیے | کسی طرح ایذا اُسے دیجیے
ہوئے جو کہ ناحق پہ آپسمین جمع | اندہیرے مین گل ہوگئی اُنکی شمع
گئے بھول ساری ہدایت کی راہ | خدا نے کیا کام اُنکا تباہ
کہا قوم نے نوح پر ازدحام | ہوئی اُنکی جمعیت آخر تمام
کیا جمع انبار نمرود نے | بقتلِ خلیلؑ آگ نمرود نے
ہوا قتل موسیٰ پہ فرعون جست | محمدؐ پہ تھی اہلِ مکہ کی شست
ہوئے جمع یوسفؑ پہ بھائی تمام | کسی کا نہ اُنمین ہوا چست کام

تفسیر سورۂ یوسف

حکایت

وكذلك يجتبيك ربك

ويعلمك من تأويل الأحاديث

تفسیر سورۂ یوسف

صفائی سے دل کے بچیے ہو دور ۔ نہیں زور کا بچھا خوف و خطر
کہا پھر یہہ موسی نے مجکو بتا ۔ ہین دل کی صفائی کے اسباب کیا
کہا اک نکیجے کسی کا حسد ۔ کہوان دوسرا یہہ جو حفظ جسد
وہ ہی انتظار رصد تیرا ۔ مین معنے رصد کے تجھے دون بتا
غرض پل طراطراب رصد کو تو جان ۔ اسے ہونا برحق قیامت مین مان
کہا پھر یہہ موسی سے شیطان نے ۔ شقیقون کے سردار سلطان نے
وصیت کرون تجھکو ای نیکذات ۔ نہ ہرگز کبھی کیجیو تو یہہ بات
سنو پہلے تم یہہ نکیجو حسد ۔ حسد ہی نہایت برا اور بد
کیا قتل پہلے جو ہابیل کو ۔ حسد نے بڑا یا نہ قابیل کو
حسد کے سبب سے وہ کافر ہوا ۔ جہنم کا در وا اسکو وا فر ہوا
تکبر نکیجو یہہ ہی دوسری ۔ نہ ہرگز اسے جانیو سرسری
کہوں تیسری تجھسے ہی وہ یہہ بات ۔ بری ہوویگی تو جان عورت کی ذات
جہان ہوگے تم دو مین ہون تیسرا ۔ بچو تجھسے پھر تم یہہ امکان کیا
اکیلا نہو تا تو عورت کے پاس ۔ وہی کے بھروسے نکھانا کیا پاس
نہ مجکو جدا آپ سے جاننا ۔ جو کہتا ہون مین سچ اسے ماننا
ارادہ کیا اور بھی کچھ کہے ۔ فریب اور دغا انمین موسی کو دے
فرشتہ فلک پر سے تتنے مین آ ۔ یہہ موسی سے اسوقت کہنے لگا

ويتم نعمته عليك وعلى آل يعقوب كما أتمها على أبويك من قبل

مِن قَبلُ اِبرٰهِيمَ وَاِسحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

پہلے سے ابراہیم اور اسحاق پر البتہ تیرا رب خبردار ہی حکمتون والا ف

| | |
|---|---|
| ترے پہلے باپون پہ جیسے تمام | نبوت کی نعمت ہوئی اختتام |
| ابراہیم واسحاق تو انکو جان | اسیطرح ہو تو نبی اسکو مان |
| ہی تحقیق رب تیرا دانا علیم | کرے کام حکمت سے وہ ہی حکیم |

## فصل

| | |
|---|---|
| ہی اس فصل مین علم کا سب بیان | کرون اُسکی تفصیل کو مین عیان |
| خدا جل و اعلیٰ کے دس انبیا | کہ دس طرح کا علم اُنکو دیا |
| بزرگی ہی سب چیز پر علم کو | کہ درجہ بڑا سب سے عالم کا ہو |
| سمجھے تو اسکو نبی نے کہا | شفاعت کرین تین روز جزا |
| ہی اول نبی اور عالم کو جان | شہید انکو پھر تو شفاعت کو مان |
| کہے علم دین کی جو کوئی طلب | کھلے راہ جنت کی پھر اسپہ سب |
| ملائک رکھین اپنے بازو کو آ | قدم کے تلے عالمون کے سدا |
| ستارون مین جیسا ہو نور قمر | ہی عالم اور عابد مین فرق اسقدر |
| ہی دنیا مین اسکو بڑا مرتبا | مین تفصیل اسکی تجھے دون بتا |

[illegible]

اٰخِرتِهِ اٰيٰتٌ لِلسَّائِلِينَ

لَقَد كَانَ فِي يُوسُفَ وَ

اِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَاَخُوهُ

جب کہنے لگے البتہ یوسف اور اسکا بھائی

اَحَبُّ اِلٰى اَبِيْنَا مِنَّا

زیادہ پیارا ہی ہمارے باپ کو ہمسی

جو یوسف کی اور بھائیوں کی خبر — کہی حق تعالی نے سب کھول کر
یہہ احوال قصے بیان جو کئے — نصیحت ہیں سب سائلوں کے لئے
خبر دی ہی دس طرح سے اسمین جان — ہی دس چیز کا اسکے اندر بیان
قریبوں کی اسمین عداوت کا حال — بعیدوں کی الفت بحد کمال
ہی یوسف کے قصے کا پہلا بیان — رسولوں مین ثانی یہہ ہی اسکو مان
کہ بھائی تھے یوسف کے اکثر بہ سول — کبیرہ ہوا انسے اسکو نہ بھول
ہی بہیڑ بیکا یعقوب سے بولنا — سیم بات ہی اسکو مت بھولنا
ہی لڑکے پہ چوتھی وحی کا اتار — کہوں پانچوین کو سن ای ہوشیار
کہ یوسف کا ٹھیرا تھا تھوڑا ہی مول — چھٹی بھی خبر تم سے دیتا ہوں کھول
وہ روئے ہین جھوٹے تھے بھائی تمام — جو رو رو دیا باپ کو آ پیام
کلام خدا جان تو ساتوین — کہوں تجھسے سن لے تو اب آٹھوین
جو یوسف کو دیکھا تو سب خاص و عام — تحیّر مین مصری ہوئے تھے تمام
نوین مصر سے جب کہ آیا عزیز — بہت مال رکھتا تھا ہر ڈھب کی چیز
سبھی مال دیکر خریدا اسے — نتھا مول لینے مین صرفا اسے
دہم آنا سبکا ہی یوسف کے پاس — یہان کیجئے قدرت حق قیاس
دسوں یہہ اشارات و آیات ہین — سمجھ لے نصائح کی یہہ بات ہین

تفسیر سورۂ یوسف

| | |
|---|---|
| کہ یہہ فرشتہ بشارت اُسے | کہ حق نے یہہ کی ہی اشارت تجھے |
| مین دونو کو بخشا اُسے اور تجھے | کہ واجب ہی جنت کا دینا تجھے |

وَنَحْنُ عُصْبَةٌ

اور ہم قوت کے لوگ ہین

| | |
|---|---|
| کہا بھائیون نے یہہ حال آنکہ ہم | جماعت ہین ہم ہے محبت ہی کم |
| کہون تجھسے عصبہ کے معنے ہین دس | زیادہ ہون یا دس سے جان اور بس |
| مراد اس جگہہ تو جماعت کو جان | یہہ یوسف کے تھا بھائیونکو گمان |
| کہ الفت ہی قوت اور کثرت کے ساتھہ | نہ سمجھے ہی سب چیز قدرت کے ہاتھہ |
| یہہ آپن منیرہ نے دل مین کہا | نبوت ہی ہونا بہت مال کا |
| سکندر سمجھتا تھا اک سہل بات | کرے اپنی حکمت سے سب کائنات |
| نہ سمجھا تھا احوال تقدیر کا | کہ اس جا نہین کام تدبیر کا |
| ہوئین انکی تدبیرین ساری خلاف | رہے اپنے مطلب سے تینون یہہ صاف |

اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ

البتہ ہمارا باپ خطا مین ہی صریح

| | |
|---|---|
| یہہ تحقیق جانو ہمارا کلام | ہین ظاہر ضلالت مین والد کے کام |

وَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ

اور ہو رہو اسکے پیچھے نیک لوگ

حکایت

خدا کی رضا باپ ماں کی رضا | ہی خفگی سے اُنکے خدا بھی خفا

عذاب عاق کو قبر مین ہو بڑا | کیا ہووے جسطرح شرک خدا

یہہ ہی تیسرا جو کرے ہے زنا | ولیکن پڑوسی کی جورو سے جا

کہا بھائیون نے پھر آپس مین مل | ذلیل اسکے کرنیکے چاہے ہی ال

اِقْتُلُوا يُوسُفَ اَوِ اطْرَحُوهُ اَرْضًا

مار ڈالو یوسف کو یا پھینک دو کسی ملک مین

کر قتل یوسف کو یا ڈال دو | یہہ فتنہ زمین پر کہین ٹال دو

زمین ہو کوئی شہر سے اپنے دور | اسے ڈال دو اُس جگہہ پر ضرور

يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيكُمْ

کہ اکیلا رہے تمپر توجہ تمھارے باپ کا

تو فارغ تمھارے لئے باپ ہو | نہہ اُسکا تمھارے طرف آپ ہو

نہ پاویگا یوسف کو جب اپنے پاس | ہماری طرف پھر کریگا قیاس

یہہ تدبیر ساری تھی اُنکی خطا | ہوا اُن سے دل سخت یعقوب کا

اُٹھایا کچھ الفت سے اُنکے نہ پھل | گیا اُنسے یعقوب آنکھین بدل

تفسیر سورہ یوسف

لیا اپنے دل مین یہہ جب اسنے ٹھان — لگا فعل بد کرنے وہ بیگمان
اُسی رات کو کر زنا پی شراب — ہوا صبح ہوتے ہی مردہ شتاب
غنی ہے جو پہلے کرے سب گناہ — وہ پیچھے سے دیکھے یہہ توبہ کی راہ
غنی ہے جو توبہ کرے رات کو — سحر ہو گنہ کی کرے بات کو
برابر رہی جسکی دو دن کی جان — نبی نے کہا ہے تو سچ اسکو مان
اُسے اس تجارت مین ٹوٹا رہا — عبادت کا مال اُسکا کھوٹا رہا
ہوئی آج جس شخص کی کل سے بد — یہہ گذران اُسکا بکین و حسد
پڑا اسکی گردن مین لعنت کا طوق — ہوا کارِ بد مین وہ شیطان پہ فوق
عبادت ہوئی جسکی اک دنکی فوت — اُسے اپنے جینے سے بہتر ہے موت
ہے صالح جو قرآن مین قول خدا — تجھے اسکے معنے مین اب دون بتا
وہ صالح ہے جو کوئی توبہ کرے — گناہون سے اپنے پھر ایسا ڈرے
ہوا اسکو اُس خوف سے پھر گناہ — رہے عمر بھر اپنے وہ رو براہ
رکھے ظاہر اور باطن اپنا جو ایک — اُسے مردِ صالح تو جان اور نیک
وہ صالح ہے جسکو خدا کی رضا — ہوئی حاصل اور اُسپہ قائم رہا
وہ صالح ہے آنکھون مین جسکے ہو ڈر — رہین آنکھین اسکی سب آنسو مین تر
زبان اسکی ذاکر رہے صبح شام — دل اُسکا خدا کی طرف ہو مدام
نہ خدمت سے نفس اسکا غافل رہے — محبت اُسے خلق کی حاصل رہے

قال قائل منهم لا تقتلوا يوسف وألقوه في غيابت الجب يلتقطه بعض السيارة إن كنتم فاعلين

تفسیر سورہ یوسف

قالوا يا أبانا ما لك لا تأمنا على يوسف

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ

بھیج اسکو ہمارے ساتھ کل کہ چرے اور کھیلے

کہا سب نے ملکے کہ ای سب کے باپ
نہیں ہمکو یوسف پہ رکھتا امین
تو بھیج اسکو ہم پاس ای مہ جبین
یہہ آیت کا مطلب ہوا ای عزیز
سنا جبکہ یعقوب نے یہہ کلام
لگے کانپنے اُسکے تب ہاتھہ پانو
گویا پایا دل کا مطلب تمام
فراست سے مومن کے ڈر جائیے
نظر آئے اُسکو بہت دور سے
سُنا جبکہ تو نے یہہ مومن کا حال
کہا ابن عباس نے یہہ کلام
جو دیکھے تو ہین شکل بھیڑیے سب
ستارے کی صورت تھا یوسف تمام
گنہگار ہوتا ہی بھیڑیے کی طور
ستارے کی صورت ہین یوسف نظر

سمجھے کیا ہی بہت دیکھ جو بھلا ہے
ہمین سے ہوا مجھکو یہہ بغض و کین
تو یہہ بات ہین کہ ہماری یقین
سمجھنے اسکو کہ مجھکو ہی کچھہ تمیز
ہوا اسکا سب زرد چہرہ تمام
سُنا اُسنے جسوقت یوسف کا نانو
بہی اور اُنکی شرارت کا کام
نبی نے کہا ہی یہہ حق مانیے
یہہ دیکھے ہی اللہ کے نور سے
نبی کو نہ کیون ہو فراست کمال
کہ یعقوب نے اپنے بیٹے تمام
کرین بین وہ یوسف کو ہر دم طلب
سبب اسکا یہہ تھا سنو ای نیک نام
گنہ کی یہی شکل ہی کرلے غور
پڑا آکے یعقوب کے بستر

وَاِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ

اور ہم تو اُسکے خیر خواہ ہین

وَاِنَّا لَهُ لَحٰفِظُونَ

اور ہم تو اسکے نگہبان ہین

کہا اُسنے یوسف ہی لڑکا صغیر
ہو ہاتھ بھیڑون کے وہ دستگیر
کہا ہے جس طرح لیجائینگے
اسی طرح تم پاس لے آئینگے

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَهُ الذِّئْبُ

بولا مجھکو غم پکڑتا ہی اس سے کہ لیجاؤ اُسکو اور ڈرتا ہون کہ کھاوے اُسکو بھیڑیا

کہا مین یہہ ڈرتا ہون لیجاؤ تم
مرے پاس اُسکو نہ پھر لاؤ تم
یہہ ڈر ہی کہ بھیڑ انکھاوے اُسے
کسی طرح کا درد آوے اُسے
کہا ہی یہہ تفسیر والونے یون
کیا باپ نے ذکر بھیڑیکا کیون
سبب یہہ کہ دیکھا تھا اُسنے خواب
اور اُس خواب سے اُسکو تھا اضطراب
یہہ دیکھا کہ بھیڑیے ہین یوسف کے پاس
اور یوسف سے اُسکو بہت ہی ہراس
اُسی خواب سے اُسکو ڈر ہو گیا
کہ بھیڑ وُنکا دل پہ خطرہ ہو گیا
کہا بعض نے سوز مین تھی وہ کل
کہ رہتا تھا بھیڑ وُنکا اُسجا پہ غل
اُسی بات کا باپ کو ڈر ہوا
و لیکن وہی کام آخر ہوا

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ٥

اور تم اُس سے بے خبر رہو ف ا

تم اُس سے وہان جاکے غافل رہو
سب آپس مین کھانے مین شامل رہو

حکایت

حکایت

قالوا لئن اکلہ الذئب

ونحن عصبۃ

اور ہم یہہ جماعت ہین قوت ور

کہ حقنے ترے ساتھ ایا کیا — تجھے مرتبہ کس طرح کا دیا
کہا سامنے اپنے لڑکے کے پھر — مجھے حق تعالی نے ایسا کہا
محبت کا میری تو تھا مدعی — بھلا پھر یہہ غفلت تو کیون مجھسے کی
اسی طرح اک شخص نے باپ کو — جو رویا مین دیکھا کہا آپ کو
مین پوچھون ہون بتلاؤ کیا حال ہے — کہا ہمکو غفلت کا جنجال ہے

## حکایت

سنا ہے کہ اک شخص اک شخص پاس — عیادت کو آیا تو دیکھا اداس
وہ ہے خود مریض اور شاگرد سب — ہین گرد اسکے بیٹھے ہوئے با ادب
ولیکن وہ ہے رو رہا زار زار — کہا اسنے اتنا ہی کیون بیقرار
کہا سب نمازون کو روتا ہون مین — نہ یہہ اپنے کو آنسو سے دہوتا ہون نہین
کہ آخر کیا مینے غفلت سے کام — کیا کام میرا سب اسنے تمام
پڑا مجھکو غفلت کا ہے دل مین درد — یہہ کہکر بھری اسنے اک آہ سرد
پھر اک دم سرد اور مرگیا — وہ غفلت سے اپنی بہت ڈر گیا
کہا پھر سبے یہہ یعقوب سے — کہ محکم تھے اسباب پر خوب سے
وہ لیجائے بھیڑیا کا عذر کیا — ہی شمعون ہم مین بڑا دل چلا
وہ غصے مین آجائے اپنے جو سخت — کرے ایک آواز ایسی کہ مت
سنے حاملہ گر تو گر جائے حمل — نہین تو پڑے اسکے جان پر خلل

انا اذا لخاسرون

کہا تب یہہ یوسف نے ای میرے باپ
مجھے ساتھ جانے کی رخصت دین آپ

کہ بھائی کرین ہین بہت مجھکو پیار
مجھے کچھ نہین وہان کے جانے مین عار

یہہ سنکے یعقوب رونے لگے
وہ آنسون کے موتی پرونے لگے

کہا پھر یہہ یوسف سے کھا کرکے غم
کہ مجھکو اب اس بات کا ہی الم

کہ تو پاس میرے جو ہر دم رہا
مجھے صبر تو بھی بہت کم رہا

رہون زندہ کیونکر جو تو جائے دور
کہ تو ہی میری آنکھ کا بلکہ نور

## حکایت

کہا ہی براہیم نے اک جوان
نظر مجھکو آیا بہت ناتوان

نحیف اُسکا جسم اور ضعیف اُسکا تن
وہ تھا زرد رنگ اور لاغر بدن

وہ کرتا تھا کعبے کا اک دن طواف
کہا مینے اُس سے یہی صاف صاف

کہ کیا حال تیرا ای کہہ مجھسے تو
نہین مینے دیکھا تجھے خوش کبھو

کہا اک پری کا ہوا مین غلام
مرے دلپہ الفت کا مارا ہی دام

کہا مینے نزدیک ہی یا کہ دور
کہا ہی وہ ہر وقت میرے حضور

کہا مینے تابع ہی وہ یا نہین
ملے ہی کبھی یا کہ ملتا نہین

کہا میرے تابع ہی فرمان پذیر
نہین حسن مین اپنے رکھتا نظیر

موافق کہا مینے اور پاس ہی
تو پھر تجھکو اسطرح کیون یاس ہے

ہوا پھر کیون اسطرح تیرا حال
کہ ہر وقت رہتا ہی دلپر ملال

تفسیر سورہ یوسف

تفسیر سورۂ یوسف

زن ترک کی جو تھی چھری اُسکے پاس — چلا لیکے وہ ہاتھ مین بہرِ پاس

اور اک سبین کہتے ہین زادِ سفر — خلیل اُسکو رکھتا رہا بیشتر

دیا کوچ کے وقت زاد اُسمین دھر — براہیم نے آ کے بہرِ پسر

اور اسحاق نے زاد یعقوب کو — اُسی مین دیا تھا تم اسکو سنو

رکھا اُسمین یعقوب نے کچھ طعام — اور انواع میوے کے اُسمین تمام

اور اک ساتھ پانی کا برتن کیا — اُسے بھر کے پانی سے اُنکو دیا

چلا ساتھ یعقوب چند اک قدم — کہ دیکھے سے یوسف کے گھٹ جائے غم

رہا باپ جب تک تو تھا یہہ عجب — اُٹھائے تھے یوسف کو مونڈھے پہ سب

جدا جبکہ ہونے لگے باپ سے — لگے عرض کرنے وہ سب آپ سے

کہ بھائی ہی یوسف ہمارا عزیز — نہین اُس سے بہتر نہین کوئی چیز

ہٹو تم نہ دل مین کرو کچھ خطر — کہ یوسف ہمارا ہی لختِ جگر

کہا پھر یہہ بیٹون کو یعقوب نے — عجب ہو کے اُس حق کے محبوب نے

نصیحت مین کرتا ہون سنیو ذرا — سدا دل مین تم رکھیو خوفِ خدا

خدا واسطے تمسے ہی اک سوال — اسے مانیو پھیر ایزد تعال

جو یوسف ہو بھوکھا تو دیجو طعام — خبر اسکے پانی کی لینا مدام

تھکے ماندگی سے اگر راہ کی — قسم ہی تمھین پاک اللہ کی

اسے دوش پر اپنے لیجو اُٹھا — اسے رنج دیجو نہ بہرِ خدا

تفسیر سورہ یوسف

ہر اک طرف سے اُسپہ کرتے ہین زور — اُسے کاٹتے ہین مچاتے ہین شور

گئی اسمین تھوڑی زمین ہاتھی پھٹ — نکل کرکے یوسف کو آئی سمٹ

اُٹھی چونک بیخود ہوکے وہ بیقرار — لگی رونے جلدی سی اک چیخ مار

اُسی وقت آئی وہ پھر باپ پاس — نہایت ہی غمناک چہرہ اُداس

جو دیکھا نہ جاتے ہین بھائی تمام — کھڑے ہینگے یعقوب علیہ السلام

کھڑے دیکھتے ہین وہ اُس راہ کو — سبھی بھائیون کو اور اُس ماہ کو

کہا کیا کیا میرے بھائی کے ساتھ — گیا وہ نہ آویگا پھر میرے ہاتھ

کہا مینے بیٹون کو سونپا اُسے — ملاوے خدا ہے پھر لائے اُسے

کہا اُنکو سونپا ہے تا وہ تمام — کرین اپنی خدمت کا اُسکو غلام

جو تقدیر مین تھی وہی آ ہوئی — نہایت ہی یہہ بات بیجا ہوئی

اُسے فرصت اُس جا پہ تھوڑی سی لی — گئی اُنکے پیچھے وہ دوڑی ہوئی

گئی دور سے جان اُسکی ٹھٹک — پکڑ کرکے یوسف کو گئی وہ لٹک

کہا بھائی تجھکو نچھوڑونگی مین — ذرا منہہ کو تجھسے نہ موڑونگی مین

لگی رونے آنکھون سے آنسو بہا — کہ یوسف تو ہمراہ اُنکے نہ جا

ذرا میرے اوپر تو کرنا نظر — ترے غمسے گھر مین مین جاؤنگی مر

گران جان پر اور ہو دل پہ شاق — نہین کوئی دنیا مین غیر از فراق

مرض ہے یہہ اُسکی دوا کچھ نہین — دوا اُسکی جز لا دوا کچھ نہین

تفسیر سورہ یوسف

جدا جبکہ مولا سے اپنے ہوا
گئے لیکے یوسف کو بھائی تمام
ہوئی جاکے وہاں سب کی یہہ گفتگو
یہہ آئی جبیں سے یکایک ندا
مرے پاس قتل اسکو کیجو نہ تم
کسی نے کیا کچھ نہ سن التفات
ہوئی اک درندے کی پھر یہہ ندا
اگر قتل یوسف کو تمنے کیا
تمہارے ہیں جتنے مواشی تمام
سنا سب نے اسکو ولیکن غضب
پھر آئے چراگاہ میں اپنے لے
وہاں ایک رسی سے باندھا اسے
بہت اسنے گریہ و زاری کیا
کہ یعقوب تک مجھکو لیجائیے
کسی نے سنا کچھ نہ اسکا کلام
کیا جوش اسکے جو کچھ خون نے
کرے قتل یوسف کو تا وہ شتاب

ہوا بندہ آخر وہ ابلیس کا
طرف کو جو کنعان کے وہ بعقل خام
کرو قتل یوسف کو جو ہو سو ہو
کہ جب قتل یوسف کا ٹھانا ہوا
کہ ہوتے ہیں اس سے مرے ہوش گم
وہی قتل کی الٹی ٹھانی تھی بات
اُس اولاد یعقوب سے بر ملا
تو پھر سخت آویگی تم پہ بلا
درندہ بنکا ہو قوت وہ لا کلام
زیادہ تھا یوسف پہ تھا یہہ عجب
عذاب اور تکلیف یوسف کو دے
کیا سب نے مل سخت سو اُسے
لہو اپنی آنکھوں سے جاری کیا
خطا میری کیا ہے یہہ بتلائیے
کہا کیجئے کام اسکا تمام
نکالی چھری ایک شمعون نے
لگا جانے یوسف کی آنکھوں سے آب

کہا پھر نا اس عہد سے خوب ہی — تجھے اب یہی بات مطلوب ہے

اگر قتل یہ عہد کو کرتے ہو تم — تو پہلے کرو مجھکو دنیا سے گم

نبی نے کہا ظلم ہے یہ سیاہ — نچھوڑیگا تا حشر ظالم کو آہ

مریگا نہ ظالم مگر ہو فقیر — اٹھیگا قیامت کو ہوکر حقیر

اندھیرا رہے قبر مین ظلم کا — رہے حشر تک اُس کے سر پر بلا

خدا کا ہے ظالم پہ غصہ مدام — ہے محروم رحمت سے وہ لا کلام

قیامت مین جو شخص مظلوم ہے — پکڑ ہاتھ ظالم کا اُس سے کہے

کہ سیر اترا آج انصاف ہے — یہہ جھگڑا میرا اس گھڑی صاف ہے

صحیفہ جو ظالم کا ہوگا تمام — نہوگا کہین اُسمین نیکی کا نام

کہیگا الٰہی مری نیکیان — لکھی تھین جو ساری گئین اب کہان

یہہ ہو حکم نامے مین مظلوم کے — ترے کام نیک اسمین سب مین لکھے

کہے جب کہ مظلوم یارب پکار — تو کھتا ہے اُسکو خداوندگار

ندا اُسکو دیتا ہے لبیک کی — کہ دنیا مین ایذا جو تجھکو ملی

قیامت مین لونگا مین بدلا ترا — نہ لون گا تو تجھہ مین ظالم ہوا

ارادہ کیا قتل یوسف کا جب — ہوئے جمع پھر قتل کرنیکو سب

کہا پھر یہودا نے یہہ عہد تھا — نہیجے اسے قتل جنگل مین جب

پھر اب عہد اپنے سے پھرتے ہو کیون — اور یوسف کے گرد آکے گھرتے ہو کیون

تفسیر سورۂ یوسف

پہنایا نہیں اُنہنکوں نے جسے اپنا بدن
دیا اُسکو اسبات کا یون جواب
تو سورج کو اور چاند کو اب پکار
گئے بھول تجھکو وہ اب اس گھڑی
قمیص اُسکا کرنے لگے جب جدا
جدا اُسکے ہوتا نہ تھا ہاتھ سے
کہ دہشت سے کو کے جیسے دھڑک
لگے بیچ یوسف کے رسی کو ڈال
کنواں تھا کہ قہر الٰہی تھا وہ
بہر ایک بیابان تھا اور سنگ تھا
کھدایا تھا شداد بن عاد نے
لٹکوانے بیٹھے کیون تجھے بس
جہنم کا قعر اُسکے آگے تھا گرد
پکڑ لائے کے دونون طرف سے رسن
وہ آدھے کوئے تک نہ پہنچا تھا ہائے
کوئے بیچ جسوقت یوسف گرا
کہ جا جلد تو میرے بندے کے پاس

کوئے بیچ ہی ہو وہ سپر اُلفت
کہ گرتا تجھے دیکھا اب تیری خواب
تو گیارہ ستارہ انکو آواز مار
تری جان پر آکے آفت پڑی
دیا وہ مرا ہاتھ اُسنے لگا
چھوڑنے تھا کرشتے کو وہ ہاتھ سے
دیا ہاتھ سے لٹکے کرتا پتنگ
کوئے کی طرف کو چلے جلد چال
گھر سے کنارا تا بناری تھا وہ
وہ یعقوب سے تین فرسنگ تھا
کیا اُسکو تیار رستہ اُنہوں نے
لگے اک ہزار اور دو سو برس
ہوا اُسکے آگے تھی دوزخ کی سرد
کوئے میں گیا سارا یوسف کا تن
دیا کاٹ رسی کو کار وہ سنگ سے
پھر جبرئیل کو حکم خالق ہوا
نہایت ہی اسوقت اُسکو ہراس

تفسیر سورۂ یوسف

خدا اُسکو غم سے نکرتا ملول
دعا اُسکی سب جلد کرتا قبول

کہا اُسنے اے میرے پروردگار
مرا دل ہی یوسفؑ پہ بے اختیار

بجز قبض میری تو اب جان کو
دکھا مجھکو اُس ماہِ تابان کو

کیا حکم حاکم بلا ریب نے
ندا اُسکو دی ہاتفِ غیب نے

کہ تیری نہ اب قبض ہو ویگی جان
رہیگا تو مدت تلک بے گمان

نہ ملنے کو یوسفؑ کے پاویگا تو
ملاقات کو اُسکی جاویگا تو

ولیکن جو شداد کا ہی کوا
تجھے حکم رہنے کا وہان پر ہوا

وہ جب اُسمین آکر کے داخل ہوا
یہہ مطلب وہین اُسکا حاصل ہوا

عبادت وہ کرتا تھا اُس چاہ مین
وہ ہر وقت یوسف کی تھا چاہ مین

ہمیش اُسکے کھانیکو جنت سے یار
خدا بھیجتا تھا اُسے اک انار

وہان شمع کی اُسکو حاجت نتھی
کہ تھی روشنی وان پہ قندیل کی

ہوا اسطرح پر جو حکم خدا
وہان ایک قندیل روشن ہوا

محبت مین مخلوق کی یہہ کرم
خدا نے کیا اُسپہ جود مسدم

خدا کی جو خالص عبادت کرے
تو رتبہ نہ کیون پھر زیادت کرے

یہہ رہتا تھا عابد کوئے مین مدام
خدا کی عبادت مین تھا صبح و شام

یہان تک کہ یوسف گرا چاہ مین
زمین تک نہ پہنچا تھا وہ راہ مین

کہ عابد نے ہاتھون پہ اُسکو لیا
لیا اُسکو چھاتی سے اپنی لگا

سزا وار بندے کو ہر گز نہیں
اُجالے سے تجھے نکالا اُسے
سبب یہہ کہ جب مصر کا پادشاہ
کہ حکم خدا کا ہوا ہے وہ

گران ... سے ... قریب
... الالـ...
یہ یوسف تو ...
نہ ہرگز ... ہوے قریب

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَاَجْمَعُوا اَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ

پھر جب لیکر چلے اُسکو اور متفق ہوئے کہ ڈالیں اُسکو گم نام کنوئیں میں ...

گرے ایک یوسف کو جنگل میں جب
ہوئے سب ... اسباط پر
کوئیں میں خبر ہوئی یوں اُنکو وحی
کریگے تجھے ہم بڑا بادشاہ
ترے بھائی ہو کے سار ذلیل
فقط وحی کا ہو گیا یہہ بیان
کہ یوسف کی کچھ اس میں تسکین ہو

... اُس ...
کہ ڈالیں کوئیں میں اُسے باندھ کر
کہ یوسف تنہا تو ہو ... کبھی
بہت تجھکو دیویگے ملک سپاہ
ترے پاس آئینگے ہو ... ذلیل
سبب ... یا تھا کہ ... بیان
اور اُسکی ذرا ... تسلیت ہو

لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

کہ تو جتا دیگا اُنکو اُنکا یہہ کام اور وہ نہ جانینگے ف ا

کیا ذبح ... اُسکو بہت چاہ سے
اور ... لا ... کی چراگاہ سے
لیا خون میں سب نے اُسکو ڈبو
پھر اُس گوشت کو ... نکی ...
لگے ... میں اُسے چھوڑ تنہا گئے
... وہاں ... گھر کی طرف ہو رواں
رہا جیا یعقوب ... اور ... رواں
بہت ہی ... پچھلے ...

تفسیر سورہ یوسف

تفسیر سورۂ یوسف

| | |
|---|---|
| ہوئی شام جس وقت ہو کر اداس | وہ روتے ہوئے آئے سب باپ پاس |
| ہوئے جبکہ یعقوب کے وہ قریب | غمین ہو لگا بولنے با نصیب |
| نہیں آئی یوسف کی صورت نظر | پڑی تم پہ کوئی مصیبت مگر |

قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

کہنے لگے ای باپ ہم لگے دوڑنے آگے نکلنے کو

| | |
|---|---|
| کہا سب نے ای باپ جنگل میں جا | ہوئے جمع سب ہم کہ دوڑیں ذرا |
| یہ دیکھیں کہ آگے بڑھے کون ہے | رہے جو کہ پیچھے وہ ہی سست پی |
| یہ سبقت کے معنے ہیں اسجا مراد | او واک وری اسکو بھی رکھ تو یاد |
| کہا یہ کہ آپس میں ہیں کینگے تیر | پڑے جسکا آگے تو ہی ہے امیر |

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ

اور چھوڑا یوسف کو اپنے اسباب پاس پھر اسکو کھا گیا بھیڑیا

وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ

اور تو باور نکرے گا ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہوں

| | |
|---|---|
| بٹھا ہمنے یوسف کو پڑ وچ کے پاس | گئے دوڑ تھے سب کے سب بے ہراس |
| کہ رستے میں بھیڑ اُسے کھا گیا | یقین تجھکو ہوگا کب اس بات کا |

حکایت

خدا ایک ہے جسکو بھولے ہو تم ‏ ‏ کہا راہ سیدھی کو کیون تجتے تم

سُن و پھیر احوال یعقوب کا ‏ ‏ افاقت وہان اسکو آئی ذرا

اور اک سخت آواز پھر مار کر ‏ ‏ کہا اُسکے کرتے کو لاؤ ادہر

دیا اُسکو گزرتا ہو سے بھرا ‏ ‏ لیا اُسکو آنکھون سے اپنی لگا

لگا منہہ پہ رکھہ اُسکے تئین چومنے ‏ ‏ طرح مست و بیہوش کی جھومنے

لگا سونگھنے ہو کے بیکل اُسے ‏ ‏ کہ آتی ہین خون کی بو اُسے

پھر اک کر کے آواز غش کر گیا ‏ ‏ گویا مین ساعت تلک مر گیا

پھر آئی افاقت تو رویا بہت ‏ ‏ دل و جان کو اپنے کہہ یا بہت

کہا اُسنے رو رو کے ای میرے دوست ‏ ‏ تو ہی مغز ہی اور مین صرف پوست

تری مجھکو امید چھوٹے نہین ‏ ‏ ملاقات کی آس ٹوٹے نہین

تو سچا ہی اور ہی ترا خواب سچ ‏ ‏ رہیگا تو آنے سے البتہ بچ

بٹھاتا تھا چھاتی پہ اپنی تجھے ‏ ‏ پر اب چین کسطرح آوے مجھے

سُلاتا تھا زانو پہ تجھکو مدام ‏ ‏ حفاظت میری تیرے آئی نہ کام

یہہ جا کرکے پھر کوہ پر کی ندا ‏ ‏ بلند اپنی آواز سے یون کہا

کہ ای جتنے تم ہو وحوش و طیور ‏ ‏ درندے ہو جنگل کے نزدیک و دور

مرے تمنے یوسف کو کیون کھا لیا ‏ ‏ مجھے کس لئے تمنے یہہ دکھہ دیا

سنا ہی کہ جتنے تھے وحش و طیور ‏ ‏ جہان تک کہ رہتے تھے نزدیک و دور

تفسیر سورۂ یوسف

تفسیر سورہ یوسف

قمیص اسکا آیا تو آنکھوں پہ دھر
لگا کھینچنے اپنا خون جگر

اٹھا کر کے دیکھا نہیں کچھ پھٹا
ہنسا اور رونے سے دل تھا بٹا

کہا دیکھ بیٹوں سے اسکو تمام
ہی رونا اور ہنسنا دونوں کا کام

کہا خون کو دیکھ روتا ہوں میں
خوشی دیکھ کرتے کو ہوتا ہوں میں

جو دیکھا لہو کو تو بہہ غم گیا
کہ یوسف کو بھیڑئے نے بس کھا لیا

جو دیکھا قمیص اسکا ہی درست
تو جانا تمھاری ہے تہمت بہت

جب انسان کو بھیڑیا کھا گیا
قمیص اسکا باقی رہے ذکر کیا

کہا سب نے بھیڑئے کو لاتے ہیں ہم
کہ یوسف پہ جسنے کیا ہے ستم

یہہ جانا کہ بھیڑیا تو حیوان ہے
کہیگا سخن کیا وہ انسان ہے

بچھا جال جنگل میں جا بے درنگ
لیا پھانس اک بھیڑیا لال رنگ

بہت عمر سے ہوگیا تھا ضعیف
نہایت ہی بوڑھا تھا وہ اور نحیف

پکڑ کر اسے باندھ کر دست و پا
کیا سامنے باپکے لا کھڑا

کہا اسنے ای بھیڑئے سنگدل
تو ہوتا نہیں ہے تمکو خجل

کہ یوسف تھا میرا وہ بدر منیر
کیا تونے جنگل میں کیونکر اسیر

ہی تونے پیری پہ میری نظر
گیا اسپہ تو دانت کو تیز کر

کہا بھیڑیا سر جھکائے ہوے
کوئی جیسے ہو شرم کھائے ہوے

وہ بڑھ کر کے تھوڑا سا آگے ہوا
لگا رونے سے سر کو جھکا

تفسیر سورہ یوسف

ور زندہ ہویا خاک و آتش تمام — نبی کا ہوا گوشت پوست حرام

مین ناحق ہی پکڑا گیا قصہ بنت — چلا ایک جنگل سے اب اُنہہ مین

مین تہمت سے یوسف کی اب پاک ہون — مین اب اُنہہ کے غم سے جگر چاک ہون

مین ہون اور سب تیری اولاد ہو — قیامت مین جا میری فریاد ہو

مرا اُنکا حاکم ہے ایزد تعال — یہہ طوفان باندہا ہے تہمہ کمال

تحیّر ہوا ساری اولاد کو — کہ حیوان کو ہی قدرت گفتگو

ندامت سے سر کو تلے کر گئے — دلونمین سب اپنے بہت ڈر گئے

کہا پہر یعقوب نے اُس سے یون — پڑا اُنکے ہاتھونمین آکر تو کیون

کدہر سے تو آیا کدہر جائیگا — سنا حال اپنا مجھے بھی ذرا

کہا مصر سے مین چلا طرف شام — کیا مین نے طی یون یہہ رستہ تمام

کہ اک بہائی میرا ہوا ہی جدا — زیارت کرون اُسکی بعد خدا

کہا پہر یہہ یعقوب نے [illegible] — تا مجھکو بتا تا ہے تو جانے

کہا میرا دادا [illegible] — گیا ایکدن تیرے دادا کے پاس

وہ دادا تیرا ہی براہیم نام — کیا میرے دادا سے تہا یہہ کلام

جو کوئی زیارت کو بہائی کی جائے — خدا کے لئے دو قدم کو اٹھائے

وہ اُسکا ہو بھائی و یا ہو قریب — دیا دوست اُسکا ہو یا ہو حبیب

تو دیوے خدا اُسکو نیکی ہزار — اور اتنی بدی اُس سے دیوے اُتار

حکایت

تفسیر سورہ یوسف

خبر مجھکو ہی لیک کھتا نہین
کہا کسلئے تجھکو انکار ہی
کہ چغلی کا کھانا ہم سب پہ عار
یہ بہ خواب مین غماز ہوتا نہین
کہ غماز جنت مین داخل نہو
چغل خور ہر طرف ہوتا ہی رد
دیا چھوڑ بھیڑیے کو یعقوبؑ نے
خبر مین یہہ آیا ہی پانچ چیز
نہ دیوے جن سے ہین اور نہ انسان سے
ہی اول تو بھیڑا وہ یعقوبؑ کا
دوم ناقہ سوم سگ اصحاب کہف
وہ چوتھا گدہا ہی کہ عیسیٰؑ سوار
ہی خچر نبی کا تو سن پانچوین
سوا انس و جن کے ہی جنت نصیب

یہہ کھنا مرے دل کو سہتا نہین
کہا مجھکو کھنے سے یون عار ہی
چغل خور بھیڑیے کہین سنگے پکار
مین حرمت نبی اپنی کھوتا نہین
اور رحمت اسے حق کی حاصل نہو
خدا اور آدم کے نزدیک بد
یہہ سن کرکے اُس حق کے محبوب نے
وہ جنت مین جاوینگے سن اے عزیز
کہون انکو مین جنس حیوان سے
کہ جب نے سب احوال اُس سے کہا
کہ چھہ شخص تھے سب وے ارباب کہف
ہوا کتے اسپر سن اے ہوشیار
پھر اور جانور کوئی ایسا نہین
اسے سن لے ہی یہہ حکایت عجیب

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا

بولا کوئی نہین بلکہ بنادی ہی تمکو تمھارے جیون نے ایک بات

اور اک اُن کی عورت تھی صاحب جمال

کہا گھر سے ... تو انکار اب

کہا وہاں میں گھر دوست کا جانتا

کی گھر سے ... اور دہر کی وہ بات

پکاروں ان کی آواز دوں کی ... میری طلب

چھوڑا تھا ... پیارا دوں ... یہاں

دیا چھوڑ حجاج سے ... یہ بات

کہ تھی متقی مرد اور نیک ذات

تفسیر سورۂ یوسف

فصل ...

کہا ابن سماک نے سچ بتا — میں پوچھوں تجھے جو ای بادشا

گنہ تجھسے ایسا ہوا ہی کبھو — کہ خوف خدا سے ہٹا اس سے تو

کہا ایک عورت تھی صورت میں حور — مرا دل ہوا عشق میں اُسکے چور

بلا کر ارادہ کیا دل میں بد — کہ دل میں تھی خواہش زیادہ زحد

وہ تھی جمعے کی رات میں ڈر گیا — اُسے چھوڑ کر اپنے میں گھر گیا

کہا ابن سماک نے واہ واہ — قسم میں تو سچا ہی ای بادشاہ

بلا شک تو جنت میں اب جا یگا — نہ دوزخ کی ایذا کبھو پا یگا

فقیہوں نے سنکر کیا شور و غل — کہ یہ ابن سماک دیتا ہی جل

لگے پوچھنے اُس سے تو نے بھلا — کہا اس سے تو اس مذہب کا فتوا دیا

کہا اُس سے اللہ نے یوں کہا — کہ جس نے دیا چھوڑ حرص و ہوا

تو ہو باغ جنت کا اُسکا مقام — سمجھ لو اسے جب خدا کا کلام

سبھی سنکے خاموش ہو ہٹ گئے — طرح چاند کی شرم سے گھٹ گئے

## حکایت

حکایت ہی ایسے یوں اور بھی — سمجھ اسکو گر تا تجھے غور بھی

کہ حجاج کی قید میں ایک مرد — پھنسا اسکو پوچھا بصد سوز و درد

کہ کیوں قید میں میری تو آگیا — خطا کیا ہوئی تجھسے مجھکو بتا

کہا ایک میرا بڑا تھا رفیق — نہایت تھا اور نہایت شفیق

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝

اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو بتاتے ہو ف۱

مدد چاہتا ہوں میں اللہ سے
جو کہتے ہو تم ہی سراسر دروغ
کہا ہی یہہ کعب ابن احبار نے
کوئے میں ہوئی جبکہ یوسفؑ کو رات
ہوئی ایسی وحشت کہ رونے لگا
گنہ میرے پچھلے تو تھے بیحساب
خلیلؑ اور اسحاقؑ کیواسطے
یہہ دیکھ اُسکا رونا فرشتے تمام
کہ یارب یہہ کیسا ہی رونا کہ ہم
ہوا حکم جبریلؑ کو جا شتاب
کہ رب نے ترے تجھپہ بھیجا سلام
کہا آکے جبریلؑ نے کہا نہ غم
ہوا حکم یون اب کوئے سے نکال
ترے دینگے یعقوبؑ کو صبر ہم

تمہاری میں اسدم بُری راہ ہے
نہین بات کو کچھ تمہاری فروغ
روایت کو یون اُس خبردار نے
ہوئی اُس اندھیری ظلمات مات
اُٹھا سر فلک کی طرف یون کہا
اگر ان کے بدلے میں ہی یہہ عذاب
گنہ میرے یارب تو اب بخش دے
لگے رونے اور لگے یہہ کلام
لگے رونے جسکے سبب یک علم
ہماری طرف سے کر اُسکو خطاب
ترا رنج بھی اب ہوا سب تمام
ہوا تیرے خالق کا تجھ پہ کرم
تجھے جلد دینگے بہت ملک و مال
اسی طرح کا اب نہ آویگا غم

مضمون دعا

تفسیر سورۂ یوسفؑ

ہوا حکم ستر فرشتون کو تا — کوئے مین رہین پاس یوسف کے جا
ہوے وہ کبھی اُسکی خاطر کو بیس — فرشتے اُترتے رہین خیل خیل

**وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ**
اور آیا ایک قافلہ

اور آئے سفر کرنیوالے وہان — کوئے مین وہ یوسف پڑا تھا جہان
یہہ آیت کا مطلب ہے تو جان لے — کہا جیسے اِس طرح سے مانجے
اب آگے کرون تجھسے اُسکا بیان — مسافر تھا کون اور رہتا تھا کہان
وہ تھا ساکن مصر مالک تھا نام — کہون اُسکا تجھسے مین قصہ تمام
وہ تھا جبکہ لڑکا یہہ دیکھا تھا خواب — کہ کنعان مین آیا یہہ ماہتاب
فلک پر سے سورج جو نازل ہوا — تو وہ آستین نیچ داخل ہوا
نکال اُسکو آگے کیا جب کھڑا — پھر اک ابر آیا بہت زور کا
لگا اُسپہ برسانے یاقوت و دُر — کیا اُسنے پنہان کے صندوق پر
اُٹھا نیند سے پھر کہا اُسنے جا — کسی شخص سے اُسکی تعبیر کیا
کہا اُسنے گر دو تو دینار دے — مین تعبیر اُسکی بتاؤن تجھے
جو مانگا تھا اُسنے دیا اُسکو لا — وہین اُسنے تعبیر دی یون بتا
کہ کنعان مین تجھکو ملے اک غلام — کہ ہووے غلام اُسکی خلقت تمام
غنی ہو تو اُسکے سبب سے کمال — قیامت تلک کم نہو پھر وہ مال

وہاں سے وہ کنعان کو آیا شتاب — بہت دل کو اُسکے رہا اضطراب
گیا اُسنے تا ہووے مطلب حصول — اُسی چاہ کے پاس آکر نزول
اور اک قافلہ ساتھہ تھا اور بھی — تماشا ہوا اُسمین کیا اور بھی
کہ تھے جانور سب سفید اور صاف — کوئے کو وہ کرتے تھے آکر طواف
فرشتے تھے بھیجے وے اللہ کے — کہ پھرتے تھے سب گرد اُس چاہ کے
وے آئے تھے یوسف کے اکرام کو — کھڑے پر فقط اور نہ کچھہ کام کو
یہہ مالک نے جانا کہ ہین جانور — نہ سمجھا فرشتے ہین باکر و فر
کہایان جو اُڑتے ہین اتنے طیور — کہین بھی کنوان ہوگا نزدیک دور
اور اُس قافلے بیچ تھا اک حمار — وہ بھاگا سب اسباب اپنا اُتار
گئی بوی یوسف کی جو ناک مین — لگا لوٹنے جاکے وہ خاک مین
کوئے کی گیا خاک پر آکے لوٹ — ہوا عشق یوسف مین وہ لوٹ پوٹ
پکڑ لا ہی گدھے اس گدھے سے تو ہوش — کہ خالی کیا بوجھہ سے اپنا دوش
تب آکرکے یوسف سے وہ مل گیا — خدا پر اگر ہے تیرا دل گیا
اُتارا اپنے موندھون سے دنیا کا بار — سبک ہو تو پاویگا اُس جا پہ بار
وہ مالک جو تھا دیکھہ ابن ذعر — نہ اسلام تھا اُسمین باور تو کر
طلب مین وہ یوسف کے مدت سے تھا — پھر آخر کو حاصل ہوا مدعا
مسلمان طلب جو خدا کی کرے — بھلا اُس سے محروم کیونکر رہے

تفسیر سورۂ یوسف

فأرسلوا واردهم فأدلى دلوه

دیا بھیج وارد کو یہہ دیکھ حال ۔ کوئے میں دیا ڈول کو اُسنے ڈال

کہوں تجھسے وارد کے معنی میں اب ۔ وہی ہے کرنے آب کی جو طلب

وہ وارد ہو پانی پر اور اُسکو لائے ۔ وہ کے قوم کو اپنی سارے پلائے

جو مالک کا تھا ایک مال غلام ۔ کوئے پر اُسی نے کیا اہتمام

کوئے میں گیا ڈول جسدم دراز ۔ وہیں آئے جبریل با صد نیاز

کہا اُنسے اب جلد تیار ہو ۔ یہہ ہے ڈول تم اسپہ جا بیٹھ لو

کہا پھر کہاں کو اخی جبریل ۔ ہوا کس طرف کو ہمارا رحیل

کہا تجھکو ہے یاد بھی آرسی ۔ منہہ اپنے کو دیکھا ہے اُسمیں کبھی

کہا تب یہہ یوسف نے ہاں یاد ہے ۔ کہا دل میں تیرے کچھہ آئی تھی شے

کہا دل میں اپنے کہا تھا میں یوں ۔ کسی شخص کا گر میں مملوک ہوں

تو قیمت مری ہووے بے انتہا ۔ کسی سے کسی ڈھب ہووے ادا

کہا آج بکنے نکلتا ہے تو ۔ یہہ مول اپنا مت بھولیو پھر کبھو

گیا آپ بندے نے گر اپنا مول ۔ نہ کچھہ اُسکی قیمت نہ کچھ اُسکا تول

خدا صورت و جسم و اعمال کو ۔ نہیں دیکھتا اور نہ اقوال کو

دل اور نیتوں پر رکھے ہے نظر ۔ نبی کا یہہ ہے قول باور تو کر

ہوا ڈول جسوقت یوسف کے پاس ۔ گیا ڈول میں بیٹھ وہ بے ہراس

لگا کھینچنے ڈول کو جس گھڑی ۔ کہا بخت نے کی ہے کچھہ یاوری

تفسیر سورہ یوسف

تفسیر سورۂ یوسف

کہا گر کہین ہم غنیمت اسے ۔ تو ہر ایک آکر نصیب اس سے لے
اگر ہم کہین گے خرید اہی اب ۔ شریک اور سہیم اسمین ہووینگے سب
امانت کا حیلہ کہا اس لئے ۔ کہ کوئی نصیب اس سے ہرگز نہ لے
کہا ہی یہہ بعضے حکیمون نے یار ۔ کہ ہی قیمتی چیز کا دل سے پیار
اور وہ چیز کچھہ جسکی قیمت نہو ۔ ذرا اسکی کچھہ دل مین الفت نہو
صدف مین ہی موتی و نافے مین مشک ۔ وہ نافہ کہون تجھسے ہی کھال خشک
ہی پتھر مین چاندی و سونے کا گھر ۔ ہوا شہد مکھی مین باور تو کر
ہو کیڑے کے اندر سے ریشم نمود ۔ جو دیکھو تو ہی اصل ریشم کی دود
بڑی جسکی قیمت ہوا یمان ہی ۔ مقام اسکا دل بیچ پہچان ہی
نظر غوطہ کر کے ہی موتی اوپر ۔ صدف سے نہین اسکو اصلا خبر
اور عطار کو مشک سے کام ہی ۔ نہ نافے سے کچھہ اسکو آرام ہی
جو ریشم کے کپڑے کو پھاڑے کوئی ۔ نظر اسکی ریشم پہ آخر ہوئی
جو کوئی کہ طالب ہوا شہد کا ۔ نگہ اسکی مکھی پہ اصلا نہ جا
اسیطرح حق دیکھے ایمان کو ۔ نہ دل کو وہ دیکھے نہ وہ جان کو
خدا نے رکھین پانچ چیزین چھپا ۔ نہین انپہ واقف کسی کو کیا
ہی پانچون نماز و مین وسطی نماز ۔ وہ ہی کون سی کچھہ نہ کھولا ہی راز
اور آیات مین اسم اعظم چھپا ۔ نہین جانتا کوئی ہی کون سا

وشروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ

تفسیر سورۂ یوسف

وکانوا فیہ من الزاہدین

کہا پھر یہہ یوسفؑ نے تجار سے — کہے ہیں یہہ اپنے گفتار سے
میں ہوں عبد انمین نہین شک ذرا — کہا ال میں بندہ ہوں اللہ کا

وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ

اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہین ف ا

اور اللہ جانے ہے جو کچھ کرین — وہ سب ساتھ یوسفؑ کے جتنے کرین
کہا پھر یہہ مالک نے دو اسکو بیچ — کرو ہمسے زیادہ نہ کچھ ایچ پیچ
کہا بیچ ڈالین گے اب اسکو ہم — کہا لوگے کیا مول دو بیش و کم
کہا اسمین ہینگے بڑے سخت عیب — کہ جانے ہے ان سبکو دانائے غیب
خریدو اسے اسکے عیبوں کے ساتھ — تو بیچین اسے ہم تمھارے ہاتھ
کہا عیب کیا ہین ہمین دو بتا — کہا چور ہے اور جھوٹا بڑا
بنا کرکے کہتا ہے جھوٹی یہہ خواب — بھری اسمین باتین ہین سب ناصواب
کہا ساتھ عیبوں کے کیا مول ہے — کہو اسکا جو کچھ بھلا مول ہے
کھڑا یوسفؑ اس جا کرے تھا نظر — یہہ دیکھے تھا دونوں کو یکدگر
لیے تھا یہہ دل مین نہین کچھ گمان — کہ قیمت مری دیسکے یہہ جوان
اگرچہ ہے مالک بہت مال کا — ولیکن یہہ قیمت نہو گی ادا
جو راضی ہو دیکھو بہت کم ہین کچھ — ہے پاس تھوڑے سے درہم کچھ

بتے آزماتا تھا اُسدم خدا — نظر تیری دیکھے تھا کس طرف جا
جو دیکھا خدا کے سوا طور کو — نہ ظاہر کیا تجھہ پہ اُس نور کو
کہا پھر یہہ مالک نے اُنسے کلام — نہین کوئی مجھہ پاس حجت تمام
مجھے لکھ دو اک اپنی جانب سے خط — اور مضمون اُس خط کا ہو اس نمط
کہا تب یہہ غلام اسکو بیچا ہی اب — بری اسکے دعوے سے ہین سب کے سب
طلب کرکے شمعون نے کاغذ قلم — کیا جو کہا اُسطرح سے رقم
ثمن اُنسے لیکر کے کاغذ دیا — نگینہ ابی اُسپہ یعقوب کا بھی کیا
دیا اُسکو مالک نے یوسف کو سونپ — بہت اُسکی مالک کے دل پر تھی چوٹ
وہ خط پاس یوسف کے تب تک رہا — کہ پھر مصر مین بھائیون سے ملا
دیا بھائیون کو وہی خط نکال — ہوئی اُنکو اُسوقت خفت کمال
کہا بھائیون نے یہہ مالک سے پھر — کرو تم نہ چلنے مین اب اپنے دیر
نصیحت تمھین اور کرتے ہین ہم — کہ یہہ شخص دیتا ہی ہر اک کو دم
یہہ جھوٹھا بھگوڑا ہی اور چور تھا — فریبی ہی مکار اور بیدغا
اسے طوق زنجیر کرکے رکھو — بہر طور و تدبیر کرکے رکھو
نجا بھاگ تمسے کہین یہہ غلام — جہان مین بہت بد ہمارا ہو نام
یہہ کہکر گئے بھائی دہین ہٹ گئے — وہ آگے سے یوسف کے سب ہٹ گئے
جو دیکھا یہہ یوسف کہ بھائی چلے — لگا اُسکا دل ہونے اوپر سے تلے

کہا تم پہ رحمت خدا کی رہے
اگرچہ مین دکھ اتنے تمسے سہے

نہ ضائع کرے تمکو ہرگز خدا
اگرچہ مجھے تمنے ضائع کیا

نہ دے تمکو اللہ ہرگز عذاب
مرا دل کیا گو جلا کر کباب

بس اب تمکو پہنچے ہمارا سلام
جدا تمسے ہوتا ہون ای نیکنام

پھر آکر کے مالک پکڑ اُسکے ہاتھ
گیا مصر کو لے اُسے اپنے ساتھ

روایت یہہ ہے ابن عباس سے
جدا جبکہ یوسف ہوا یاس سے

وہ رونے لگا اور بھائی تمام
لگے رونے کرنے یہہ انسے کلام

کہ یوسف ہمین ہی ندامت کمال
نہوتا اگر باپ کا کچھہ خیال

ہمیں تجھکو لے چلتے سب گھر کو ہم
جدائی کا تیری ہوا سخت غم

جو مالک وہان سے سفر کر گیا
وہ کنعان سے یوسف کو لیکر گیا

چلا وہان سے وہ قافلہ زود زود
ہوئی قبر یوسف کی ماں کی نمود

وہین دیکھکر قبر کو رو دیا
غمین ہوکے سب جان و دل کھو دیا

جو نزدیک اُس قبر کے ہو گیا
وہ ناقے سے اُس قبر پر گر پڑا

نہ طاقت رہی اُسمین کچھہ صبر کی
لگا لوٹنے خاک پر قبر کی

وہ روتا تھا راحیل کو کر کے یاد
کہ میری نہین کوئی دیتا ہے داد

اُٹھا سر کو اپنے ذرا خاک سے
مجھے دیکھہ ای جان صد چاک سے

مجھے گر تو دیکھے گی اس حال مین
کہ کیسا پھنسا ہون مین جنجال مین

تفسیر سورۂ یوسف

ندا کر کے مالک کو پھر یون کہا — کہ تیرا غلام آج جاتا رہا

ندا اُسنے دی قافلے مین تمام — کہ گم ہو گیا ہی ہمارا غلام

لگے ڈہونڈہنے ہر طرف اُسکو سب — ہر اک کو تھی یوسفؑ کی اُسدم طلب

کسی نے لیا دیکھہ اُسے قبر پر — کہا پھر یہہ یوسفؑ سے ای بیخبر

خبر تیرے مولا نے پہلے سے دی — کہ بہت اعتبار اسکا ہمکو کبھی

اگر اس جگہہ سے نہ تو بھاگتا — نہ آتا یقین ہمکو اس بات کا

لگا کہنے یوسفؑ مین بھاگا نہین — تمھین چھوڑ کر مین نہ جاتا کہین

اگر قبر مان کی مری آ گئی — مرے دل پہ الفت بہت چھا گئی

زیارت کو اُسکی مین ٹھیرا یہان — سوا اسکے مین اور جاتا کہان

یہہ سنکر کے اُس شخص نے ہو خفا — طمانچہ دیا اُسکے منہہ پر لگا

طمانچے سے یوسفؑ کو غش آ گیا — بہت اُسکے لگنے سے گھبرا گیا

افاقت جو آئی تو سجدے مین ہو — جناب خدا مین کہا اُسنے رو

خدایا تو کر رحم میرے اوپر — ذرا صغر سن پہ مرے کر نظر

اکیلا غریب اور بیکس ہون مین — نہایت ذلیل اور بے بس ہون مین

اگرچہ سراپا گنہگار ہون — ترے در پہ اب آیا ناچار ہون

خدایا دعا میری ہووے قبول — نہایت ہوا دل مرا اب ملول

بڑا ظلم کرتے ہین اب ظالمین — تو رحمت کر ای ارحم الراحمین

تفسیر سورۂ یوسف

کہا جب یہہ مالک نے ای بیخرد
لے اب ساتھ اپنے ڈبویا ہمین
تو اب عاجزی جا کے کر اُسکے پاس
ہوا جا کے یوسف کے آگے کھڑا
مین دیتا ہون سر پیر پاؤن پہ ڈال
مین ظالم ہون مارا تجھے جان کر
کہا پھر یہہ یوسف نے ہمسے حلال
مین بخشا ترا جرم بخشے خدا
کہا پھر کہ ای رب تواب درگذر
مرے جرم پر مت کر انکو عذاب
یہہ کہتے ہی سب ابر وہ پھٹ گیا
لگا کہنے یہہ مالک ابن دعر
کیا طوق و زنجیر کو اُس سے دور
اُتار اُسکا صوف اور کپڑے دئے
سواری کو اک خوب گھوڑا دیا
کہا قافلے کو نہ آگے بڑھو
سر راہ پائین اک شہر تھا

نہین دیکھتا اپنا تو نیک و بد
غرض دو تو عالم سے کھویا ہمین
کہ راضی ہو تجھسے ہو داد اُس
کہ تجھسے ہوا ظلم تجھپہ بڑا
یہہ کہہ تب طمانچے لگے کر اسکو لال
کیا ظلم مین تجھپہ پہچان کر
نہین یہہ کہ دون تجھکو ایذا کمال
تجھے اور تجھے ہی یہی مدعا
نکر اُسکے فعلون پہ ہرگز نظر
یہہ کہتے ہین میرے وہ دین خراب
عذاب اُن دعا کے سبب ہٹ گیا
کہ یوسف ملک زن نہین یہہ بشر
کھڑا رہتا ہر وقت اُسکے حضور
کئے خوب تیار اُسکے لئے
پہننے کو ستھرا اسا جوڑا دیا
ہر اک تم مین یوسف کے پیچھے رہو
وہان قافلہ آکے وارد ہوا

کوئی اسکو کہتا ہی اٹھہ ای امیر — کہ آیا ہی اس جا پہ مہر منیر

تو جا لیکے جو کچھ ترے پاس ہی — گرآیا یہان افضل الناس ہی

ضیافت کا اُسکی تو سامان کر — اُسے آج اپنا تو مہمان کر

کہے جو کہ تجھکو کر اُسپر عمل — یہان سے تو اٹھ کرکے اس پاس چل

ہوئی صبح جب جلد اُٹھ کر امیر — ضیافت کا سامان لیکر کثیر

ہوا شہر سے آگے بڑھ کر کھڑا — کہا تم مین سردار ہی کون سا

کہا سب نے یہہ مالک ابن ذعر — ہی سردار ہم سبکا باور تو کر

ہوا دل مین حیران سنکر امیر — اُسے جانتے ہین صغیر و کبیر

یہہ آتا ہی دو بار ہر سال مین — مرے شہر کی طرف ہر حال مین

نہ کچھ اُسکی تعظیم کا حکم تھا — یہہ آتا ہا اس طرف کو سدا

یہی دل مین کرتا تھا اپنے بچار — کہ نزدیک اُسکے ہوا اک سوار

فرشتہ تھا بھیجا ہوا اللہ کا — مقرب تھا اُس خاص درگاہ کا

فرشتے تھے ساتھ اُسکے دو سو تمام — ہر اک طرف سے کر رہے اژدحام

اور آگے کو جاتا چلا اک ہرن — بہت خوبصورت تھا اُسکا بدن

اُسے جان یوسفؑ کا ہمزاد تھا — وہ اُنکے مین جسطرح سے یاد تھا

ہر اک شخص کے ساتھ ہوتا ہی جن — وہ پیدا ہوا اک ساعت اور ایکدن

جو انسان سوتے تو سوتا ہی وہ — کھڑا ہو کھڑا ساتھ ہوتا ہی وہ

تفسیر سورہ یوسف

تفسیر سورۂ یوسف

نہ کھاتا ہے اتنا کھلاؤں انھیں — نہ پانی ہے اتنا پلاؤں انھیں
کہا اُس نے یہہ شکر ہے اللہ کا — یہہ مخصوص ہے اُسکی درگاہ کا
نہ کھاتے ہیں کھانا نہ پانی پئیں — یہہ تسبیح و تہلیل پڑھ پڑھ جییں
فرشتے ہیں اللہ کے رب کے سبب — نگہبان ہیں یہہ رہتے ہیں اب
ہوا دیکھ حیران یوسف کی شان — ہو گیا اُس تمکین سے مکان
ہوا جبکہ داخل تو بت ہو ہراس — گرا آکے یوسف کے قدموں کے پاس
خدا پر پھر ایمان لایا امیر — ہوئے اُسکے تابع صغیر و کبیر
پھر آگے تب یوسف کے کھانا دہرا — اور اُسمیں سے یوسف نے لقمہ اُٹھا
دیا اہل مجلس کو جتنے کہ تھے — اُسے دیکھکر سب وہ حیران ہوئے
اور اک لقمہ پھر اپنے منہہ مین لیا — وہی ایک مجلس کو ساری دیا
ہوئے ایک لقمے مین سارے وہ سیر — ہوا کم نہ کچھ کھانا دیکھا جو پھیر
اس احوال کو دیکھ بولا امیر — کرشمے ہو تم ای صغیر و کبیر
یہہ یوسف تو تم سب کا سردار ہے — کہا قوم نے کیا یہہ تکرار ہے
ہمارا ہے سردار ابن دغر — یہہ ہے عبد مالک کا باور تو کر
کہا اُسنے مالک سے گر یہہ غلام — کرے ہے کرامت کے اسطرح کام
کرامت ہو سو لاکی اس سے زیاد — جب آویگا لوگوں تئیں اعتقاد
نہ مالک کو کچھ اُسکا آیا جواب — لگا دل مین کہنے وہ کھا پیچ و تاب

کہا معرفت کی علامت ہے کیا
مجھے بھی کسیطور سے دے بتا

کہا کر ذرا میری جانب کو غور
ہوا پر اڑی وہ پرندے کی طور

کہا معرفت کی نشانی ہے یہہ
مین مدتین تھوڑی سی جالی ہے یہہ

ہوئی کہہ کے غائب نظر سے مری
دمکے مین پھر مجھسے آکر ملی

تعجب مجھے آیا اسبات کا
لگی کہنے اسکا تعجب ہے کیا

قوی نے اُٹھایا اگر اک ضعیف
بھلا اسمین کیا ہے عجب ای نحیف

خدا نے اُٹھایا مجھے بیگمان
تو اسکو بھلا کچھہ تعجب نہ جان

قوی وہ ہے اور مین نہایت ضعیف
کیا باد سے مجھکو زیادہ لطیف

غرض ایک تھا شہر اُس راہ مین
نگین اُسکے تھے عزت و جاہ مین

کیا دل مین یوسف نے اپنے خیال
کہ میرا یہہ جتنا ہے حسن و جمال

نہین حسن مین کوئی میرے نظیر
جو اس شہر کے ہین فقیر و امیر

رہینگے مجھے دیکھہ حیران سب
ہر اک کو یہان ہوگی میری طلب

جو پہنچا تو دیکھا کہ اک نور ہے
ہر اک شخص اس شہر کا حور ہے

ہزاروں مین اُسجا پہ خورشید و ماہ
ٹھہرتی نتھی اُنکے اوپر نگاہ

عجب صورتین اور عجب رنگ تھے
کہ خورشید و مہ اُنکے پاسنگ تھے

وہان جبکہ یوسف کا حسن گیا
کسیکا نہ اُسپر ذرا دل گیا

کیا کچھہ نہ اُنکی طرف التفات
نہ پوچھی کسی نے بھی یوسف کی بات

تفسیر سورۂ یوسف

تفسیر سورہ یوسف

یہہ خلوت کے طالب ہوئے جمع سب
روایت کرے مالک ابن ذعر
نہ ظاہر ہو یوسف کا اسمین کمال
فرشتے تمام آ گئے کرتے سلام
اور اک ابر ہوتا سفید اُس اوپر
ٹھہرتا تو وہ نہ یہہ ہوتا تقسیم
گیا جبکہ وہ مصر کے نیل پر
کہ یوسف تو کپڑون کو اپنے اُتار
گیا نیل مین جبکہ یوسف کا تن
سنہرا جو دیکھا بدن سر بسر
پڑے بال کالے جو وہ منہہ پہ آ
نہا کر نکل آیا تہمد کو باند
وہ پھر بیٹھ ناقے پہ وان سے چلا
جب آیا وہ دروازہ پر مصر کے
کہ ای مصر یو ایک آیا غلام
یہہ آواز تھی کہنے والا نہ تھا
بہت کہنیوالے کو دیکھیں تھے سب

نپایا اکیلا کبھی غیب رب
نہ تھی کوئی منزل کہ جسپر اوپر
عجب طرح کا دیکھتا تھا مین حال
غریب آکے یوسف کے ہر صبح و شام
چلے تھا وہ جاتا تھا یوسف جدہر
خدا کا یہہ تھا یہہ لطف عمیم
لگا کہنے یون مالک ابن ذعر
سر اور تن سے اپنے ذرا دہو غبار
فلک مین ستارا سا چمکا بدن
لگین مچھلیان لوٹنے پیٹھ پر
اکٹھے ہوئے رات و دن ایک جا
نکل آئینے طرح بدلی سے چاند
در شہر پر آ کے بیٹھا ذرا
سنا مصر یونہے کوئی یون کہے
اُسے جو کہ دیکھے رہے خوش مدام
کوئی بھی نظر وان پہ آتا نہ تھا
نپایا تو اسکا یہہ جانا سبب

تفسیر سورۂ یوسف

خدا نے دیا حسن سارا اسے ‏ نبی کر کے ہمپر اُتارا اسے

کہا یہہ فرشتہ نہ یہہ حور ہے ‏ یہہ یوسف مرا عبد مجبور ہے

ارادہ ہے یہہ اسکو بیچون گا مین ‏ خزانہ بہت اس سے کھینچون گا مین

یہہ سنکر کے یوسف سے بولا عزیز ‏ یہہ کیا بولتا ہے کہ اسکو تمیز

کہا سچ یہہ کہتا ہے ڈر کر کے زر ‏ خریدا مجھے بھائیون سے مگر

کہا پھر یہہ مالک کو گھر میرے چل ‏ نہین وان کسی بات کا کچھ خلل

لے آیا اسے اور یوسف کو گھر ‏ لگا انکی ہر وقت رکھنے خبر

رکھے تھیں اُن پاس خدمتگذار ‏ نگھبانی انکی کرین بیشمار

نہ آیا تھا جب تک کہ یوسف یہان ‏ برائی مین تھا مصر شہر وان

درخت اُسکے سوکھے نہ کچھ انمین پھل ‏ امیرون کی نیت مین بالکل خلل

شیاطین کا دخل وان بیشتر ‏ ہر اک شخص کی تھی بدی پر نظر

ہوئین خشک اُس جا کی نہرین تمام ‏ وہان خشک سالی رہی تھی مدام

جب اُس جا پہ یوسف کے آئے قدم ‏ ترقی تھی ہر چیز کی دمبدم

ہوا غلہ ارزان اُٹھا ظلم و جور ‏ سوا عدل کے وہان نہوتا تھا اور

بہت پھل لگے اور مریضونکو سب ‏ شفا ہوگئی خود بخود بے سبب

ہوئین نہرین جاری ہر اک جا پہ آب ‏ ہوئے شہر کے تازے سارے دواب

یہہ کہتا تھا ہر شخص آپس مین آ ‏ کہ اس شہر کی پھر گئی سب ہوا

تہین واسطے اسکے پیدا کیا
یہہ سنکر شہنشاہ ششدر رہا
رہی یہ طاقا کچھ نہ جینے کی آس
جو لشکر مین خالی وہ گھوڑا گیا
کوئی غم سے کپڑے لگا پھاڑنے
کوئی غم سے رونے لگا زار زار
لگے ہر طرف کرنے اسکی تلاش
پھر کچھ بعد اسکو آیا جو ہوش
چلا دشت غربت مین چند اک قدم
گیا دوڑ کر بادشاہ اسکے پاس
کہا اس سے پوشاک میری یہہ لے
یہہ سن دست بستہ ہوا اسنے کہا
مین سرکار کا ہون قدیمی غلام
کہان ہوسکے مجھسے ترک ادب
کیا ابن ادہم نے آزاد اسے
قبائے حریر اور تاج شہی
وہ دی اسسے لی ایک کملی سیاہ

نہ یہہ حکم اسکو خدا نے دیا
اور اک آہ بھر کر زمین پر گرا
نہ اٹھنے کی طاقت نہ ہوش حواس
تو وان اک عجب شور برپا ہوا
کوئی خاک سر پر لگا چھاننے
کوئی مر گیا سر کو پتھر سے مار
نہ پایا کہین وہ بخوش تلاش
تو آیا عجب طرح کا دل مین جوش
غلام ایک دیکھا چراتا غنم
دلے وردو باطن سے پر اور اس
تو پیرون پڑے اسکے لپٹے وے
یہہ گلہ غنم کا ہے جس شاہ کا
چراتا ہون اسکی مین صبح و شام
یہہ پوشاک تجھکو مبارک ہو سب
غنم بخش دین کر دیا شاد اسے
گلے مین جو پوشاک دلچسپ تھی
اور اک سخت ژولیدہ کہنہ کلاہ

تفسیر سورہ یوسف

تفسیر سورۂ یوسفؑ

کوئی ہی کہ اس مال طیّب کو لے ‏— عوض اسکے قیمت مگر پاک دے

کسی نے لیا اسکی ہیزم کو مول ‏— دئے تین پیسے گرہ مین سے کھول

لیا ایک پیسے کا اُسنے طعام ‏— کئے دو وہ خیرات مولی کے نام

گیا وان سے مسجد مین پھر نماز ‏— خدا کا کرے تا کہ عجز و نیاز

کہا جا کے بیٹے نے اُسجا سلام ‏— بتایا سب اپنا نشان اور نام

بہت مل کے بیٹے سے خوش دل ہی ‏— کہا آفرین مرحبا مرحبا

محبت جو بیٹے کی دیکھی سوا ‏— کہا سر اُٹھا کے بسوی سما

کہ ای بادشاہِ زمین و زمان ‏— تجھے حال میرا ہی سارا عیان

کہ مینے جو چھوڑا ہی سب ملک و مال ‏— محبت مین تیری ہی ای ذوالجلال

نہیں چاہتا مین کہ تیرے سوا ‏— کسی کی محبت کی ہو دل مین جا

جو دل مین ہوئی میرے حُبِّ پسر ‏— یہہ محنت گئی خاک مین سب بسر

جو دل مین مرے غیر کی ہووے جا ‏— مین عاشق ترا کب ہوا یا خدا

یہی دیسے مین مانگتا ہون دعا ‏— تو کہہ خود بخود میری حاجت روا

کہ میری اِسیوقت ہو قبض جان ‏— مرے یا کہ بیٹا مرا ناگہان

یہہ کہتے ہی اُسکے وہ لڑکا گرا ‏— تڑپ کر اُسیوقت وہ مر گیا

غشی کا ہوا خلق کو وان گمان ‏— جو دیکھا تو مردہ تھا وہ نوجوان

ہوئے دیکھ مضطر صغیر و کبیر ‏— بہت روئے اُسپر امیر و فقیر

اسیطرح مالک کے گھر

تفسیر سورہ یوسف

خدا جانے کیا چیز اسمین ہی
ملا اسکا ساتھ یوسف کے رہتا جو تھا
یہہ کچھ جسکو اب شوق دیدار ہو
یہہ سنتے ہی طاقت سے کر ازدحام
ہر اک نے دیا ایک دینار ڈال
لیے ساتھ لایا کہ آن مین زر تمام
نگہ سے دیکھا سو غش کر گیا
وہ یہین گیا غش سے ابتک جو ہوش
اسے دیکھ کوئی نہ پھر جا سکا
غلامون نے مالک نے یون کہدیا
جو گھر سے نکالا نہ پھر ہوش تھا
نہ طاقت تھی وہ اپنے گھر کو چلین
جو بھائی پکارے تو بولین نہین
کہین کان ہین بات کو گر پکار
یہہ کچھ شاعری کا تکلف نہین
ہوا دوسرا دن تو دینار دو
ذرا دیکھ لین پھر بھی ہم اک نگاہ

تب دیکھ جاتی نہ طاقت دلی
پکارا اسنے مالک پھر یون لیا
یہان الک دے ایک دینار کہ
گئے گھر مین مالک سب ناس عام
کہ یوسف کا دیکھین سب جمال
ہوا تو وہ زرہ گھر ایک بار
نہ ہٹ کر کے پھر بیٹھ وہ گھر گیا
کسی کا نہ باقی رہا آن مین ہوش
نہ گھر مین رہے ... از بات آ سکا
کہ لے جا کہ اک اک یہان آ تھا
ہر اک کو وہان خواب نرگس تھا
زمین پر پڑے ایسے یون کہ مایین
نہ پہچانین اور اب کو کھولین زمین
سنے کون وہ سب بے انتہا
سمجھ لے یہہ قصہ ہوا ایسا یون نہین
دیئے سب نے اور ہوئے بھی آرزو
ہمین قتل کرتی تھی یوسف کی نگاہ

یہان تک کہ گھر مین آتو بستی تھی نگر | اُسے بھی ہوئی وہان جانیکی فکر
[illegible] سب پیشہ ور آ | مقام آکے مالک کے گھر پر کیا
پہاڑ اور جنگل سے خلقت تمام | ملخ مور کی طرح کر ازدحام
چلے آئے جلدی سی مالک کے پاس | تھی یوسف کی دیدار کی سبکو آس
زلیخا بھی بولی کہ سن ای عزیز | غلام اب جو آیا ہی نادر ہی چیز
اجازت ہو مجھکو تو مین بھی چلون | ذرا دید اس سحر کی کرون
کہا دے دیا تجھکو مین اختیار | تو جس وقت چاہے یہان سے سدھار
چلا آپ بھی اس طرف عزیز | بہت کر و فر سے بہت با تمیز
وہ میدان بڑا تھا نہایت فراخ | نہ تھی جا وہان اور نہ پتی نہ شاخ
ہوئے مرد سب اک طرف کھڑے | اور اک طرف تھے عورتون کے پرے
کہا سب نے مالک کو اب پاس جا | ہوئے جمع سب لوگ یوسف کو لا
گیا مالک اُس پاس اور عرض کی | کہ خلقت اکٹھی ہوئی ہی ابھی
جو مشہور اُنہین با آفاق ہین | ترے دیکھنے کے وہ مشتاق ہین
کیا سن کے یوسف نے اُنہین سکوت | کہا حق کو حیّ الّذی لا یموت
مجھے کسلئے اب یہہ جاتا ہی لے | خدا جانے کس شخص کو مجھکو دے
کہا پھر یہہ مالک نے دیکر کے دام | خریدا انہین تجھکو کیا ای غلام
تھا جنگل مین کنعان کے آڑون پہاڑ | لیا تجھکو اس جا پہ مین جان آڑ

تفسیر سورۂ یوسف

تفسیر سورۂ یوسف

چھڑی ایک سونیکی ہاتھو مین دی
اور اک زین گھوڑے پہ ایسا سجا
رکاب اُسکی سونے کی تھی وہ تمام
کیا اُسنے یوسفؑ کو اُسپر سوار
ہوا یوسفؑ اسطرح پر کامیاب
سر اپنا اُٹھا کر سوِ آسمان
کہا اُسکو کیا ہی ہنسی کا سبب
کہا ہان پڑا تھا کوئے مین جب
مرے رب نے جبریلؑ بھیجا تھا پاس
کرینگے تجھے مصر کا بادشاہ
وہان ہین جتنے بڑے شیخ و شاب
سو وعدہ مرے حق نے پورا کیا
تعجب کیا سب نے سنکر اسے
کہا تب یہہ مالک نے سچ جانیو
تب اوپر کو چڑھ کے مالک نے پھیر
کہ یوسفؑ یہہ نکلا ہی دیکھو اسے
بڑی زیب و زینت سے یوسفؑ چلا
نہایت ہی خوش رنگ و خوش طلع تھی
کہ سارا اجڑا ہؤا وہ سونے مین تھا
اور اک منہ مین چاندی کی سپر الگام
اور آپ آگے اُسکے تھا خدمتگار
کہ دس شخص نے پکڑی آکر رکاب
ہنسا یوسفؑ اُسوقت پر بیگمان
خدا نے تری شان کی ہی عجب
اُتارے تھے کپڑے مرے سب کے سب
کہا یہہ کہ ہرگز نہو تو اُداس
تجھے دیگا رب حشمت مال و جاہ
چلین ... تیری پکڑ کر رکاب
تجھے اسطرح آج رتبا دیا
تعجب مین اُسوقت سب ہو رہے
کہے یہہ جو کچھ ہی راست تم مانیو
کہا مصر تو حق نہین کچھ بھی دیر
بہت شوق ہی دیکھنے کا اسے
یہہ سنتے ہی عالم کا تختہ ہلا

خدا نے دیا تھا اُٹھا سب حجاب — وہ بے پردہ آیا نظر آفتاب
یہہ گل دیکھکر سارے مرجھا گئے — دے آتش کا اک داغ سا کھا گئے
یہہ مصری تھے گل اور وہ تھا آفتاب — ہوئے خشک دیکھا اُسے بے حجاب
کہا پھر کہ کوئی خریدار ہی — یہہ بکتا ہی لے جو کہ زردار ہی
یہہ لڑکا فصیح اور حسین اور ادیب — نہایت غریب اور قریب اور حبیب
لگا کہنے یوسفؑ یہہ کہنا نہین — جو کہتا ہون مین وہ کہو اب کہین
کہ ہی یہہ غلام اب غریب اور حزین — بعید الوطن خستہ اور ہی غمین
کہا ہم یہہ کہنے کے ہرگز نہین — کہ تجھہ مین یہہ باتین نہین ہین کہین

## روایت

کہا ابن عباسؓ نے یہہ کلام — جنھون نے کہ یوسفؑ کو دیکھا تمام
ہوئے اُنکے سب تین فرقے کہون — خبر اُنکے حالات کی تمکو دون
ہوا ایک فرقہ تو حیران سب — تھا دوسرے کو چڑھا تھا عجب
ہوا تیسرے کو نہایت جنون — کہان تک مین احوال اُنکا کہون
سنو ایک کہتا ہون مین واردات — کہ تھی مصر مین ایک عورت کی ذات
تھی اولاد شدّاد بن عاد کی — تلے اُونٹنی اُسکے جون باد تھی
کھنچا اُسپہ تھا ایک قبہ عجب — وہ تھی اونٹنی سرخ رنگت مین سب
وہ دیبا کا قبہ مرصع تمام — زری کا ہر اک جا پہ تھا اُسکے کام

ابھی کی عبادت جیسے بے شمار — [illegible] سے علاقہ کہ یہ [illegible]

دیا مال وہ سب خدا کے لئے — [illegible]

بنا کر وہاں اک عبادت کا گھر — رہی بیٹھ سارا [illegible] مال و زر

اسی جا پہ آخر کو وہ مر گئی — [illegible] اپنا پورا [illegible]

پھر آئی زلیخا بھی ہوکر سوار — سپاہی [illegible] ہمراہ لیکر ہزار

بدل اپنی پوشاک و زیور تمام — پہن کر چلی وان کو با احتشام

جو یوسف کے آ کر مقابل ہوئی — وہیں دیکھکر نیم بسمل ہوئی

نہ تن کا رہا ہوش نہ جان کا — دل و جان سب ان پہ قربان کیا

گری کھا کے غش ایک آواز مار — نہایت ہوئی مضطر اور بیقرار

میں یوسف کا احوال چھوڑا یہاں — زلیخا کی لکھتا ہوں اب داستان

## زلیخا کے احوال میں

یہہ قول ابن عباس سن لیجئے — زلیخا نے آواز کی کس لئے

سبب اسکا یہہ تھا سنو تم ذرا — کہ مالک عرب کا جو تھا بادشا

سنا ہی کہ تھا اسکا طیموس نام — ہزاروں کنیزک ہزاروں غلام

زلیخا اسی سے تولد ہوئی — نہایت حسین اور خوش شکل تھی

کرون اسکی صورتکا میں کیا بیان — لکھے کیا قلم اسکا طاقت کہاں

تفسیر سورہ یوسف

تھی اک شکل گویا کہ رشک قمر
فرشتہ کہون اُسکو یا تھا بشر

اُسے دیکھ جاتے رہے میرے ہوش
رہا دل مین اُسکی محبت کا جوش

کہا باپ نے گر وہ معلوم ہو
تو پھر اسطرح کیون تو مغموم ہو

ترے پاس لاؤن اُسے دیکھے مال
ولے اب تو ملنا ہی اُسکا محال

اسی سوز و غم مین وہ رہتی مدام
نہ کھاتی کسی سے نکرتی کلام

گئے اُسپہ تھوڑے سے جو دن اور بھی
بگڑنے لگے اُسکے سب طور بھی

نظر اُسکو آیا جب اک خواب اور
وہی شکل و صورت وہی اُسکا طور

وہ پہلے جو آئی تھی صورت نظر
وہی شکل آ پھر ہوئی جلوہ گر

جوان ایک مانند بدر منیر
جہان مین نہو کوئی اُسکا نظیر

کھڑا آ ہوا وہ زلیخا کے پاس
وہ خوش اور خرم ہی اور یہہ اُداس

لگی کہنے رو رو کے یہہ اپنا حال
ترے عشق مین تنگ ہی میرا حال

بحق خدائے رحیم و کریم
تو کہہ حال اپنا بلا خوف و بیم

پری ہی تو یا حور و جن و ملک
زمین ہی ترا مسکن اب یا فلک

کہا مین ہون پیدا ہوا خاک سے
نہین مجھکو نسبت کچھ افلاک سے

مین تیرا ہون اور تو ہی میرے لئے
مجھے یاد رکھیو تو جب تک جئے

سوا میرے مت جانیو اور کو
کبھو بھولیو مت مرے طور کو

کہا تب زلیخا نے ہرگز نہین
سوا تیرے جان اب نجاؤن کہین

لگی دوڑ کر اُسکو جلدی لپٹ نے
کہ دل مین تھی اُسکی محبت نپٹ

کہا اے میرے ماہ و بدر منیر
کیا اس طرح تو نے مجھکو حقیر

قسم اُسکی جسنے بنایا تجھے
عدم سے وہ دنیا مین لایا تجھے

کہ پھر تجھکو ڈھونڈھون کہان سے مکان
نہین کوئی دیتا ہے تیرا نشان

بتا دے مجھے تو ہی اپنا پتا
کہ دل کو ہو تسکین اُس سے ذرا

کہا مصر مین مجھکو کرنا طلب
بغیر اُسکے تو مجھکو پاویگی کب

سمجھ لے مجھے مصر کا تو عزیز
رکھو اس طرح اپنی عقل و تمیز

کہا اُس سے یوسف نے جسدم یہہ حال
خوشی اُسکو حاصل ہوئی پھر کمال

کہا باپ سے کھول زنجیر کو
نہین دخل اس جا پہ تدبیر کو

مرے ہوش سب ہوگئے ہین بجا
مجھے قید کرنا نہین اب روا

مکان اُسنے اپنا بتایا مجھے
اسی واسطے ہوش آیا مجھے

ہوا باپ خوش کردی زنجیر دور
لگی یہ کہنے خوش ہو سب کے حضور

ورے جبکہ صورت وہ آئی تھی یاد
جگر مین بہت عشق کرتا فساد

یہہ رو رو کے کہتی تھی وہ اُس گھڑی
ان آنکھون نے میری لگائی جھڑی

ترے غم مین مین آتی ہین صبح و شام
کیا مینے اپنا یہی ورد تمام

کہون کسطرح ماہِ انور ہے تو
کہ اُس سے بھی زیادہ اُجاگر ہے تو

یہہ آدم کی اولاد مین دوسرا
نہووے گا ایسا نکوئی ہوا

تفسیر سورۂ یوسف

نہ ہوں ہم سے آ کر کے یوں عرض کی — کہ گر شاہ دوران کی ہووے خوشی
تو آئے ہیں ہر ملک سے یاں رسول — زلیخا کا دینا جو کیجے قبول
کہ آئے ہیں یہاں بیس پیغامبر — زلیخا پہ ہر ایک کی ہی نظر
جسے چاہئے اُنہیں کیجے قبول — طرف سے ہر اک شاہ کے ہیں رسول
کہا یہہ زلیخا نے اُنہیں رسول — اگر مصر کا ہی تو کر لو قبول
کہا مصر سے کوئی آیا نہیں — پتا اُسکا کچھ ہم نے پایا نہیں
کہا باپ نے ہر طرف سے پیام — ترے واسطے آئے ای نیکنام
میں بھیجوں ہوں وان ایک پیغامبر — شہ مصر کی جا کے لاوے خبر
کہا پھر زلیخا نے ہی یہہ ضرور — کسی طرح ہو رنج میرا یہہ دور
محبت مرض ہی نہیں کچھ دوا — کہ جس سے اُسے کچھ نہو فائدا
مگر اک ملاقات محبوب کی — میسر ہو اُس اپنے مرغوب کی
سنا کعب احبار سے یہہ کلام — کہ بیٹھے تھے موسیٰ علیہ السلام
خدا نے کہا ای ہمارے کلیم — مرے دوست ہیں جو کوئی اور ندیم
بنایا ہیں اُنکے لئے ایک گھر — وہ ہی دل تجھے دون میں اُسکی خبر
مقام اُسکا اُنکے بدن میں کیا — یہہ دل گھر ہی اُنکا میں اُنکو دیا
ہی اُس گھر کی پوچھو زمین معرفت — اور ایمان سے اُسکی قائم ہی چھت
جو اُس گھر کا دیکھو تو سورج ہی شوق — قمر اُسکا الفت کہ ہی سب پہ فوق

جو جواب و زبان مین مصر کے
کسی نے پہلے دیا ہو کہ جس

یہہ کہکر کے پھر اسکو رخصت کیا
مری طرف سے اسکو کہیو سلام

چلا پھر وہ قاصد او پہنچا وہان
کہا جس طرح تھا وہی سب کیا

اور بعد اسکے کی عرض اس شاہ سے
عرب کا جو ہے شاہ طیموس نام

کہا ہے کہ ہے ایک بیٹی مری
جو ہے قبول اسکا احسان ہے

بہت تمکو مین ملک اور مال دون
لکھا اسنے اس بات کا یون جواب

کیا ہے اس بات کو اب قبول
سوا اسکے کہتے ہو جو ملک و مال

سوا اسکے ہمکو نہ کچھہ چاہ ہے
یہہ سنکر زلیخا کا کرکے سنگار

پہنچا یا اسے خوب پور تمام
انھین اس مطلب کے تخالف تو دے

جو تو چلا اب جو دیکھو سبھی
کہا مصر کے شاہ کے پاس جا

بہت ہے ادب سے تو کیجیو کلام
گیا شاہ کے پاس با نوید شادی

وہان جاکے تحفہ ہر اک کو دیا
کتان کا سوال ایک ہے ماہ سے

کیا تمکو اسنے بہت با سلام
ہوئی اسکے دل مین رغبت تری

یہان سارا موجود سامان ہے
ہمیشہ مین ممنون احسان ہون

کہ یہہ کام ہیگا نہایت صواب
ہو بیٹ ذرا اپنے دل مین ملول

سوا بات کا کچھہ کیجئے خیال
زلیخا فقط ہمکو اسدم ملے

کہ ہو حسن کی اسکے دونی بہار
کہ روشن ہو ہر جگہہ اسکا نام

ابتدا سورہ یوسف

بہت دل پہ اسکے ہوا جب قلق — لگا ڈرنے اسکا دل ہونے شق

سنی ہاتف غیب سے یہہ ندا — زلیخا تو اس غم سے گھبرا نہ جا

ذرا اتھام دل کو تو اور صبر کر — زمانہ الم کا گیا ہی گذر

ترا جلد معشوق آویگا پاس — نکر جان کو غم سے اپنے اداس

کہا اسکو ہاتف نے الفت نچھوڑ — تو اس زوج سے اپنے منہہ کو نہ موڑ

تو دیکھا ہی جس شخص کو خواب مین — ہوئی ہی تری جان تپ و تاب مین

اسی کے سبب وہ ملیگا تجھے — ہوا اب تو معلوم ایسا مجھے

یہہ سنکر زلیخا تو چپ ہو رہی — نہ پھر بات غم کی کسی سے کہی

عزیز اسپہ مفتون ہوا پھر کمال — زلیخا کا دیکھا جو حسن و جمال

ولے شب کو سوتا جو اس پاس آ — زلیخا چلی جاتی اٹھہ کر سدا

اور اک جنیہ ہو کے صاحب جمال — ملک پاس آتی تھی بے قیل و قال

زلیخا کی صورت بنا کر تمام — ملک پاس آتی رہی وہ مدام

ملک جانتا تھا زلیخا ہی یہہ — مرے پاس آتی او جاتی ہی یہہ

روایت ہی اک اور اس طور سے — کہوں مین اگر تو سنے غور سے

ملک کا دنیا مین عنین تھا — نہو نا تھا عورت پہ قادر ذرا

جب آیا وہ یوسف کے بکنے کا روز — ہوا اسکا چہرہ جو مشعل فروز

زلیخا بھی پہنچی وہاں سنکے حال — کہ یوسف سے تھا عشق اسکو کمال

تفسیر سورۂ یوسف

یہہ سنکر نہ ہرگز کیا التفات — سنی اسکی ہرگز نہ کچھ اسنے بات

ندا کی کسی نے کہ ہے یہہ غلام — کوئی ایسے اسکو جو رکھتا ہو دام

ملیح اور فصیح اور صبیح اور امین — مروت فتوت بھرا اور یقین

دیانت شجاعت مین یکتا ہی یہہ — خریدے کوئی اسکو یکتا ہی یہہ

ارادہ کیا یہہ کہ بولے نبی — خدا نے زبان اسکی بھر بندگی

نہو دے نبوت سے کوئی خبر — کسی کے نہ دلپر یہہ ہو جلوہ گر

لگا کہنے جسوقت وہ آفتاب — زلیخا کے دل مین ہو اضطراب

کسیکو کہا جا تو سوتے عزیز — نہین تجھکو ملنے کی پھر ایسی چیز

تو لینے مین یوسف کے مت چوکیو — خزانے پر اور مال پر تھوکیو

اگر ملک و ر مال ہو سب تمام — نہ ہرگز تو اب چھوڑیو یہہ غلام

ملک نے یہہ مالک سے سنکر کہا — کہ کیا مول ہی اسکا بولو ذرا

فرشتہ جو تھا شکل انسان کی — خبر اسنے مالک کو اسطرح دی

کہ مین مول اسکا بتاؤن تجھے — ابھی قدرت حق دکھاؤن تجھے

یہہ کہہ تجھکو لینا ہی یہہ مول جو — برابر مین جو مین کہون تول دو

برابر مین یوسف کے درہم تلین — اور اتنا ہی دینار کا تول دین

اسی کی برابر مین گر لعل ہے — اسی کی برابر ترازو مین دُر

اسکے تو ہم وزن دے مشک — اسی کی برابر مین عنبر ہو خشک

تفسیر سورۂ یوسف

عمل بد پہ غالب رہے کیا عجب — وہ دی بخشش بدیان سب کے سبب

خزانے کو دیکھ یہہ شاہ نے کہا — کہ مالک ثواب ہمسے راضی ہوا

کہا میں نے خوش ہو کے بیچا غلام — لیا اُسکے بدلے خزانہ تمام

روایت ہی یوسفؑ کی صورت کا حال — نہ ظاہر تھا مالک پہ سب وہ کمال

نہ آیا اُسے حسنِ یوسفؑ پسند — خدا نے نظر اُسکی کر دی تھی بند

جو دیکھا طرف مال کے اُسنے آ — کہا شاہ نے خوب کھائی دغا

لیا اسقدر مال دیکر غلام — ہوئے نہ تھے مر اُسپہ کیا صرف دام

وہ یوسفؑ کی جسوقت بیع کر چکا — تب آیا نظر اُسکو وہ مہ لقا

پڑا شکل اصلی پہ یوسفؑ نظر — لگا کہنے یہہ مالک ابن ذعر

کہ افسوس ہی میں نے کھائی دغا — ہوا مفت میں مجھسے یوسفؑ جدا

یہہ کہکر کے حسرت سے غش کر گیا — گویا عشق میں اُسکی وہ مر گیا

کہا اسکو یوسفؑ نے کیا حال ہی — خوشی میں غمین کیون ترا حال ہی

کہا میں نے دیکھا جب تجھے اسگھڑی — نظر تیری صورت تجھے اب پڑی

کہ یہہ مال اور اس سے صد چند ہو — نہ پہنچے کبھی وہ ترے مول کو

کہا پھر یہہ مالک نے سن ای عزیز — اگر حکم دے تو کرون ایک چیز

ہوا ہی یہہ یوسفؑ جو تیرا غلام — کرون اس سے میں بیٹھکر دو کلام

کہا حکم ہی تجھکو اب بات کر — گیا پاس یوسفؑ کے باچشم تر

تفسیر سورۂ یوسفؑ

وے خوف یہہ دل مین آتا رہا | کہ اب مال اب میرا جاتا رہا

نہ لشکر رہیگا نہ اب میری فوج | یہہ جاتا رہیگا مرا [illegible]

خدیدا تو یوسف کو مسند دام پر | ندامت بہت آئی اس کام پر

دیا حاکم دیکھو خزانے کو جب | کہ باقی اب کچھ نہ پایا ہو کہ تب

جو دیکھا خزانے کا کوٹھا ہی پر | بھرے ہین اسیطرح سے مال و زر

تو خوش ہوکے خازن نے جھکا کے سلام | کیا شاہ کو اور کہا یہہ غلام

گیا تھا خزانے کو کرنے نظر | اسیطرح باقی ہے سب سیم و زر

پھرے طرف خزانے کے غم | نہین ایک حبہ ہوا ہے کم

کہا اسکا بتلا تو کیا ہے سبب | خزانے کی معموری ہے یہہ عجب

کہا یہہ جو ہیگا تمہارا غلام | بڑا ہی یہہ [illegible] ہین عالی مقام

کہا تو سنے کا جی سے جانی یہہ بات | کہ ہیگا یہہ ذو القدر اور نیک ذات

کہا وقت سے کے اک جانور | نہایت ہی براق تھے اسکے پر

نظر مجھکو آیا تھا اس آن مین | وہ یوسف کے کہتا تھا یون کان مین

کرے تھا وہ انسان کے سب کلام | اگرچہ پرندہ ہوا تھا بنام

وہ کہتا تھا یوسف کا ہی نیک فال | ذرا دل مین اسبات کا کر خیال

کہ ہوا اپنا اک دن کیا تو نے آپ | جدا ہو گیا تجھسے تب تیرا باپ

اور اک چند درہم ہو تیرا مول | نہ پھر بولیو تو برائی کا بول

تفسیر سورۂ یوسف

کہا یوں اسکا کہتر درم
دیے چار سو درہم عثمانؓ نے
زرہ بھی ہٹا کر کے پھر اسکو دی
کہا یہہ زرہ اور درہم کو لے
کسیکو نہ اس حال کی ہو خبر
زرہ کو تو بیچے تھا لیکر درم
زرہ اور کیسہ یا گھر مین ڈال
نکل فاطمہؓ نے اٹھایا اُسے
جب آئے علیؓ انکو کی یہہ خبر
علیؓ نے کہی جا نبیؐ سے یہہ بات
زرہ اور درہم گئے گھر من ڈال
خبر آکے جبریلؑ نے دی تمام
نبیؐ نے کہا پھر یہہ عثمانؓ کو
کہا یا نبیؐ مینے سمجھا تھا یون
ضرورت اُسے آئی ہی کچھ کمال
زرہ وہ کہ تا کافرون سے لڑے
دیے درہم اسکو کہ تھے وہ ضرور

نہ اسمین سے ہووےگا کچھ بیش و کم
اُسیوقت ہمقبول سبحان نے
نہ قیمت نہ ہرگز زرہ اُس سے لی
علی ابن طالب کو یہہ جا کے دے
علیؓ کے تو گھر مین اسے دیجو دھر
یہ زرہ آیا بلا خوف و غشم
کسیکو نہ تھی خبر تھا جز ایزد تعال
زرہ اور کیسہ جو پایا اُسے
کہ درہم پڑے اور زرہ بیر گھر
کہ اسطرح کی ہو گئی واردات
نہیں مجھکو معلوم کیا ہی خیال
کہ عثمانؓ کا یا نبیؐ ہی یہہ کام
کہ مجھسے تم احوال اسکا کہو
زرہ اور درہم علیؓ کو مین دون
زرہ وہ جو بیچے ہی فرخندہ حال
قدم اسکا پیچھے نہ ہرگز پڑے
جو حاجت ہوا انکے سبب ہو وہ دور

تفسیر سورہ یوسف

وقال الذی اشتراہ من مصر لامرأتہ اکرمی مثواہ

حکایت

زلیخا کو یون شہ کا پیغام تھا | عزیز اسکا یون جانے نام تھا

کہ اکرام سے رکھیو اسکو اب | وہی دیکھیو جو کرے یہ جناب

عسیٰ ان ینفعنا او نتخذہ ولدا

شاید کہ ہمارے کام آوے یا ہم کرلین اسکو بیٹا

کہ شاید ہمین دے یہہ کچھ فائدا | برآوے مرے دل کا کچھ مدعا

دیا اسکو ہم اپنا بیٹا کرین | خلافت کا تاج اسکے سر پر دھرین

سبب یہہ کہ نامرد تھا یہہ عزیز | نہ اولاد اسکے تھی کوئی چیز

ہوئی تین شخصونکو یوسف کی چاہ | ہوا کام تینون کا سب ...

اک انمین سے تھا مالک ابن ذعر | گئی مال دنیا پہ اسکی نظر

ملا مال اسکو بہت بیقیاس | ولد کی عزیز اسسے رکھتا تھا آس

وہ اسکا بھی مطلب برآیا تمام | کیا پیچھے یوسف نے بیٹونکا کام

زلیخا کو عقبی وصل کی آرزو | وہی اسکو حاصل ہوئی جان تو

اسیطرح طالب کا ہی ماجرا | جو مانگے وہی اسکو دیوے خدا

جو دنیا کو چاہے تو دنیا ملے | خدا اسکو عقبی کی کچھ شئے دے

جو عقبی کا طالب ہوا اللہ سے | خدا اسکو دے اپنی درگاہ سے

جو کوئی کہ مولیٰ طالب ہوا | وہ دین اور دنیا پہ غالب ہوا

تفسیر سورہ یوسف

تفسیر سورۂ یوسف

کوئی دیوے جنت کو زینت تمام — کہ اسمین رہیگا وہ عالی مقام

کہا ابن عباس نے ای عزیز — سبب کیا کہ کہتا تھا ہر دم عزیز

زلیخا کو یہہ بات اکرام کر — تو یوسف پہ ہر وقت رکھیو نظر

سبب اسکا یہہ تھا کہ شب کو عزیز — جو سویا نظر آئی اک طرفہ چیز

کہ اک شخص کہتا ہی یون خواب مین — کہ ہم تجھسے اک بات اچھی کہین

زلیخا سے یوسف کو ہرگز جدا — نہ سمجھو کہ ہیگا یہہ حکم خدا

کہ دونو رہینگے یہہ آپس مین مل — یہہ دونون ہین اک جان اور ایک دل

کہا بعض نے ہی سبب سکا یون — کہا تھا زلیخا نے تنہا مین ہون

کہا شاہ نے یہہ غلام ہی ترا — اسے رکھیو اکرام سے تو بھلا

یہہ ہی تیسرا قول ای نیکذات — کہ یوسف کے سب نیک پائے صفات

کہا یہہ زلیخا کو تیرے سوا — نہین کوئی خدمت کرے دوسرا

بہت اسکو رکھیو تو اکرام سے — رہے پاس تیرے وہ آرام سے

کئی قول ہین اسمین لیکن صحیح — کہون تجھسے جو ہی سن اسکو صریح

کہا اسنے یوسف کو ہی یہہ کریم — خدا کا رکھے دل مین ہی خوف و بیم

منتظر ہی یہہ عبد اللہ کا — یہہ خاص آپ ہی خاص درگاہ کا

کرم اسپہ رکھیو کہ لطف عمیم — کرے ہم پہ ہر دم خدای کریم

نبی نے کہا اسکو رکھیو نگاہ — کہ دل ہی بدن کا ترے بادشاہ

قصہ سورۂ یوسف

زلیخا نے دیکھا یہہ جب انکا حال
تعجب ہوا انکو اسکا کمال

لگی کہنے یوسف کو یہہ کیا ہوا
مرا بت زمین پر گرا اور ٹوٹا

کہا تو نے سجدہ کیا تھا اسے
زمین پر مرے رب نے پٹکا لت

کہا کون ہے رب ترا تو بتا
ذرا اسکی تعریف مجھکو سنا

کہا وہ ہے جسنے بنایا فلک
کہ اسنے پیدا یہہ زمین و ملک

براہیم و اسحاق یعقوب کو
مجھے اور تجھے سب بد و نیک کو

اسی سے لئے گئے ہین یہہ پیدا تمام
اسی نے کیا انکا سب اہتمام

کہا جاتا ہے ترا کیونکہ رب
کہ سجدہ سمجھ کو مین کرتی ہون اب

وہ غائب ہے دیکھے ہے کسطور سے
مرے بت کو دیکھے ہے اور وہ مجھے

کہا اسسے غائب نہین کوئی شی
ہے اسکی حضوری مین جو کچھ کہ ہے

کہا ہے بہت خوب وہ تیرا رب
کہ پیدا کیا تجھکو ایسا عجب

نہوتا مرا گر کوئی اب الٰہ
ترے رب کو مین پوجتی خوامخواہ

عبادت نہین دو بتون کی روا
ہے دو بادشاہون کی الفت خطا

قسم کیا سکے یوسف نے تب
ارادہ کیا دل مین اٹھ جا کہ اب

زلیخا لگی دوڑ کر پھر لپٹ
گرا اسکا سے یوسف پر تو نہ ہٹ

جو پوچھیگا اس بت کا احوال شاہ
نہ آویگا تجھکو جواب اسکا آہ

مرے بت کو کہدے کہ تیرا خدا
کرے اسکو جسطرح کا وہ تھا

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ

اور اللہ جیت رہتا ہی اپنا کام

اور انھیں ہی دستار زرتار کی
مُفرّق سنہری زری تار کی

بدلتی تھی ہر روز پوشاک کو
کہ اک دوسری کے مشابہ نہو

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ

اور اسی طرح جاگہ دی ہمنے یوسفؑ کو اُس ملک مین

اسیطرح یوسفؑ کے تئین جا قرار
زمین پر کیا ہمنے ذی اختیار

یہہ آیت کا مطلب ہی کہنے تو غور
پھر آگے کہون آگی تفصیل اور

لیا بھائیون سے اُسے جو بچا
اسیطرح مالک زمین کا کیا

وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيلِ الْاَحَادِيثِ

اور اسواسطے کہ اُسکو سکھاوین کچھ کل ٹھانی باتون کی

بتاوینگے البتہ اب اُسکو ہم
حدیثون کی تاویل سب بیش و کم

ہی معنون مین تاویل کے اختلاف
مین کہتا ہون اسکو تو سن صاف صاف

لکھی ہی سعید اب یہہ ابن جبیر
مراد اس سے علم کتب ہی نہ غیر

کہی واسطے علم تعبیر خواب
مراد اس سے ہی مین کیا انتخاب

زبان خلق کی بعض نے لی مراد
کہ توریت لغت مین تو رکھہ اسکو یاد

وہ جانے تھا یوسفؑ ہر اک کی زبان
کلام اُسمین کرتا تھا وہ بیگمان

تفسیر سورۂ یوسف

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا

دیا ہمنے اسکو حکم اور علم

یہہ فرعون کا تھا ارادہ تمام
اسیطرح رکھتا رہا دانیال
اسی ڈھب سے نمرود نے اگ لا
ارادہ تھا داؤد کا ملک سب
ابوجہل ابن مغیرہ کو چ ان
یہہ کہتے تھے یوسف کے بھائی تمام
کسیکا ارادہ نہ پورا ہوا

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے ف ۱

بہت لوگ لیکن نہین جانتے
مراد اس سے ہین اہل مکہ تمام
کہا بعض نے تھی یہہ قوم یہود
کیا تھا نبیؐ سے یہہ آکر سوال

اور حکم خدا کو نہین مانتے
کہ اسلام سے جو تھے کہتے کلام
کہ دنیا مین وہ چاہتے تھے نمود
کہ یوسف کا کس طرح گذرا ہی حال

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ

اور جب پہنچا قوت کو

وہ جسوقت پہنچا جوانی کو خوب
ہوا منقطع طفلی کا اسکے عیوب

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

اور ایسے ہی بدلا دیتے ہین ہم

الْمُحْسِنِيْنَ

نیکی والون کو

رہے تھا جو یوسفؑ زلیخا کے گھر ۔ وہی ہی مراد اس جگہ کے اوپر

طلب اپنی خواہش کی یوسفؑ سے کی ۔ ملاقات چاہی کہ ہووے ابھی

کہا ابن عباس یوسفؑ کا حال ۔ زلیخا کو تھی اس سے الفت کمال

گئی تھی سوا اسکے سب شے کو بھول ۔ نہ ہوتا تو اس دم وہ رہتی ملول

جو بولی تو بولی اسی کی وہ بات ۔ نہ بیٹھے تھی دن میں نہ سوتی تھی رات

نہ کھاتی نہ پیتی نہ کرتی کلام ۔ اسی کے تعشق میں تھی صبح و شام

ہوا نور یوسفؑ کا یوں جلوہ گر ۔ ہر اک شے میں آتا تھا یوسفؑ نظر

اگر فصد میں خون گرتا تمام ۔ زمین پر لکھا جاتا یوسفؑ کا نام

زمین آسمان اور دیوار و در ۔ ہر اک جا پہ یوسفؑ پرے تھا نظر

ستارون پہ کرتی نظر وقت شام ۔ لکھا دیکھتی اسنے یوسفؑ کا نام

سحر کو جو اٹھتی تو کرتی تھی آہ ۔ غرض لیگئی اسکو یوسفؑ کی چاہ

نہ چہرے پہ سرخی نہ آنکھوں میں نور ۔ سبھی اس کے اعضا میں آیا فتور

کہا جا یگا غم سے جب جی نکل ۔ مجھے اسگھڑی شاید آویگی کل

بہت درد میں جب ہوئی مبتلا ۔ کہا ایکدن شاہ سے اسنے جا

کہ جی میں ہی میرے بناؤں میں گھر ۔ رہے اسمیں یوسفؑ کا ہر دم گذر

رکھوں اسکا بیت الکرامات میں نام ۔ کہا تجھکو ہی اختیار اب تمام

زمانے کے دانا اور سارے حکیم ۔ جو سرکار میں شاہ کے تھے ندیم

تفسیر سورۂ یوسفؑ

کہا پھر زلیخا نے میری مراد ۔ یہی ہی کہ رکھو تم اسے خوب یاد

دیا اسکو انعام و ہدیہ کمال ۔ ہر اک کو دیا خوب مال و منال

تفسیر سورہ یوسف

اور اک شکل گھوڑا بھی زر سے بنا
مرصع جواہر سے اسکو کیا

اور یاقوت کی آنکھیں اُسکی لگا
دیا تھا نہایت ہی اسکو جلا

زری نقرئی سب بنا ہو زمین
لگائی تھیں سچ مچ گویا ہو زین

تھیں ایسے جان زندہ کو کرتی تھیں بات
ابھی اُڑ چلیں گر کھڑک کر دیا ہات

صحن دین وہ گھر کے لگائے درخت
سب اُنکا تھا چاندی سونے کا دخت

چھت اسکی بنائی تھی سب سے تمام
اور اسپر کیا صاف مینے کا کام

بچھائے تھے چاندی کے ہر جا پہ تخت
مرصع کئے سب جواہر سے تخت

ہر اک تخت پر صورتیں مہ جبین
تھیں سونے کی اس ہر ایک پر

پیالے وہ ہاتھوں مین زرین لئے
کھڑی تھیں وہ پانی سے سب بھرے

لئے ہاتھ مین مجمر اک زرنگار
جو دیکھے رہے اسکا دل بیقرار

بنائے تھے اس گھر کے سب بات در
وہ تھے صندل و عاج سے سر بسر

ہر اک در پہ رقاصان تھا سونے کا مور
جو دیکھو تو اُسکا تماشا تھا اور

زبرجد کا سر جل کے اُسکے پا
عقیق اسکی منقار مین سب لگا

وہ فیروزہ خالص سے کر اسکی دم
جو دیکھے تو ہوں عقل کے ہوش گم

شکم مین تھا کافور عنبر بھرا
عجب طرح کا تھا تماشا بنا

اور اُس گھر کے اندر بنا اور گھر
وہ تھا چشمہ سا اُسکا نور نظر

بنا تھا وہ یوں شیشہ صاف سے
نہ بلور دم مار وہاں لاف سے

انہ لا یفلح الظالمون

کہا یہ جناب اب ہمکو معلوم ہے
کہا یا الٰہی مجھے رکھ نگاہ
تو کر رحم یا ارحم الراحمین

بچے وہ کوئی جو کہ معصوم ہے
نہو مجھسے ہرگز ترا کچھ گناہ
لگا پاس شیطان مجھپر کمین

وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ

اور بند کئے دروازے اور بولی شتابی کر

کے گھر کے در بند سارے تمام
کہا مین ہون یوسف تمھارے لئے

کہ تا ہووے یوسف زلیخا سے کام
مرے جان و دل تم پہ قربان کئے

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ

کہا خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا

کہا چاہتا ہون مین حق کی پناہ
وہ سید ہے میرا مین اسکا غلام

کرون تجھسے مین اسطرح کا گناہ
خریدا ہے جسنے مجھے دیکے دام

اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ

اچھی طرح رکھا ہے مجھکو

جگہ نیک رہنے کو اب اسنے دی
مین ظالم ہون گر کام ایسا کرون

بہت میری تعظیم و تکریم کی
گناہ اپنے سر پر یہ کیونکر مین لون

تفسیر سورۂ یوسف

کہا واہ تیرا ہی کیا خوب قد
کہاں جھکتے پیدا کیا نیک ...

کہا دیکھ لے مجھکو ٹک اک نظر
کہا مجھکو اس بات کا ابہی ڈر

قیامت کو اندھا اٹھوں قبر سے
اگر آج بیٹھوں نہ میں صبر سے

کہا پردے دیتی ہوں سارے میں چھوڑ
ذرا منہہ کو اپنے مری طرف موڑ

کہا رب سے پردہ نہیں کچھ ضرور
کہ دیکھے ہی سب جا وہ نزدیک و دور

کہا میرے سینے پہ رکھ اپنا ہاتھ
کہا میں فرشتے نگہبان ساتھ

کہا میں ہوں نزدیک تو ہی دور
کہا مجھکو جانا ہی رب کے حضور

کہا ہاتھ تو میری گردن میں ڈال
کہا ہی بہت اس گنہ کا وبال

قیامت کو دوزخ میں دیویگا ڈال
نکر مجھسے اس بات کا تو خیال

کہا تو نہیں کیا ہمارا غلام
خریدا نہیں میں نے دیکر کے دام

کہا بھائیوں نے دیا مجھکو بیچ
قضا تجھہ تلک مجھکو لائی ہی کھینچ

نہیں میں تو تجھہ تک نہ آتا کبھی
مرا بول تجھسے نہ ہوتا کبھی

کہا میں بچھایا ہی ریشم تمام
حریر اور دیبا کا ہی فرش عام

سوا بات تھہ میرے لیٹ اس اوپر
کہا ای زلیخا خدا سے تو ڈر

ڈرون ہوں کہ ہو قبر میں جا بجا
تلے میرے اک لخت فرش آگ کا

کہا باغ ہی خشک دے اسکو آب
کہا صاحب باغ دیگا شتاب

کہا تو نے مجھکو دیا خوب درد
کہ اسکے ہوا سب مرا رنگ زرد

نقش تصویر یوسف

زلیخا خدا کی اطاعت سے دور | ہوئی تھی کیا نا اسپر دہ ضرور

**وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا ج**

اور البتہ عورت نے فکر کیا اسکا اور اسنے فکر کیا عورت کا

زلیخا نے یوسف پہ قصد آ کیا
ارادے کا یوسف کے تھا یہہ سبب
کہ تا یاد کر اسکی طاعت کرے
یہہ یوسف پہ گذری تھی جو واردات
کہا اپنے دل میں تھا یوسف نے یون
کہ وہ ہین گنہ گار اللہ کے
گناہون سے مین ہون بہت پاک صاف
خدا نے بلا مین کیا مبتلا
جہل مرد کی اسمین شہوت ہوئی
پچاس عورتونکی زلیخا مین تھی
ہوئے جبکہ گھر مین وہ دونون بہم
بدن کو لگا ہاتھ سے روکنے
رکھا دوسرا دہ زلیخا پہ ہاتھ
کیا جمع دونونکو اک کام پر

اور اسنے بھی اسپر ارادہ کیا
بلا انبیا پر آتا ہے ہی رب
عبادت مین اللہ کی وہ رہے
تجھے اسکی بتلاؤن مین ساری بات
بھلا بھائیون سے مین سب سے ہون
مرے قتل پر ساز تیار تھے
نہ مجھسے ہوا کچھہ خدا کا خلاف
زلیخا نے جو بد ارادہ کیا
اسے اس گھڑی سخت غفلت ہوئی
سو شہوت بہت اسپہ غالب ہوئی
رکھا آکے ابلیس نے وان قدم
وہ یوسف کی گرہین لگا کھولنے
ہوا جمع آکر وہ دونون کے ساتھ
کیا قصد دونون نے یکبارگی

تفسیر سورۂ یوسف

ترا نام چھپ بن سے کٹ جائیگا
پھر اسپر بھی اسنے نکی کچھ زنا
وہی کف ہوا پیدا طلب ہے تمام
یہہ ہے فاش اور یہہ پیدا ہے
کیا کچھ نہ یوسف نے اسپر بیال
لکھا دیکھا جو کچھ کہ کرتے ہو واہ
نہ اسنے دیا اسنے یا کچھ جواب
اسی کف پہ دیکھی لکھا پڑھ تمام
تو اولاد ہے انبیا کی بچہ
اسے بھی وہ سمجھا کاتب تم لیکن
ندا اسکو دی ہاتف غیب نے
کہ ای میر تصدیق کر لے نظر
پیروں کو تو قائم کر اپنے ضرور
تو از شسے الت رہ جائیگا
سر نہ سے کبھی تک کہ قائم ہی پہ
گرے پہ تو گر ہووہ مثل سہیل
زنا گر کیا تو نے میر سے حبیب

نبوت کا فرمان پھٹ جائیگا
وہ دیکھا جو نقش آیہ نظر
لکھا تھا کہ جز نا کا نہ کام
است دیکھتا تیرا اللہ ہے
اگر وہ پانچوں کھول دی حلال
بائیں کر وہ اسکے ہیں ہم گواہ
چھپی دیں کر دکھول کی پھر کتاب
کر بیرے نف کبھی نہ کا کام
نصیحت ہے تجھکو خدا کی یہ چھپ
کر دیا ساتھ ہیں کھول دی اسکو شن
کہ تجھکو کہا عالم الغیب نے
پرند سے کی تو ہے تہ پابال پر
اگر ان میں آیا ذرا بھی قصور
نبوت اسکی ایذا بھلا پائیگا
ہوا پر اسی سے ہے یہہ یاد دلکر
وسے ہو آخر وہ لڑکو نکال دل
نبوت سے جاویگا تیرا نصیب

نظر سے گرا
گویا دانت میں اپنی انگلی دبا
بہت کھاتے ہیں یوسف میں کہے
برے کی دو ... قصد کیا
کہ اس کام سے ہیں بچائے
نہ قاصد ہوں جس کام کے ولی
یہہ لائق نہیں ہو کہ میں انبیا
اسے دیکھ کر اسکو آئی حیا
کہا دل میں ظالم نہ کر نا کبھی

تفسیر یوسف

ہمارا تو مرشد ہی اور سبکا پیر ہمارا ہی سب بات مین دستگیر
بھلا مجھکو آفت بتا کیا پڑی تو کرتا ہی آسان مشکل اڑی
کہا اسنے تھا اک خدا کا حبیب نہایت ہی پاک اور نہایت عجیب
بڑی محنتون سے کیا اسکو رام کہ کرواؤن تا اس سے کارِ حرام
خدا نے دیا بھیج جبرئیل کو لیا روک اس بندۂ ایل کو
دیا پیٹھ پر ہاتھ کو اسنے مل پڑا ہاتھ مین اسکے نطفہ نکل
گیا بھاگ اٹھکر وہان سے شتاب مرا ہوگیا جل کے سینہ کباب
کہا بعض نے ایک دیکھی تھی حور ہوا حور پر قلب یوسفؑ کا چور
کہا واسطے کس کے ہی تو بتا کہا اسنے جو چھوڑ دیوے زنا
کہا بعض نے اک پرندے نے آ کہا کان یوسفؑ مین کای سہ لقا
زلیخا ہی تیری مری سن لے بات ولیکن ٹہر جائی دن اور رات
روایت ہی آیا نظر وہ کنوآ کہ یوسفؑ پہ جس سے بڑا غم ہوا
کہا اک فرشتے نے ہو کر ملول کہ یوسفؑ کو سے کو گیا کیون تو بھول
نبی نے کہا ہی کئی نیک بخت قیامت کو ہووینگے وہ زیر تخت
رہینگے قیامت کو سایہ تلے تلے عرش کے انکو سایہ ملے
ہی اول وہ سلطان صاحب مراد جو انصاف سے سب کی دیتا ہو داد
دوم صاحبِ بخت ہی وہ جوان کہ حق کی عبادت مین ہو ہر زمان

تفسیر سورۂ یوسف

قیامت مین تابوت مین آگ کے

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ

یون ہی ہوا اس واسطے کہ ہٹا دین اس سے برائی اور بے حیائی

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ

البتہ وہ ہی ہمارے چنے بندون مین تھا

ہمارے دو بندون سے تحقیق تھا

جنھین ہمنے اخلاص دل مین دیا

قالت ما جزاء من اراد باهلك سوءا الا ان یسجن او عذاب الیم

بولی اور کچھ سزا نہیں ایسے شخص کی جو چاہے تیرے گھر میں برائی مگر یہی کہ قید پڑے یا دکھ کی مار

لیا لیکھ جزا ایسی اس شخص کی کرے اہل کے ساتھ جو بدی

دہ بندہ تھا خالص خدا کا ضرور
ولیکن جو بھاگا زلیخا کو چھوڑ
سو اسواسطے حق نے مخلص کہا
تو مخلص کا رتبہ تجھے بھی ملے

اگرچہ ہوا اسسے اتنا قصور
چلا اس طرف سے وہ منہہ اپنا موڑ
اگر تو بھی چھوڑے یہہ حرص ہوا
ترا کام دارین کا سب بنے

## واستبقا الباب

اور دونون دوڑے دروازے کو

گئے دونون دروازے پر دوڑکر
سبب یہہ کہ یوسف جو پہنچے شتاب
زلیخا وہ دوڑی تھی اسواسطے
جو آگے تھا یوسف زلیخا تھی پس

کہ جلدی تھے پہنچے ہر ایک تا بدر
نکل جا گھر سے بصد اضطراب
کہ دروازے کو بند جا کر کرے
چلا اسکا یوسف پہ کچھ بھی نہ بس

## وقدت قمیصہ من دبر

اور عورت نے چیر ڈالا اسکا کرتا پیچھے سے

قمیص اسکا پیچھے سے ہاتھ آگیا
جو کھینچا زلیخا نے پیچھے سے آ
گیا زور کر وان سے یوسف نکل

زلیخا نے کھینچا اسے وہ پھٹا
تو پیچھے سے یوسف کا کرتا پھٹا
حویلی سے باہر ہوا بے خلل

## والفیا سیدها لدا الباب

اور دونون مل گئے عورت کے خاوند سے دروازے پاس

قال هی راودتنی عن نفسی

یوسف بولا اسی نے خواہش کی مجھ سے میرے جی کی

تفسیر سورۂ یوسف

ہوئے معنی آیت کے سارے تمام ‌ ‌ اب آگے میں کرتا ہوں اسمیں کلام

لگا پوچھنے پھر زلیخا سے شاہ ‌ ‌ ہی اس بات کا کوئی تیری گواہ

نہیں حکم کرتا ہی قاضی کبھی ‌ ‌ جو دعوی کرے بس فقط مدعی

نہو کچھ بھی ثابت بغیر از گواہ ‌ ‌ چلا شاہ بھی اس میں قاضی کی راہ

کہا تب زلیخا نے شاہد کہاں ‌ ‌ میں تنہا تھی اکجا یہ اور یہہ جوان

کیا تب شہ نے یوسف سے پھر التفات ‌ ‌ ولیکن کہی اُس نے غصے سے بات

ترے ساتھ میں نے بھلا جو کیا ‌ ‌ بھلائی کا بدلا یہہ تو نے دیا

بہت تجھکو رکھتا تھا اکرام سے ‌ ‌ نہایت تو رہتا تھا آرام سے

میں آنکھوں میں رکھتا تھا تجھکو عزیز ‌ ‌ چھپائی نہ تجھسے کبھی کوئی چیز

تجھے ملک و لشکر کا مالک کیا ‌ ‌ خزانہ تجھے اپنا سارا دیا

امانت میں تو نے خیانت یہہ کی ‌ ‌ بڑا عیب ہی تو دیانت نہ کی

اسیطرح محشر میں ہو ماجرا ‌ ‌ بلا کر کے بندوں کو پوچھے خدا

عدم سے دیا میں نے تمکو وجود ‌ ‌ کہ مجھکو کرو تم رکوع و سجود

کیا تم پہ اکرام ہر طرح کا ‌ ‌ مرا حکم تم کیوں نہ لائے بجا

مرے امر کا کیوں کیا سب خلاف ‌ ‌ تمھاری یہہ تقصیر ہو کب معاف

کیا فحش دنیا میں جا اور زنا ‌ ‌ نہایت ہی میرا تو بندہ بُرا

کہو جبکہ پوچھے گا مولی حساب ‌ ‌ بھلا دوگے اسبات کا کیا جواب

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ

اگر ہی اسکا کرتا پھٹا پیچھے سے تو یہہ جھوٹی اور وہ ہی سچا

پھٹا ہی قمیص اسکا آگے سے اگر
زلیخا ہی سچی یہہ باور تو کر
اور جھوٹا ہی یوسف لے یہہ جان
نہین اسمین کچھ شک لے مان لے
وگر ہووے پیچھے سے کرتا پھٹا
تو جھوٹی زلیخا ہوی باخطا
اور یوسف کہے تم سچون کے جان
یہہ مضمون آیت ہی تو اسکو مان

## تفسیر سورہ یوسف

قمیص اسکا آگے سے گر ہی پھٹا
اگر شق ہی پیچھے سے وہ پاک ہی
روایت یہہ ہی دوسری سن اسے
کہ لڑکا تھا چالیس دن کا تمام
ملک نے کہا اب یہہ ہی شیرخوار
کہا پوچھے اسسے بولیگا یہہ
کہا بول لڑکے ذرا منہہ کو کھول
خدا کے لگا حکم سے بولنے
کہا ای ملک سن تو مین ہون گواہ
کہ غمّاز دشمن ہی الله کا
خدا سب گناہون کو بخشے مگر
ولیکن بتاتا ہون مین ایک بات
اگر آگے سے ہیگا کرتا پھٹا
اگر شق ہی کرتے کا اسکے خلاف

ہی یوسف کی اسمین سراسر خطا
خطا مین زلیخا ہی چالاک ہی
گناہو نہین ہوی اسے یون لکھے
شہادت کا اسنے لیا سر پہ کام
یہہ بولیگا کسطرح ای ہوشیار
گرہ کام سے میرے کھولیگا یہہ
گواہی تو دیتا ہی کسطرح بول
گواہی کا عقدہ لگا کھولنے
نہ کھاؤنگا غلطی بلا اشتباہ
گناہ اسکا ہرگز نہ بخشے خدا
نہ بخشیگا غمّاز مشرک کو یہہ
ذرا اسکو سن غور سے نیک ذات
تو یوسف پہ ثابت گنہ سب ہوا
خطا وار اسمین زلیخا ہی صاف

ای عورتون کا [illegible]

إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ

اگر ہی اسکا کرتا پھٹا آگے سے تو عورت سچی ہی اور وہ ہی جھوٹھا

فَلَمَّا رَأَى قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

پھر جب دیکھا عزیز نے کرتا اسکا پھٹا پیچھے سے

قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ

کہا بیشک یہہ ہی فریب سے تمہارے

إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ

بیشک فریب تمہارا بڑا ہی

| | |
|---|---|
| یہہ کھا فقرا تمھارا سر فریب | نہین تجھکو کھنا یہہ ستا تھا زیب |

**إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ**

البتہ تمھارا فریب بڑا ہی

| | |
|---|---|
| ہی سا تمھارا بڑا مکر و کید | کہ دانا بڑا اسمین ہو جائے صید |
| یہہ کہکر کے یوسفؑ سے پھر یون کہا | کہ یوسفؑ تجھے مرحبا مرحبا |

**يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا**

یوسفؑ جانے دے یہہ مذکور

| | |
|---|---|
| سن اے یوسفؑ اس بات کو چھوڑ دے | نہہ اپنا تو اس طرف سے موڑ دے |
| تو پرہیز کر اس سے اور کچھہ نہ بول | زلیخا کا پردہ کسی سے نہ کھول |
| تو جانے ہی کافر تھا بالکل عزیز | نہ اسلام کی اسمین کچھہ تھی تمیز |
| نہ چاہا زلیخا کا پردہ ہو فاش | کرے تھا اسی بات کی وہ تلاش |
| خدا ہی ہمارا رحیم و کریم | ہمیشہ ہی بندون پہ لطف عمیم |
| ہمارے گناہون کو لیگا چھپا | نہ پردہ کرے فاش اپنا خدا |
| کہا پھر جو یوسفؑ کو پرہیز کر | کرے دوست سے دوست ہی درگذر |
| اسیطرح ہینگے جو حقکے حبیب | جو فاش انکا پردہ ہو تو ہی عیب |

**وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ**

اور عورت تو بخشوا اپنا گناہ یقین ہی کہ تو ہی گنہگار تھی

تفسیر سورۂ یوسفؑ

**وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ**

اور کہنے لگین کی عورتین اس شہر مین

**امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ**

عزیز کی عورت خواہش کرتی ہی

**فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ**

اپنے غلام سے اسکا جی

بلاتی ہی یوسف کو وہ اپنے پاس ۔ ملاقات کی اُسسے رکھتی ہی آس

**قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا**

فریفتہ ہو گئی اُسکی محبت مین

ہوا ہی محبت میں ال اُسکا چور ۔ ہوا سو نہین اُسکے پڑا ہی فتور

ہوا پر محبت سے دل کا لہو ۔ یہہ ہی ابن عباس کی گفتگو

کہون تجھسے کسکو کہے ہین شغاف ۔ بہت اُسکے معنون مین ہی اختلاف

دماغ اُسکے معنی کہے بعضنے ۔ کتابون مین یہہ ہین دیکھے لکھے

کہا بعضنے قلب کا درمیان ۔ جو شبہہ ہی روح کا وہ مکان

کسی نے مراد اس سے سارا بدن ۔ ہوا الحمد یا تجھکو ای جان سن

کہ تخم اور عروق اور سب استخوان ۔ ہوے عشق مین خشک سب بیگمان

**اِنَّا لَنَرٰهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝**

ہم تو دیکھتے ہین وہ بھٹکی صریح ف

ہم البتہ ہین دیکھتے اُسکو سب ۔ زلیخا ہی ظاہر ضلالت مین اب

ہین گہتے نشان محبت ہین چار ۔ ہی اخلاص و وسواس انفاس پیار

بیان اب مین کرتا ہون تفصیل دار ۔ سن اُسکو اگر کچھ تو ہی ہوشیار

کہ اخلاص جو تھا براہیم کو ۔ کہون اُنکا قصہ ذرا تم سنو

پھر اُسنے زیادہ خوش آواز ہو
وہ سن عقل سب اُنکی جاتی رہی
کہ اک بار پھر تم وہی نام لو
کہا ہمکو کچھ دو تو لین نام پھیر
کہا جو کہ گھر مین مرے چیز ہی
پھر اُس سے بھی زیادہ اک آواز کی
کہا پھر بھی اللہ اک بار اور
کہا سب دئے ہم کہین گے نہین
کہا مجھکو کر لو تم اپنا غلام
کہا پھر یہہ روح الامین نے کلام
سوا اسکے کوئی نہو وے خلیل
دیا نام دونون نے اپنا بتا
اب آگے سنو اُنکا تم بیان
کہ موسیٰ ابن عمران سوے کوہ طور
جو دیکھین تو اک شخص بیٹھا ہی وان
کہا اُسنے موسیٰ کدہر کو چلے
کہا مین چلا ہون مناجات کو

اُنھون نے لیا نام اللہ کو
جو ہوش آئے یہہ بات اُسنے کہی
خدا کے لئے مجھکو ٹک تھام لو
کہ اسمین بہت ہمکو ہوتی ہی دیر
دیا تمکو ہمنے وہ ہی جتنی شی
کہ دل آب ہو بہ گیا سنتے ہی
کہو نام اُسکا کرو کچھ بھی غور
چلے جائینگے ہم ابھی پھر کہین
چراؤن گا مین بکریان لا کلام
فرشتے سے میکائیل تھا جسکا نام
کہ ہی نیک یہہ عبد رب الجلیل
وہ مال اُنکا اُنکو دیا سب پھرا
مین کرتا ہون حال اُنکا تمپر عیان
چلے تا مشرف ہون حق کے حضور
تلے کوہ کے اک بنائے مکان
ہماری بھی اک عرض سن لیجئے
خدا سے مین کرنے چلا بات کو

تفسیر سورۂ یوسف ع

[illegible]

جو دیکھا تو ہے اک مکان نور کا
فراخی مین دنیا سے تھا وہ سوا
کہا جسکو پھاڑا ہے یاران شیر نے
مین ہو اب کا حال تجھسے کہون
کسی نے یہہ محبوب سے پوچھا بھلا
کہا جس سے الفت ہوئی جب سے ہی
اب اتفاقاً بھی تجھکو بتلاؤ نہین
عطا عسکری سے روایت ہے یہہ
عمر ابن خطاب نے ایک سال
ہمارے تھے لشکر مین اربع ہزار
تھے لشکر کے سردار ابن عمر
لیا ایک قلعے کو جا کر کے گھیر
رئیس اسمین عورت مجوسیہ تھی
چڑھی وہ بلندی پہ اور کی نظر
جوان ایک اسمین بیحد شباب
اٹھا ہاتھہ مین اسنے شمشیر تیز
کہین جا کے گرتا وہ نیزہ نکا وار

کہ یا قوت احمر سے ہے سب بنا
بہت دل مین ہونی کے آیا پسند
پہر اسکا مکان ہے ذرا دیکھلے
سُن اسکی خبر صاف مین تجھکو دون
تجھے ایسا وسواس اب کیون ہوا
سوا اسکے بھائی نہین کوئی شئی
مین اسکو ذرا جو کہ کھتا ہون نہین
مین کھتا ہون تجھسے حکایت ہے یہ
دیا فتح فارس کو لشکر کمال
سوارون کو اپنے کیا جو شمار
وے سب اسکے تابع تھے باور تو کر
ہوئی فتح ہوئے مین کچھ اسکے دیر
نہایت حسین اور قابل بڑی
کہ تا لشکر اسلام دیکھے مگر
شجاعون دلیر و نہین تھا انتخاب
لگا مارنے کرکے گھوڑے کو خیز
ادہر سے جو مارا ادھر ہوئے پار

تفسیر سورہ یوسف

کہا اسکو ان پاس لیکر شتاب ۔ دیا اسکو ابن عمر نے جواب
کہ کلمہ محمد کا تو منہہ سے بول ۔ شہادت مین اپنی زبانکو تو کھول
کہا اسنے تجھسے بھی کوئی بڑا ۔ اگر ہو تو اسکا بتادے پتا
کہا وہ عمر سب کا ہی بادشاہ ۔ کہا مجھکو لے چل وہان خواہ مخواہ
چلے لیکے اموال و لشکر تمام ۔ ہوئے ساتھ لوگ اسکے سب خاص و عام
عمر نے کہا پڑہ تو کلمے کو اب ۔ اگر دین احمد ہی تجھکو طلب
کہا اسنے ہی کوئی تجھسے بڑا ۔ کہا ہان وہ ہی سرور انبیا
ولیکن ہوا انکا جنت مقام ۔ علیہ الصلوۃ علیہ السلام
ہین مقبور اس شہر اطہر مین وے ۔ یہہ ہی باعث امن ہر ایک شی
اگر قبر انکی نہوتی یہان ۔ تو قہر خدا سے نہ ملتی امان
نبی کے وہ حجرہ مین آئی شتاب ۔ پڑہا اسنے کلمہ بصد آب و تاب
کہا پھر یہہ اسنے کہ ای میرے رب ۔ ہوئی مین مسلمان بے شبہہ اب
ہوئی کفر سے پاک لیکن ہی ڈر ۔ کہین مبتلا پھر نہون مین بشر
مری جان کو قبض کر یا اله ۔ خوشی آئی ہی مجھکو تری بارگاہ
سر اپنا نبی کی دہر اقبر پر ۔ دم سرد کھینچا بسوز جگر
وہین جان بحق اسنے تسلیم کی ۔ جو شرط وفا تھی سو تسلیم کی
یہہ دیکھ اسکو ایسا عمر نے کہا ۔ عجم مین نہین عاقل اسکے سوا

تفسیر سورۂ یوسف

تجھے عورتیں طعن کرتی ہیں سب — جدا سب کے دل میں ہی قہر و غضب

بدی تجھے ساری کرتی ہیں یاد — دلوں میں ہے انکے نہایت فساد

پکانی ہے انکے لئے تو طعام — ہے انعام یہ شوخیوں پر تمام

کھلا انکو اس طرح دو پیچ و تاب — کہ ہو جاوے دل انکا جل کر کباب

نہ مار دن نہ انکو کرون آپ قید — اور ہی پر پڑے انکا سارا یہ کید

میں اکبار یوسف کو انکو دکھا — محبت میں دیتی ہوں سب کو پھنسا

پھر آنکھوں سے انکی چھپا دن اسے — کبھی دلبر دیکھ نہ لاؤں اسے

یہان تک کہ ہووے جگر داغ داغ — کروں عقل کا انکی میں گل چراغ

مریں عشق میں انکے بیتاب ہو — ہر اک کا جگر عشق سے آب ہو

## وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً

اور تیار کی انکے واسطے ایک مجلس

کر آراستہ مجلس انکے لئے — دھرے وان پہ موقع سے تکیے لئے

کہ آرام سے اسپہ بیٹھیں تمام — کریں نوش جان میوے سب خاص و عام

## وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا

اور دی انکو ہر ایک کے ہاتھ میں چھری

جب آئیں وہ سب عورتیں جمع ہو — چھری دی زلیخا نے ہر ایک کو

اور میوہ لگا انکے آگے دھرے — پیالے بھی انکے شہد سے بھرے

طلب سب نے یوسفؑ کو اُس سے کیا
لیا پھر زلیخا نے اُسکو بلا

کہ دیکھیں وہ ہم صورتِ بے بہا
کہا لو یہہ دیکھو سر اپنا اُٹھا

**وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ**

اور بولی یوسفؑ نکل آ انکے سامنے

کہا اُسنے یوسفؑ کو اب آ نکل
تری دید کے سب ہین مشتاق چل

وہ نکلا تو مونگے کی جیسے چھڑی
اک آفت سی جانون پہ آ کر پڑی

جلایا انہین سر سے لے تا بہ فرق
سیاہی پہ جسطرح پڑتی ہے برق

وہ اک چودہوین رات کا چاند تھا
اُجالا مکان اُس سے سارا ہوا

**فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ**

پھر جب دیکھا اُسکو دہشت مین آ گئین اُسکی

اُسے جبکہ دیکھا سبھون نے تمام
کہا سب نے ہی یہہ بڑا الا کلام

اُڑے دیکھ کر اُنکے ہوش و حواس
نہ چھینے کی اپنے رہی اُنکو آس

ہوئین سب وہ بیخود اُسے دیکھکر
کسیکو رہی کچھ نہ اپنی خبر

**وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ**

اور کاٹ ڈالے اپنے ہاتھ

دیا اپنے ہاتھو نپہ چھریونکو پھیر
نہ کی اُسمین کچھ فکر اور کی نہ دیر

جو لیمو تھا اور ہاتھ مین تھی چھری
ہر اک نے وہ دیکھ اُنگلیان کاٹ لی

**وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا**

اور کہنے لگیان حاش للہ نہین

**هٰذَا بَشَرًا إِنْ هٰذَا إِلَّا**

یہہ شخص آدمی یہہ تو کوئی

تفسیر سورۂ یوسفؑ

**مَلَكٌ كَرِيمٌ**

فرشتہ ہی بزرگ

ولقد راودته عن نفسه فاستعصم

تفسیر سورۂ یوسف

ولئن لم يفعل ما آمره ليسجنن وليكونا من الصاغرين

اور اک چار سو کی روایت ہے جان
سبب کیا کہ انکے کٹ گئے ہاتھ
جواب اسکا یہہ ہے زلیخا جو تھی
چھری کو کبھو بھی لیا تھا نہین
محبت ہوئی جبکہ دل مین عزیز
روایت ہے یہہ بھی جو کرتی نظر
نفس اسکو رہتا نہ حرکت تمام
روایت ہے اور تیسری اسکو جان
زلیخا ہمیشہ سے معتاد تھی
عصا جیسے موسیٰ کا ہوا اژدہا
سبھی ڈر کے بھاگے نہ موسیٰ ڈرا
دیا حکم حق نے اسی واسطے
جو ڈالا تو وہ اژدہا ہو گیا
کہا اسکو پہلے سے تو دیکھ لے

ہوئین بیمار ضعف سے ناتوان تا
زلیخا رہی ثابت ان سب کے ساتھ
وہ یہہ ہے کہ یوسف پہ عاشق ہوئی
وہ رکھتی تھی یہہ بات انکے تئین
نہ لی ہاتھ مین کاٹنے کی ہین چیز
وہ یوسف پہ ہوئی تھی لیس بیخبر
فقط زندگانی کا رہتا تھا نام
مین دیتا ہون اس تیسری کا نشان
سبب یہہ کہ اسوقت قائم رہی
وہ فرعون کے سامنے جو اژدہا
کہ پہلے سے وہ اسکا معتاد تھا
یہہ موسیٰ کو اب تو عصا ڈال دے
کہا حق سے موسیٰ نے یہہ کیا ہوا
کہ دشمن کے آگے نہ اب ہین ڈرنے

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ

بولی سو یہہ وہی ہے کہ طعنہ دیا تمنے مجھکو اسکے واسطے

کہا پھر زلیخا نے انکے تئین ہا
یہہ وہ ہے کہ تم سب نے میرے تئین

تو ہی آدمی تیرا کیا ہی قصور — فرشتہ بھی دیکھے تو ہو جائے چور
اگر تو کہے جاویں ہم اُسکے پاس — کہیں اسکو گر یہہ کرے کچھ قیاس
تہ ہے وصل پر اسکو راضی کریں — نصیحت بہت اُسکو سب مل کے دیں
کہا تم سے ایسا اگر کام ہو — تمہارے سبب مجھکو آرام ہو
رہے جب تلک جسم میں میری جان — نہ بھولوں یہہ احسان کبھی بیگمان
ہمیشہ کو ممنونِ احسان ہوں — تمھاری ہی باندی میں ہوکر رہوں
کہی سب نے یوسف سے ملکر یہہ بات — غنیمت ہی ہم ہیں زلیخا کی ذات
جواب اسکا دیتا نہیں کسلئے — وہ غم میں ہے سر خون دل کو پئے
تو ظالم ہی مالک سے اپنے پھرا — خرید اُسنے تجھکو نہیں کیا کیا
جو کھتی ہی اب کیوں نہیں مانتا — تو مالک اُسے کیوں نہیں جانتا
دیا کچھ نہ یوسف نے اسکا جواب — ہوا چپ وہ کھا دل میں سو پیچ و تاب
یہ سمجھیں زلیخا نہیں خرد سال — ہی عورت بڑی عمر کی پیر زال
دل اُسکا ہی اسواسطے اب ہٹا — ہر اک نے پھر اک اور حیلہ کیا
دکھانے لگیں حسن اپنا اُسے — منہہ اور اپنے سینے کی تئیں کھولکے
سبھوں نے وہ زلفوں کو لٹکا دیا — گویا کالے سانپوں کو لٹکا دیا
سروں کے دیے کھول یکلخت بال — دیے دوش پر دونو طرفوں سے ڈال
دیا کھول سینے کو اپنے تمام — بچھایا تھا ہر اک نے الفت کا دام

تفسیر سورۂ یوسف

ترا ہو کے لاچار تابین رہے
یہہ کہکر کے اُنکو گرین اپنے سب
بٹھایا اُسے سامنے اپنے لا
کہ مین چاہتی ہون کہ تو میرے پاس
کہا مین نہین چاہتا اب یہہ بات
جو چاہے سو کر مجھکو منظور ہے

نہ چھوٹا ہاتھ یہہ پھر اُن کی ارب
زلیخا نے یوسف کو پھر کی طلب
بہت تھا جو اُن سے یہہ اُنکو کہا
رہے اور نہ دل مین اپنے اُداس
رہون پاس تیرے مین اب ایک رات
ترا مدعا پر بہت دور ہے

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ

یوسف بولا ای رب مجھکو قید پسند ہے اُس بات سے جسطرف مجھکو بلاتیان ہین

کہا پھر یہہ یوسف نے ای میرے رب
اُٹھائی ہین مجھکو یہہ جس کام پر
کئے تھے جو موسیٰ نے ستر جوان
غضب مین گئے آگ کے ساتھ جل
کیا نوحؑ نے جبکہ کنعان کو پیار
اور آدمؑ نے قابیل کو بے قبول
جو یوسف نے چاہا کہ مین قید ہون
جو یوسفؑ کو یعقوب نے اختیار

ہے بہتر مجھے قید مین جانا اب
مجھے قید ہی اُس سے بہتر ہے پر
قبول اپنی اُس قوم سے بیگمان
نہ آیا کوئی اُنسے باہر نکل
ہوا غرق پانی مین اک ہوشیار
کیا ہو گیا کافر اسکو نہ بھول
ہوا قید ہی اُنکو تجھسے کہون
کیا سارے اولاد پر ایکبار

تفسیر سورہ یوسف

لکھا جاوے زانی کے ماتھے پہ یون
کہ ہی یہہ خدا سے نہایت بعید
قریب آگ دوزخ کے زانی رہے
کرے ہی نا سب لوگون کو سیاہ
نبی نے کہا جو کوئی ایکبار
عمل حبط سب اُسکے ہو جائین نیک
حدیثون مین آیا ہی زانی کا حال
فقیر دن سے زیادہ وہ ہووے حقیر

ذرا اسکو سن لے مین تجھسے کہون
نہین اسکی قسمت مین ہونا سعید
نہ جنت کا آرام حق اُسکو دے
زنا سے جہان کا جہان ہو تباہ
زنا کو کرے ہون عقل اُسکے خوار
نہ چالیس دن تک لکھا جائے ایک
وہ کرتا ہی دنیا سے جب انتقال
مرے ہو کے آنکھون مین سب کے صغیر

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ

سو قبول کر لی اسکی دعا اُسکے رب نے پھر دفع کیا اُس سے اُنکا فریب

دعا اُسکی کی رب نے اُسکے قبول
دیا اُسنے سب کید اُنکا ہٹا
نہ اُسکو رکھا اُنمین ہرگز شمول
کسیکا نہ بس اُسپہ ہرگز چلا

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

البتہ وہ ہی سننے والا خبردار

وہ سنتا ہی سبکی پکار اور دعا
وہ جانے ہی جو دل کا ہی مدعا

تفسیر سورۂ یوسف

دو حکایت یہہ ذوالنون مصری کی
طواف اک کرتے تھے یہہ
الٰہی مین مانگی تھی تجھسے دعا
وہ لیکن نہ پایا مین وہ مدعا
یہہ آواز دی ہاتف غیب نے
کہا ای خدای بلا ریب نے
دعا تو تری ہو گئی تھی قبول

حکایت

کہا مالک ابن دینار نے

گیا قافلہ جبکہ آ راہ وہ راہ — ہوئی راہ گم تجھ سے اس وقت آہ

جو دیکھا تو اک شعلۂ نور ہی — کبھی پاس آئے کبھی دور ہی

کبھی مجھ سے غائب کبھی میرے پاس — کہا دل میں اپنے میں ہو کر اداس

کہ ای صاحب شعلہ از بہر حق — دکھا اپنی صورت مجھے بے قلق

یہہ کہتے ہی ظاہر ہوئی اک پری — نہایت ہی تھی آئینہ جلوہ گری

گویا مہر نکلا ہی مشرق سے اب — وہ عورت تھی اور حسن اسکا غضب

کہا مجھ سے باتیں تو کر مت فضول — کہا میں نے کہنا ترا سب قبول

میں آئی ہوں کیا مجھکو کہتا ہی تو — بتا تجھکو کسکی ہی یہاں جستجو

کہا میں نے دیکھا جو تیرا جمال — گیا بھول سب کچھ جو تھا میرا حال

کہا تجھکو ہولی خدا کی جو چاہ — نکر تا طرف غیر کے تو نگاہ

کہا پھر کسی سے محبت نکر — خدا کی طرف اپنی رکھیو نظر

نہو تا ذرا بھی تو میرے قریب — کہ تا ہو تجھے دید حق کی نصیب

کہا میں ہوا اس سے تیری ای نگار — ترے حسن کی دیکھتا ہوں بہار

خدا کے لئے تجھسے ہی دوستی — نہ کچھ اور تو دل میں لانا کبھی

کہا تجھ میں او بت پرستوں میں فرق — بتا کیا ہی غصہ ہوئی مثل برق

وہ کہتے ہیں تا ہم بھی خدا کے لئے — انھیں پوجتے ہیں کہ تا وہ ملے

خدا سے کرینگے یہہ ہمکو قریب — ہمیں حق کا ملنا ہی انسے نصیب

تفسیر سورۂ یوسف

ہوئی اُنسے بھی سب بلا انکی دور — کیا عفو اُنکا خدا نے قصور
کہا قافلہ اُس جگہہ پھر ٹھہر — وہ اعراب سارے گئے اپنے گھر
کہا مینے ای مصر دین متین — بحق نبی سید المرسلین
تو ہی کون بتلا مجھے اپنا نام — کہ تیرا ہوا آج سے مین غلام
کہا سن مرا رابعہ نام ہی — مگر تو بتا تیرا کیا کام ہی
کہا خواہش مرد ہو گر تجھے — تو قربت مین اپنی جگہہ دے مجھے
کہا تجھسے پوچھون ہو مین ایک بات — جواب اُسکا دے مجھکو ای نیکذات
کہا مین کہ پوچھہ اُسکو کھتی ہی کیا — کہا عقل کی جز ہی مجھکو بتا
کہا مینے ہین عقل کے حصّے دس — کہا اُنکی تقسیم کہہ مجھسے بس
کہا اُنسے نو مرد کو دے دیئے — خدا نے اور اک عورتون کے لئے
کہا اُسنے اب مجھکو شہوت کا حال — بتا اُسکی تفصیل ای باکمال
کہا اُسکے دس جز خدا نے کیئے — پھر اُنہین سے نو عورتون کو دیئے
جو باقی تھا مردون کو حق نے دیا — ازل مین اسیطرح حصّہ کیا
کہا اب تعجب مجھے ہی یہی — کہ اک جز مری عقل غالب ہوئی
ہوئے حصّے شہوت کے سب پایمال — یہہ کیا فضل ہی ایزد بیہمال
ترا ایک شہوت کا جز یہہ بڑا — کہ نو جز خرد پر وہ غالب ہوا
یہہ کھلکے آنکھون سے غائب ہوئی — نہ پھر پیر نے آگے وہ طالب ہوئی

تفسیر سورہ یوسف

| | |
|---|---|
| نہین اسکا کچھ اور باقی علامات | مگر یہ کرے قید تو اسکو آج |
| یہ جانے کی خلقت زلیخا اگر | لے نے پیا اپنی رکھتی اب تیہ کر |
| یہی شاہ کو بات آئی پسند | کرینگے کسیطرح یوسف کو بند |

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ

پھر یون سوجھا لوگون کو دہ نشان دیکھے پر

| | |
|---|---|
| ہوئی سب کے ظاہر بھی دل مین بات | وہ یوسف کی ظاہر ہوئی گو برات |
| نشانِ صداقت بھی ظاہر ہوا | جیسے حال سے اُسکے ماہر ہوا |
| کلام صبی اور سجود صنم | وہ شق قمیص اور بھی معجزہ کم |
| وے اُسکے تئین قیدی کیجیے | اسے تھوڑی تکلیف اب دیجیے |

لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ

کہ قید رکھین اسکو ایک مدت تک

| | |
|---|---|
| اسے قید اک وقت تک ہم کرین | زلیخا کا جرم اسکے سر پر دھرین |
| کہا شاہ نے اپنے وزیرون سے آہ | ہوا ہی زلیخا کا ثابت گناہ |
| گناہ اُسکا یوسف پہ دھر دیجیے | فضیحت نہو کام وہ کیجیے |
| عجب کیا اسیطرح روز جزا | بلا کر کہے مومنون کو خدا |

رہا کرتے یوسفؑ کی خدمت مین سب — کھڑے رہتے حاضر وہان باادب

بچھا فرش اُسپر بٹھایا اُسے — رئیس اپنا سب نے بنایا اُسے

روایت ہی یوسفؑ سے ہو ہم کلام — دیا آکے جبریلؑ نے یہہ پیام

کہ تو قید ماتھون سے اپنے ہوا — ہوا اللہ سے تو نے مانگی دُعا

اگر عافیت مانگتا حق سے تو — نہوتی تجھے کچھ بھی ایذا کبھو

تھا زندان مین جو بڑا کارکن — کہا اُسنے یوسفؑ سے اک اور سُن

تجھے چاہتا ہون دل و جان سے — مین کہتا ہون یہہ بات ایمان سے

کہا مجھکو دیوے خدا اب پناہ — نہ دل کو لگاوے تیرے میری چاہ

کہا کسلئے تجھکو نفرت ہوئی — بُری کیون ہماری محبت ہوئی

کہا باپ کا عشق تھا مجھ اوپر — ہوا مین اسی کے سبب دربدر

محبت زلیخا نے یہہ کچھ کیا — کہ زندان مین مجھکو ہی بٹھلا دیا

سو عاشق اگر تو کہین ہو مرا — تو اب عشق تل ہی ایک باقی رہا

سدی سے روایت یہہ کہتا ہون اور — ہوا اسکو معلوم سب ذرا کرکے غور

شہ مصر ہو غصہ اک آن مین — دیئے بھیج دو شخص زندان مین

کہ اک اُنمین باورچی تھا شاہ کا — نگہبان صہبا کے تھا دوسرا

کھلاتا تھا اک اُنمین شہ کو کباب — پلاتا تھا وہ دوسرا اکثر شراب

کسی نے کہا کہتے ہین اہل شہر — کہ یہہ شخص دو شاہ کو دینگے زہر

تفسیر سورۂ یوسفؑ

تفسیر سورۂ یوسف

کہ یوسف نے تو آنکھو نگاہیں سہری نور
نہ دیکھو گے کچھ کسوا مجھسے دور

قیامت میں آوے وقت نفخ صور
ہر اک کا ہووے اشتیہ وان رنگ ور

خدا بھیج دیگا فرشتے کو پاس
کہ مومن کو کہدے ہونا اداس

تو اور وکی نزدیک ہی سے نبخ میں
رکھیں ہم تجھے نعمت و گنج میں

بہیان رنج ہے دشمنون کے لیے
نہ تم پر کہ آزاد ہمنے کیے

لباس اور کپڑے شراب و طعام
زلیخا اُسے بھیجی صبح و شام

اجازت ملک سے زلیخانے لی
کہ خدمت میں اُسکے ہو وے کمی

وہ اور وکی نزدیک محبوس تھا
زلیخا کے دل میں وہ مانوس تھا

اسیطرح دنیا میں مومن حقیر
ہی ظاہر میں نزدیک سب کے حقیر

خدا کے وہ نزدیک ہیگا عزیز
نہیں اس سے بہتر کوئی اور چیز

سنو ایک دن کا عجب ماجرا
جو زندان کا مالک تھا اُسکو بلا

زلیخانے اسطرح سے کہدیا
کہ زندان میں جسوقت تو جائیگا

تو یوسف کو تو ماریو جاکے اب
کہ ریوے تو ذرا دور کھا غضب

کہا کس لیے اُسکو مارے ہی تو
تو عاشق ہی تجھسے نہو یہ کبھو

کہا دل کو میرے نہیں آہ تاب
ہوا جاہی غم سے مرا دل کباب

نہیں کوئی صورت کہ آوے نظر
مجھے شکل اُسکی یہہ باور نہ کر

وہ رو دیگا مارسے تیر ضرور
میں آواز اُسکی سنونگی ز دور

تفسیر سورۂ یوسف ع

| اسی غم سے دل ہا ہمارا اُداس | | ہمین خواب سے اپنی ہیگا ہراس |
|---|---|---|

قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْٓ اَرٰىنِیْٓ

کہنے لگا انہین سے ایک مین دیکھتا ہون کہ مین نچوڑتا ہون شراب اور دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ

کہ اٹھا رہا ہون اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہین اُس مین سے

کہا ایک نے مینے دیکھا یہہ خواب
نچوڑ دلن ہون انگور سے مین شراب
کہا دوسرے نے مرا سُن کلام
کہ روٹی دھری سر پہ مینے تمام
پرندے اُسے کھاتے ہین چیر کر
یہ دیکھا ہی خواب اسکی تعبیر کر
یہہ آیت کا مطلب ہی تو اسکو جان
اب آگے ہی تفصیل سے کچھ بیان
جو ساقی کی تھی خواب اسکو تمام
کہون تجھسے سن مجھسے ای نیکنام
یہہ دیکھا کہ شہ نے بُلایا اُسے
بُلا گھر مین اپنے بٹھایا اُسے
گیا باغ مین شہ کے وان تین شاخ
نظر آئین انگور کی بس فراخ
انھین کے بیابان مین مین تمام
جمی اُس سے شاخین بہت لا کلام
لگے تین خوشے لیا اُنکو توڑ
بنائی شراب اُسنے انکو نچوڑ
بھرے اُسکے شربت سے پھر تین جام
پلائے ملک کو وہ تینون تمام

قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ

کہا نہ آئیگا تم دونو کو کھانا

لا یؤمنون باللہ وہم بالآخرۃ ہم کافرون

واتبعت ملۃ آبائی ابراہیم واسحق ویعقوب

ترزقانہ الا نبأتکما بتأویلہ قبل ان یأتیکما

جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تمکو اسکی تعبیر اسکے آنے سے پہلے

تفسیر سورۂ یوسف

ما کان لنا ان نشرک باللہ من شیء

ذلکما مما علمنی ربی

یہہ علم ہے کہ مجھکو سکھایا میرے رب نے

یہہ رب نے سکھایا ہے میرے مجھے | کہانت کی کچھ نہین ہین اُسے

ذلک من فضل اللہ

وَاٰبَآءِىْ ... مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ

ہمپر اور سب لوگون پر لیکن بہت لوگ بھلا نہین مانتے ف ا

| اور اُن سوتون پر کہ ہین با ادب | یہہ ہی فضل اللہ کا ہمپہ سبپہ |
| --- | --- |
| کر پوجین اُسے ایک ہی جان کر | بہت لوگ لیکن نہین ہین تم |
| کہ میری سنو بات یہہ تم ذرا | کہا پھر یہہ یوسف نے اُن دو آ |

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ

اے دو رفیقو بندی خانے کے بھلا کئی معبود جدا جدا بہتر یا اللہ

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

اکیلا زبردست

| ذرا غور کرکے تم اسکو سنو | اب اے صاحبو تم ہو جو دو |
| --- | --- |
| کہ اُسکے برابر نہین کوئی شی | بہت رب ہین بہتر وہ یا ایک ہے |
| نہین دوسرا کوئی اُسکا شریک | وہ واحد ہے قہار اور لا شریک |

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ

کچھ نہین پوجتے ہو سوا اُسکے مگر نام ہین کہ رکھ لئے ہین تم نے

تفسیر سورہ یوسف

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

پر بہت لوگ نہین جانتے

يا صاحبي السجن اما احدكما فيسقي ربه خمرا واما الآخر فيصلب فتأكل الطير من رأسه

تفسیر سورہ یوسف

روایت ہے ساقی مسلمان ہوا
ولیکن نہ تھا [illegible] رہا

مسلمان ہوئے اہل زندان کے
نبی سار یوسف کو پہچان کے

کہا بعد ایمان کے لائق ہے یون
کہ اک بات ہیں اہل زندان کہون

کہو اپنے احوال تم دل کا سب
کرو جیسے تم کو کیا ہے طلب

مرے ساتھ زندان میں رہتے ہو یا
جو چھٹا چاہتے ہو کہو تم ذرا

جو تھے اک ہزار انمین اور چار سو
لگائے دل اپنے کی یوسف سے لو

کہا چار سو نے ترے ساتھ ہم
رہیں قید میں کچھ نہیں اسکا غم

ہزار انمین کہنے لگے ہمکو اب
چھٹیں قید سے بس یہی ہے طلب

کہا جاؤ نکلو یہاں سے شتاب
کہا یا نبی ہے یہ بیڑیوں کا عذاب

پیادے میں زندان سے چھوٹینگے کب
ہر اک کو کرینگے وہ ڈھونڈھ اور طلب

کہا میں کروں حق سے ایسی دعا
کہ تم میں سے کوئی بھی پکڑا نجا

پھر جھک کے اسنے اشارہ کیا
اور انگلی سے تھوڑا سہارا کیا

ہوئیں بیڑیاں پاؤں کی سب جدا
خدا نے انہیں کر دیا بس رہا

گئے اس جگہ سے وہ سارے نکل
گئی دم میں ان سب کی رنگت بدل

جو کوئی سپیدی میں تھا مثل ماہ
وہ جوں سنگ اسود ہوا سب سیاہ

سیاہی میں جو تھا کہ مانند شب
ہوا وہ زنگی طرح رخشان وہ سب

جو احمر تھا رنگ اسکا پیلا ہوا
جو تھا زرد قدرت سے نیلا ہوا

اُس اپنے ہی عہد پہ قائم رہے
ترا امر تبہ پھر یہہ دائم رہے

کہا پھر یہہ خباز کو کل کے دن
ترا رزق دنیا سے جاویگا چھن

کھنچے گا تو اُٹھتے ہی سولی پہ کل
تری جان سولی پہ جاگی نکل

ترے سر کو کھاوینگے کوے تمام
نہ پہنچے گا تو صبح سے تا بشام

یہہ سنکے خباز رونے لگا
اک آواز ماری کہ یا حسرتا

لگا کہنے مین نے نہ دیکھا ہی خواب
کہا جھوٹھ تجھہ سے یہہ حال خراب

کہا تو نے دیکھا ہی یا اب نہین
قضا بھی خدا کی پھرے ہی کہین

قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ

فیصل ہوا کام جسکی تحقیق تم چاہتے تھے

ہوا حکم جاری اب اس کام مین
پڑو تم نہ ناحق کے اوہام مین

جسے پوچھتے ہو سو اب ہو چکا
جو ہونا تھا پہلے ہی سب ہو چکا

کہا تمنے سچ یا کہا ہی دروغ
اسیطرح ہو ویگا اسکا فروغ

ہوئی فجر جسوقت خباز کو
کہا شاہ نے جلد سولی پہ دو

دیا اُسکو سولی پہ کوے تمام
دماغ اسکا کھانے لگے صبح و شام

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِي عِندَ رَبِّكَ

اور کہہ دیا اُسکو جسکو اٹکل کیے گا اُن دونو مین میرا ذکر کریو اپنے خاوند پاس



فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ

بُھلا دیا اُسکو شیطان نے

ذکر کر میرا رب پہ

ذکر کرنا اپنے خاوند سے

بھلا دیا یوسف کو شیطان نے ... [illegible]

کہا ابن عباس نے ... [illegible]

## تنبیہ فی الیقین بعثہ سنین

[illegible] گیا اقتباس [illegible] سو برس [illegible]

رہا تیر [illegible] نہیں وہ جو صد سال — [illegible] سات [illegible] سے [illegible]

پھر آئے جو جبریل [illegible] کے پاس — [illegible] آنکھ [illegible]

کہا تیرے رب نے کہا ہے سلام — پھر اس [illegible]

کہ [illegible] ابراہیم کو آگ سے — بچایا ہے اسکی [illegible]

کہا جو بچاوے وہ اللہ ہے — [illegible]

کہا دیکھ تو تو زمیں کو ذرا — کہ جو قدرت حق سے [illegible]

جو دیکھے تو سب وہ زمیں پست [illegible] — وہ آنکھوں کے آگے سے [illegible]

زمیں [illegible] سے پرے سب تمام — نظر آیا تحت الثریٰ [illegible]

نظر آیا واں ایک شہر بڑا — [illegible] شفاف تھا خوب سا

وہیں اسکو جبریل نے مارا پر — ہوا [illegible]

پہنچا جب وہ شہر تو اک [illegible] — نکل [illegible]

لئے منہ میں اک سبز پتا تھا وہ — وہی برگ کھا کھا کے جیتا تھا وہ

کہا تجھ سے حق نے کہی ہے یہ بات — کہ قادر ہے واں بھی رازق کائنات

جو کچھ ہو تجھے میں پہنچائیگا — تجھے بھول کس طرح وہ جب [illegible]

کہا انبیا کا مجھکو کچھ ڈر نہین — خدا مجھپہ غصہ نہووے کہین

خدا مجھسے راضی اگر اس مین ہو — مجھے قید بہتر ہے بے گفتگو

جو راضی خدا ہو تو ستر برس — رہون قید مین بارضا اور بس

کہی اُسنے جبریل سے پھر یہہ بات — کہ یعقوب کیونکر ہے اے نیک ذات

کہا رو رو تیرے غم مین آہ — وہ اندھا ہوا ہے بہت ہے تباہ

کہا پھر یہہ یوسف نے گر میری ما — نہ جنتی مجھے خوب تھا یا خدا

کہ ہے میرے سبب سے یہہ یعقوب پر — مصیبت گئی کسطرح کی گذر

کہا تہمتنے کہ یوسف اگر — نہ کہتا یہہ ساقی سے تو ذکر کر

مرا شاہ سے جا کے احوال کہہ — کہ ہون قید مین سب مرا حال کہہ

نہوتی اُسے قید جز پنج سال — نہوتا زیادہ اُسے کچھ ملال

سنو ایک دن کی عجب واردات — کہون ایک یوسف کی مین تمسے بات

جھروکے مین زندان کے اک وہ تھا — وہ بیٹھا ہوا سبکو تھا دیکھتا

یہہ دیکھا کہ اک قافلہ شام کا — طرف مصر کے ہے وہ آتا چلا

اور اُسمین ہے اک شخص ناقہ سوار — وہ کنعان سے آتا ہے اکثر شعار

سیر دل ہے نام اُسکا مشہور ہے — اور اُس اونٹنی پر وہ مسرور ہے

جو ناقے نے یوسف کو دیکھا وہین — گئی بیٹھ تسلیم کر بر زمین

فصاحت سے وہ بات کرنے لگی — کہ یوسف مین کنعان سے آئی ابھی

ختم سورۂ یوسف

تفسیر سورۂ یوسف

کہا بیٹے دیکھا ہے ایسا درخت
کہا پھر یہہ دل کر کے اسنے کہ رخت

درخت اسطرح کا ہے یعقوبؑ کا
کہ بارہ سے اک اسکا ہے ٹوٹ گیا

لگا رونے یوسفؑ پھر آواز کر
دل اسکا ہوا غم سے زیر و زبر

تھا یوسف کے منہہ پر نقاب حریر
نہ دیکھے کوئی تا صغیر و کبیر

کہا اسکو یوسفؑ نے تو کسلئے
یہاں تک ہے آیا بیان کر اسے

کہا اسنے وہ ہے تجارت کا کام
مین آیا ہون جسواسطے ای غلام

کہا فائدہ تجھکو ہے کسقدر
جو آیا ہے اتنی مشقت تو کر

کہا مجھکو دینار کا اک ہزار
تجارت مین ہے فائدہ ایکبار

جو بازو مین یوسف کی یاقوت تھا
بہت خوب کنگن بھی تھا اک بندھا

کہا اسکو لے اور کنعان کو جا
مرا ایک پیغام بہر خدا

تو پہنچا دے یعقوبؑ تک ای حبیب
کرے تجھکو اللہ جنت نصیب

تو کنعان مین جسوقت داخل ہو یار
تو یعقوبؑ کو دیجو گھر سے پکار

یہہ کہیو کہ ہے اک عرب کا غلام
تجھے بھیجتا ہے وہ دل سے سلام

وہ زندان مین مصر کے قید ہے
ترے دام الفت کا وہ صید ہے

ترے دیکھنے کا ہے مشتاق وہ
جدائی سے تیری ہوا قاف وہ

پسر دل نے پوچھا بتا اپنا نام
کہ احوال تیرا کہون جا تمام

کہا نام سے تجھکو کیا کام ہے
یہہ کہہ دیجیو جو کہ پیغام ہے

کہا مینے شکل اُسکی دیکھی نہین | نہیں پردہ مجھسے یہہ باتین کہین
کہا تجھکو اپنا بتایا ہی نام | کہا ہین مجھسے نبولا کلام
کہا مجھسے چاہے تو کر کچھ سوال | کہا تجھکو اُسنے دیا خوب مال
کہا ہی دعا تیرے حق مین مری | کہ ہو موت آسان تجھپر تری
کہا ابن عباسؓ نے یہہ کلام | کہ دن قید کے جب ہوئے سب تمام
تو جبریلؑ آیا تھا یوسفؑ کے پاس | بہت اُسکا چہرہ جو دیکھا اُداس
کہا تجھکو پہچانتا ہی تو کچھ | مین ہون کون اب جانتا ہی تو کچھ
کہا مین نہین جانتا لیک تو | بہت پاک صورت ہی اور نیکخو
کہا مین ہون جبریلؑ روح الامین | فلک پر سے آیا ہون زیر زمین
کہا مین نہایت خطاوار ہون | خدای برین کا گنہگار ہون
مقرب ہی تو خاص درگاہ کا | امین اور مرسل ہی اللہ کا
مرے پاس آنے کا کیا ہی سبب | کہا تجھسے راضی ہوا تیرا رب
تجھے رب ترا بولتا ہی سلام | لکھا صالحون مین ترا آج نام
کہا پھر یہہ یوسفؑ نے روح الامین | تو کرتا ہی ہر روز سیر زمین
بتا زندہ یعقوبؑ ہی یا نہین | نشان اُسکا تجھکو ملا ہی کہین
کہا زندہ ہی غم مین ہی مبتلا | خدا نے اُسے صبر ہی کچھ دیا
کہا میری غربت کا کچھ اُسسے حال | کہ نہ ہی ہجر مین رنج اُسکو کمال

تفسیر سورۂ یوسف

وقال الملک انی اری

سبع بقرات سمان

يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ

انکو کہاتی ہین سات دبلی اور سات بالین سبز ہین اور

اُخَرَ يٰبِسٰتٍ

دوسری سوکھی

کہا شاہ نے مین نے دیکھا ہے خواب
کہ گائین ہین دبلی بپا آب و تاب
وہ گائین ہین موٹی ہین سات اور سات
نہایت ہی لاغر ہین سب انکا ظہور
جو تھین سات ان موٹیان کا کلام
انہین کو گائین انہیان ہے تمام
اور اک سات خوشے ہین تازہ ہرے
اور اتنے ہی خشک اور سب جا بجا
یہ آیت کا تفسیر ہوا مدعا
اب آگے ہے تفسیر اسکی ذرا
ملک نے یہہ دیکھا کہ ہے رود نیل
کنارے پہ وان اٹھے بے قال و قیل
گیا پانی اسکا ہے جانے سے تھم
نکل آئین وان سات گائین بہم
وہ تھین موٹیان گوشت ہی تھا تمام
نہ تھا لاغری کا کہین انمین نام
پھر آئین نکل سات گائین وہان
نہ تھا انمین ... چست و درست ...
جو دبلی تھین گائین وہ دانتون پہ آ
لیا موٹیون کو انھون نے اٹھا
گئین انکو سینگون تلک سب نگل
بدن انکا ویسا ہی تھا بے خلل
پہ کچھ گوشت کھانے سے زیادہ ہوا
بدن پہ ہی پوست سب خشک تھا

نہایت ہی سبز اور تازہ تمام
زمین الیسی سبزی مین جھکی گئین
نہایت ہی خشک ... تمام
کہ سب خشک ای نیکذات

تفسیر سورۂ یوسف

وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا

اور بولا وہ جو بچا تھا ان دو مین سے

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ

اور یاد کیا مدت کے بعد

اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ

مین بتاؤن تمکو اسکی تعبیر

فَاَرْسِلُوْنِ

سو تم مجھکو بھیجو

## لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُوْنَ

خواب کی تعبیر کرتے

کہا ای کاہنون اسکی تعبیر کا — مجھے حکم دو اس گھڑی تم بتا

جو رویا کی تعبیر کرتے ہو تم — کہواب جو تفسیر کرتے ہو تم

ہوئے سن کے کاہن وہ عاجز تمام — ہوئے سارے چپ کچھ نبولے کلام

## قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ

بولے یہہ اڑتے خواب ہین اور ہمکو تعبیر خوابون کی معلوم نہین

کہا سب نے ہین ساری جھوٹھی یہہ خواب — نہین اسکا ہم جانتے کچھ جواب

نہین ہم ہین تعبیر احلام سے — کچھ آگہ و لئی واقف اس کام سے

ہوا سنکے غصہ ملک اور کہا — خزانہ مین اور مال تمکو دیا

ہمیشہ سے کھاتے ہو پاتے ہو مال — جو اک کام آیا تو دیتے ہو ٹال

کیا قتل ستر کو اسنے تمام — ڈرے سنکے یہہ حال سب خاص عام

کہا باقیون کو کہ تم نے اگر — ندی مجھکو اسبات کی کچھ خبر

تو سبکو کرون گا مین اک جا حلال — مین چھوڑونگا زندہ نہ کچھ خیال

میا علم کو نقعنے اسنے اٹھا — ملک سے کچھ حال اسکا کہا

کہا بات شہ نے جا پوچھ اس خواب کو ۔۔۔ اگر تجھ میں ہو اس جواب ناب کو

کہا مجھکو آئے ہیں اس سے سبب ۔۔۔ کہ دیویں لاہیں جو کچھ کہ اسنے کہا

کہا مت جا کر تو اب جلد جا ۔۔۔ کہ ہوتا وہی ہے جو کچھ ہو لکھا

تجھے اس پہ ہرگز ملامت نہیں ۔۔۔ ترے اوپر اسکی ندامت نہیں

گیا پھر تو ساقی وہاں دوڑتا ۔۔۔ وے منہ پہ کی آستین از حیا

جو یوسف نے دیکھا اسے یوں کہا ۔۔۔ کہ تو آستین اپنے منہ سے اٹھا

بھلا لی تھی ابلیس نے تجھکو بات ۔۔۔ خطا کچھ نہیں تیری اے نیکذات

کہا عذر ساقی نے اپنا تمام ۔۔۔ ہوا خوش وہ یوسف علیہ السلام

پھر اسنے زمین سر کو لیتے جھکا ۔۔۔ خوشی ہو کے یوسف کو سجدہ کیا

کہا مجھکو سجدہ کیا کس لئے ۔۔۔ بتا مجھکو کرتا ہے تو جس لئے

کہا تجھ پہ ٹھیری ہے میری نگاہ ۔۔۔ کہ تو مصر کا ہوویگا بادشاہ

مرے دل کو ہوتا ہے بالکل یقین ۔۔۔ ترے ہاتھ میں آوے یہ سرزمین

کہا پھر وہ شہ نے جو دیکھا تھا خواب ۔۔۔ کہ جسکا کسیکو نہ آیا جواب

سو آیا ہوں تجھ پاس تعبیر کو ۔۔۔ بتا خواب کی مجھکو تفسیر کو

روایت ہے شہ نے سبھوں کو بلا ۔۔۔ جو رویا کا احوال اپنے کہا

گیا بھول پھر اپنی وہ جلد خواب ۔۔۔ بلا کر کے اون کو پوچھا شتاب

کہ کیا تھے میں نے کہا اپنا حال ۔۔۔ جو کچھ شب کو دیکھا تھا نادر خیال

تفسیر سورۂ یوسف

سِمَانٍ يَّأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ

سو موٹی اُنکو کھاوین سات دُبلی اور سات بالین ہری

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور دوسری سوکھی کہ مین لیجاؤن لوگون پاس شاید اُنکو معلوم ہوے

تفسیر از شیخ الاسلام ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ موضح القرآن

کہا تو بہا یوسفؑ بڑا راست گو
کہ موٹی کو کھاتی ہین دبلی تمام
ہین اتنے ہی سوکھے سو انسے لپٹ
کہون جاکے لوگون سے مین اسکا حال
مرا اس جگہہ ناسزا ہے کو جان
کہا عاشق نے کسی نے کہا
کہا کچھ نہین انسے البتہ سچ
کہا جن فرشتون سے سنکر کلام
کوئی بات اُنکی کبھی سچ بھی ہو
کہی پھر یہہ یوسفؑ نے ساقی سے بات
ترے شہر پر آئیگی کچھ بلا
جو ہین سات فربہ یہہ گائین تمام

ہین سات گایون ہین قحط کی کہو
اور اک سات خوشے ہین سرسبز عام
کیا خشک نے سارے تازونکو چٹ
وہ شاید کہ سمجھین یہہ تیرا کمال
اور اُنکے سب اصحاب یارون کو مان
نبی سے کہ جن نے مجھے یون کہا
کہا جو کہ کہتا ہے ہوتا ہے سچ
کہین آن کر کاہنون سے تمام
ملاتے ہین اک سچ مین سو جھوٹھ کو
کر کہہ جاکے یون شہ سے ای نیکذات
اُٹھاویگی خلقت بہت سی جفا
برس سات آوینگے ای نیکنام

تفسیر سورۂ یوسف

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ

کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار سو جو کاٹو اسکو چھوڑ دو اسکی بال مین

إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ

مگر تھوڑا جو کھاتے ہو پھر آوینگے اس پیچھے

سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا

سات برس سختی کے کھا وینگے جو رکھا تمنے اُنکے واسطے مگر تھوڑا جو

تُحْصِنُونَ

روک رکھوگے

کہا پھر یوسف نے تم سات سال
بطور اپنی عادت کے بوتا زمین
جو کاٹو تو خوشے مین چھوڑو اُسے
مگر اُسمین تھوڑا جو کھاؤ گے تم
پھر آوینگے بعد اُسکے سب سال سخت
جو پہلا ذخیرہ ہو اُن سال مین
ذخیرہ وہ ہوگا اُنھین کے لیے
مگر اُسمین تھوڑا جو باقی رہے

... نے کا دل مین خیال
زراعت کر لیجیو بانفین
نہ دانا نکالو نہ توڑو اُسے
اُسے کاٹ کر کام لاؤ گے تم
برس سات ہونگے دلون پر بپت
اُسے کھاؤ گے تم ہر حال مین
کہ خلقت اُسے کھا کے آخر بنے
ذخیرہ تمھارا ابھی اچھا ہے

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ

پھر آویگا اس پیچھے ایک برس اُس مین مینہ پاوینگے لوگ

نقد سورہ یوسف

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ

اور کہا بادشاہ نے لے آؤ میرے پاس اُسکو

بجھاؤں گا زندان سے ہرگز نکل
تمہارے نبئے زندان کو خالی کرد
اسیطرح احمدؐ ہمارے نبی
رہے ایک بھی اُنکی اُمت کا گر
بشارت یہہ یوسفؑ کو پھر آکے دی
چل اب شاہ کے پاس پھر یون کہا
بُلا مصر کی عورتون کو تمام

اسی جا پہ بیٹھا رہون تا اجل
کوئی اسمین اسوقت قیدی نہو
نہ داخل ہون جنت مین ہرگز کبھی
جہنم مین جلتا یہہ باور تو کر
کہ لو قیدیون کی رہائی ہوئی
مرا اور باقی ہے اک مدعا
کہ کاٹے ہین ہاتھ اپنے اُن سبنے عام

**فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ**

پھر جب پہنچا اس پاس بھیجا آدمی کہا پھر جا اپنے خاوند پاس اور پوچھ اُس سے کیا حقیقت ہے

**النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ**

اُن عورتون کی جنھون نے کاٹے ہاتھ اپنے

پھر آیا جو پاس اُسکے شہ کا رسول
کہ اپنے ملک سے یہہ جا کر سوال
جنھون نے کہ کاٹے ہین ہاتھ اپنے آ
طلب گر کرے شہ ہر اک سے سوال
کیا اسلئے تھا یہہ یوسفؑ نے کام

کہا اُسنے پھر جا یہین ہون دل ملول
کہ کیا مصر کی عورتون کا ہے احوال
کہین گے وہ سب شاہ سے ماجرا
کہ یوسفؑ پہ گذرا ہے کس طرح حال
اُٹھے شاہ کے دل سے تا شک تمام

تفسیر سورہ یوسف

إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ

تحقیق رب میرا اُنکے فریب کو جانتا ہے

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ

کہا بادشاہ نے عورتون کو کیا حقیقت ہے تمہاری جب پھسلایا تم نے یوسف کو

قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ

اپنے جی سے بولیان حاش للہ ہمکو معلوم نہین اُسپر کچھ برائی

[illegible]

| | |
|---|---|
| کہا شاہ نے تمسے ہے یہہ سوال | کہو راست جو کچہہ کہ گذرا تہا حال |
| کیا جبکہ یوسف کو تم نے طلب | کہو کسطرح حال تہا سب کا سب |
| کہا سب نے ہم مانگتے ہین پناہ | خدا سے کہ یوسف کی ہو بیگناہ |
| زنا اور بدی سے وہ بالکل ہے پاک | نہین راست کہنے مین کچہہ خوف باک |

قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ

بولی عورت عزیز کی اب کہل گئی سچی بات مینے پہسلایا تہا اسکو

عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ

اسکے جی سے اور وہ سچا ہے ف ا

| | |
|---|---|
| کہا پہر زلیخا نے اوسوقت آ | کہ ظاہر ہوا حق اب اسدم جو تہا |
| کیا مینے تہا اسکو دلسے طلب | وہ سچا ہے جہوٹی کہی بات کب |
| یہہ سنکر کے قصہ پہر آیا رسول | کہا اسنے یوسف سے مت ہو ملول |
| کہا اسنے تجہکو وا بس کیا | کسی طرح شک شاہ کے دلسے گیا |

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ

یوسف نے کہا اتنا اسواسطے کہ وہ شخص معلوم کرے کہ مینے چوری نہین کی اس عزیز کی

لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ

نہین چلاتا فریب دغابازون کا

تفسیر سورۂ یوسف

قضیحت مین ہوتا یہہ بادر نو کہو
کہا ابن عباس رض نے یہہ کلام
کہ یوسف نے جسدم کہا یہہ پیام
تو حاضر تہا اوسوقت روح الامین
فلک سے آیا تہا یہ زمین
کہا اسنے یوسف نہین جانتا
زلیخا پہ تو نے کیا قصد لیا
بتا یہہ خیانت ہوئی یا نہین
کہا پہر یہہ یوسف نے روح الامین

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ

اور مین نہین پاک کرتا اپنے جی کو

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ

جی تو سکہاتا ہے برائی

[illegible]

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

[illegible]

که تحقیق هی گا مرا رب غفور | رحیم اور کریم هی اُسی کا ظهور
هوا شاه پر جب یهه روشن تمام | که یوسف کا هی سب امانت کا کام

**وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي**

اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اسکو میرے پاس مین خاص کر رکھون اسکو اپنے کام مین

کہا شاہ نے لاؤ مجھ پاس اُسے | کسیطرح سے اب نہو یاس اُسے
کرون اُسکو خالص مین اپنے لئے | کہ کام اُسنے وقت کے کیا کیا کئے
پنھایا تھا یوسف کو دیبا حریر | کھنچی اُسپہ جا سنہری لکیر
جڑاؤ تھا یاقوت موتی مین سب | وہ کانون مین بالا پڑا اک غضب
وہ کانون مین اسطرح بالا پڑا | گویا مہ کے تھا گرد ہالا پڑا
وہ ہاتھون مین سونے کے کنگن عجب | کرن جیسے ہو گرد سورج کے سب
اور آنکھون مین سرمے کی تحریر تھی | کھنچی ایک غمزے کی شمشیر تھی
وہ منہہ چاند سا اُسکا پر نور تھا | گویا نور سے سب وہ معمور تھا
روایت ہی کعب ابن احبار سے | کہ زندان سے جسوقت یوسف چلے
یہہ زندان سے یوسف کو آئی ندا | کہ تھا مین اندھیر کا گھر برا
اندھیرا مین اور تو مرا نور تھا | مین سب نور سے تیرے معمور تھا
مین البتہ تھا آہ وحشت کا گھر | مین بیت النجاسۃ ہون باور تو کر

قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم

کہا آج سے تو ہمارا امین

تفسیر سورہ یوسف

وہ تخت اسکا تھا جس زر کا جو لول
اور عرض اسکا دس گز تھا کہہ یعقوب

بچھا اسپہ اک تخت قالین کا فرش
زینت پلنگ جسکی ہوتا ہے عرش

وہ تھا فرش اوپر تلے جس تو
آگے اسپہ تھی ہر اک طرف

ان آگے یوسف کی اسپہ ہوئی
نظر شاہ یوسف کے چہرے پہ کی

نظر آیا چہرہ وہ آئینہ سا ان
بہت صاف شفاف تھا بیگمان

رخ اسکا تھا آئینہ سان کلام
نظر آئی سب شاہ کی صورت تمام

نہایت بدن تھا جہ تاب تھا
جگہ نور مہتاب تھا

کہا بادشاہ نے
تو جانا یوسف کو

کیا پھیر یوسف نے شہ سے کلام
کہ ستر زبان کہ وہ جانے تھا عام

فصاحت بلاغت سے یوسف نے آ
جواب اسکو ہر اک زبان میں دیا

کہا پھیر جو شاہ نے عبری زبان
کیا شاہ کا اسمین کچھ امتحان

نہ سمجھا زبان کو کہا کیا ہے یہ
نہیں جانتا میں بتا کیا ہے یہہ

کہا اسکو کہتے ہیں عبری زبان
نہیں جانتا تو اسے بیگمان

فلما کلمه قال انک الیوم لدینا مکین امین

پھر جب بات چیت کی اسنے کہا تحقیق تو نے آج ہمارے پاس جگہ پائی معتبر ہو کر

کیا شاہ نے یوسف سے جب دم کلام
جواب اسکا سن پائی لذت تمام

تفسیر سورۂ یوسف

بٹھایا ملک نے اُسے تخت پر — دیا سونپ اُسے اپنا سب کرّ و فر

ہوا آپ معزول اور اپنی جا — خوشی دل سے یوسفؑ کو قائم کیا

اُسی شب میں پائی ملک نے وفات — نگذری سلامت ملک پر وہ رات

ہوا مصر پر حکم یوسفؑ کا سب — ہوئی اُس پہ بیحد عنایاتِ رب

نہ یوسفؑ نے کنعان کو چاہا عجب — زمین مصر کی ملک سے طلب

سبب یہہ کہ کھانا بہت تھا تمام — بڑی حشمت و ملک و عزت کا کام

اُسی جا پہ یوسفؑ کو حاصل ہوا — وہ کنعان میں یک لخت مفلس رہا

اسیطرح مومن کی نکلے ہے جان — خدا کی جو رحمت کے دیکھے نشان

وہ دنیا کا ہٹنا نہیں مانگتا — وہ دنیا کو سمجھے ہے دار الفنا

مگر ہاں کہ کافر کو ہووے عذاب — وہ دیکھے ہے جب حال بالکل خراب

تو کہتا ہے دنیا میں یا رب مجھے — ذرا بھیج دے جلد تو اب مجھے

کہ جا کر عبادت میں تیری کرون — بہت تجھسے دنیا میں جاکر ڈرون

نکالا جو یوسفؑ کو زندان سے — ملک نے وہ حالِ پریشان سے

کیا اسپہ الطاف و انعام خوب — بنایا پھر اسکا سبھی کام خوب

اسیطرح زندان سے دنیا کے جب — نکالے ہے مومن کی تئین اسکا رب

کرے اُسپہ انعام و اکرام خوب — قیامت میں دے اسکو انعام خوب

کیا تھا جو یوسفؑ سے شہ نے سوال — تو خلقت کی اصلاح کا تھا خیال

تفسیر سورۂ یوسف

ہوا قحط اس طرح کا واں نمود
کہ جیسے نہ یہہ قحط دیکھا سنا
روایت ہے اس سال میں شہر و
دہ ارزق کھاتے ہیں بہت تمام
تو ہر اک کے جا گہہ میں آواز دے
رہے یہہ بلا تم پہ اب سات سال
سو جبریل نے دی ہر اک گھر ندا
کیا وہاں سے جبریل نے جب رجوع
روایت ہے یہہ بھی کہ سن آبا تمیز
جو سو جود تھا گھر میں سب کھا لیا
بلا کر کے یوسف کو تب اپنے پاس
روایت ہے جبریل کی وہ ندا
سن آواز خباز کو کہہ دیا
ہوا تنا کہ سو مرد ہوں اس سے سیر
یہہ سنتے ہی تیار اسنے کیا
کیا بیٹھ یوسف نے پھر انتظار
یہہ تھا منتظر ہی کہ پیغامبر

یہ اس شہر کا [illegible] تھا [illegible]
فلک سے بھی وہ پیشتر [illegible] تھا
دیا حق نے یوں حکم جبریل کو
کہ لے جا کے جب تک [illegible]
کہ ہو بھوکھا اور تم [illegible]
کہ ہو بھوکھ سے تکلیف و ملال
کہ حق نے یہہ تم پہ ستایا کیا
لگی کھانے خلقت کہ ابھی جو ت
کہ میٹھا جو کھانے کو گندم خزینہ
وہ اسپر بھی پھر تب بھوکھا رہا
کہا اسنے قصہ یہہ سوکر ادا اس
سنی پہلے یوسف نے جب سو
کہ کھانا بہت پکا کر کے لا
پکا جلد لا کچھ نکر اس میں دیر
اولا جلد یوسف کے آگے دہرا
کہ تا کوئی آدمی لے پکار
وہاں جلد پہنچا کہ جبریل سے گھر

خزانے مین یوسفؑ کے آیا تمام
لگا جبکہ اسکو برس دوسرا
جواہر تھا یا خز و دیبا حریر
سوا شی گئے تب سر سال مین
جہانتک کہ تھین باندیان اور غلام
زمین اور رہنے کے جتنے تھے گھر
چھٹے سال مین اپنی اولاد کو
پھر اُس سال ہفتم مین ہر ایک آ
کہ بیچے ہین جانون کو اپنے تمام
خریدا انھین سب کو دیکر اناج
ندا آئی یوسفؑ کو اک غیب سے
کیا تیرا اب مصریون کو غلام
روایت ہی اک شخص نے یون کہا
شکم سیر کر مجھکو دے تو طعام
روایت اگر بیع کی ہی صحیح
دیا ہو خدا نے اُسے حکم تب
کہ جسطرح مشرک کی ہی بیع اور شرا

کہین مصر مین تھا نہ نقدی کا نام
جواہر کے بدلے مین غلہ دیا
لگے بیچنے سب امیر و کبیر
ہوئی پھر تو خلقت بُرے حال مین
بکے سال چوتھے مین وہ سب تمام
بکے پانچوین سال مین بے پسر
لگے بیچنے سارے غمناک ہو
تبصریح یوسفؑ سے یون جا کہا
ہوئے آج سے ہم تمھارے غلام
خلافت کا سر پر رکھا اپنے تاج
غلام اپنا سمجھے تھے مصری تجھے
ترے عبد مصری ہوئے سب تمام
کہ یوسفؑ مین ہو جائن بندہ ترا
تو تیرا ہوا آج سے مین غلام
تو دو طرح ہو ویگی اسکی صریح
شہر اور بیع حُر کی جائز ہی اب
خدا نے رکھی مومنون پر روا

تفسیر سورۂ یوسفؑ

وکذلک مکنا لیوسف فی الارض یتبوأ منہا حیث یشاء نصیب برحمتنا من نشاء

اور یون قدرت دی ہمنے یوسف کو اس زمین مین

## وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

اور ضائع نہیں کرتے ہم نیک بھلائی والوں کا

اور ایسا ہی یوسف کو مالک کیا
جت چاہا انہیں سے انعام دے
جسے چاہیں یوں ہیں بزرگی بڑائی
کہ ہم اجر محسن کا کھوتے نہیں
کہا حقنے یوسف کو محسن سبب
کبھی وہ اکیلا نکھاتا طعام
کہا بعض نے تھا وہ مہمان پرست
نبی نے کہا جو کہ ایماندار
نظر اسنے کی منہہ پہ مہمان کے
کسی کے جو مہمان آتا ہی گھر
نہ کھاتا ہی رزق اہل خانہ کا آ
پھر اُس گھر سے مہمان جاتا ہی جب
خدا واسطے جو کھلادے طعام
گنہ اُسکے بخشے گئے رب کے سب

زمین پر اُسے حکم ہم نے دیا
زمین بیچ جہانا وہ قائم رکے
لگا دیویں رحمت کی اُسپہ جھڑی
ثواب انکا ہرگز نجاوے کہیں
یہیں انکا بناون نہیں بے سبب
ہوا محسن اسواسطے اُسکا نام
بغیر اُسکے ہرگز نہ دھوتا تھا دست
گیا اُسکے گھر مہمان ایک بار
نہ دوزخ کی آگ اُسکے تن کو لگے
فلک سے پر رزق اُسکا آوے اُتر
خدا رزق دیتا ہی اُسکا جدا
گنہ اُسکے بخشے خدا سب کے سب
نبی نے کہا ایک باذن عام
گویا پیٹ سے ماکے نکلا ہی اب

قصہ ریان

یہہ دیکھا کہ مسجد کی دیوار پر
پرند آکے بیٹھا ہی اک جانور

لئے چونچ مین اپنی بیٹھا ہی گل
کئی اُسنے آوازین کین متصل

نبی نے سنا تو تبسم کیا
سو یارون نے پوچھا سبب اسکا کیا

کہا جانور نے کہی ایسی بات
کہ آیا تبسم مجھے اُسکے سات

یہہ کہتا ہی گل اپنی منقار سے
جو دریا مین ڈالون مین اسکو یہے

کبھی اُس سے دریا مکدر نہو
کدورت اُسے کچھ مقرر نہو

اسیطرح رحمت خدا کی تو جان
کہ دریای بے انتہا اُسکو مان

گنہ تیری امت کے ہین اسقدر
مری چونچ مین گل ہی یہہ جسقدر

وہ رحمن ہی اور غفور رحیم
یہہ بندے گنہگار گو ہین عظیم

گنہ اُنکی حق کی صفت کے اوپر
نہ غالب کبھی ہو یہہ باور تو کر

## رجوع بقصہ

اسی قحط سالی مین سن ای عزیز
ہوا سخت بیمار بارے عزیز

کیا اختیار اُسنے دار البقا
رہا تخت شاہی پہ یوسف بجا

جہان تک کہ تھے ملک مین بادشاہ
اطاعت کی رکھتے تھے یوسف سے راہ

ہوئے سارے سرکش ذلیل اور خوار
ہوا مصر مین اُسکا کل اقتدار

کیا سب نے یوسف سے ایمان طلب
جہان تک کہ تھے لائے ایمان سب

کیا پھر عدالت کا بازار گرم
عمارت کا شہرونکا تھا کار گرم

تفسیر سورہ یوسف

[illegible]

سواری جو یوسف کی نکلی شتاب
زلیخا کے دل مین ہوا اضطراب

## تفسیر سورہ یوسف

نکلتا تھا جب لاکھ گھوڑے تمام
اور اتنے ہی ہوتے تھے پیش در بس
ہزار آگے چلتے تھے جو چوبدار
یہہ کہتی تھی خلقت اُسے دیکھکر
بڑا اسلطنت کا کیا اہتمام
زلیخا کا اُسوقت یہہ حال تھا
کمر اپنی رسّی سے تھی باندھتی
ندا کرتی یوسف کو رو رو کے تب
زبس ہووے تھا خلق کا اژدحام
کوئی اُسکا ہرگز نہ کہتا تھا حال
زلیخا یہہ دل مین سے کہتی مدام
مجھے خاک مین دیکھیو تو نجھا
پڑے سر اوپر جو لشکر کی خاک
غبار اُسکے لشکر کا آنکھوں مین تھا
غلاموں کے سر پر ہے شاہی کا تاج
سواری جو یوسف کی جاتی گذر
بتوں سے یہہ احوال کہتی تمام

زمین اور [illegible] م
جو [illegible] چار [illegible] بس
نشان اُنکے گھوڑے آگے ہزار
کہ شاہو [illegible] یہہ [illegible]
خدا [illegible] شاہ [illegible] غلام
کہ [illegible] یوسف کا
وہ [illegible] مین [illegible] آ [illegible]
[illegible]
نہ [illegible] تھا یوسف چوبدار [illegible] مدام
کہ اب یہہ زلیخا کر اسکو خیال
کہ جس جا پہ ہو خاک اُڑتی تمام
طرف سے جو یوسف کی آوے ہوا
ہوا کے سبب ہو یہہ دل قرب تاب
خدا کی ہے قدرت یہہ دیکھو ذرا
جو تھے شاہ اُنکے گیا گھر سے راج
پھر آتی وہ گھر اپنے با چشم تر
کہ پھر اکسی ڈھب کر و راست کام

[illegible]

تفسیر سورۂ یوسف

اتر کر کے یوسف نے اُس سے کہا — کہ کہہ کون ہے اور ترا حال کیا
لگی کہنے ایسا تو ہی بے خبر — نہین جانتا مجھکو تو سر بسر
کیا پھر طماچون سے منہہ اپنا لال — کہ تجھکو نہین کچھ بھی میرا خیال
لگی رو کے کہنے کہ واحسرتا — مری اُسپہ بپتا جو نہین جانتا
کہا صبر و طاعت کرے جو کہ آ — اگر عبد ہووے تو ہو بادشا
فقیرون کو کرتی ہین دو شی امیر — امیرون کو کرتی ہین دو شی فقیر
وہ طاعت ہے اور صبر ہو جس سے شاہ — گدا جس سے ہووے وہ شہوت گناہ
ہوئی معصیت سے مین اپنی تباہ — ہوا صبر و طاعت سے تو بادشاہ
زلیخا مین ہون تیری خدمتگذار — کیا جان و تن تیرے اوپر نثار
خریدا تجھے دیکے مین مال و زر — تجھے بیخبری اب تک نہین کچھ خبر
کیا واسطے تیرے تاراج راج — ترے سر پہ شاہی کا ہے آج تاج
لگی تجھسے تھی تیرے سب دل کی لو — پہنچاتی تجھے دن مین پوشاک سو
کئے فرش قالین تیرے لئے — تجھے کیسے آرام مینے دئے
یہہ سنتے ہی یوسف کو حسرت ہوئی — بہت دیکھکر دل مین عبرت ہوئی
کہا تیرا کیدھر گیا وہ جمال — کہا تیرے غم سے ہوا پائمال
کہا تیرا قد کیون ہوا جون کمان — کہا تیرے غم کی ہوئی مین نشان
کہا کیا ہوے تیرے سنبل سے بال — کہا تیرے تن کے ہوئے سب وبال

تفسیر سورہ یوسف

کمان قد تھا اب سرو قامت ہوئی — گویا دھان پہ تا ہم قیامت ہوئی

نگہ اور مژگان ہٹ دا اپنے پر — کہے نوک چھوٹا جانا ناوک کا تیر

جو دیکھے درست اُسکے سب اُسنے جوڑ — ایا غنچہ لبہا سے یوسف مروڑ

کہ دل اُسکے پشا یہ کہ مائل نہو — کہیں تیغ ابرو سے گھایل نہو

کہا تیسرا سیرا اسطاب ہی یہہ — مرا خواہش ہے یہہ کی اب یہہ

کہ تیرے سبب سے یہہ سو جھکو ادب — کہ زوجہ مین تیری ہون اور تو ہو وت

ایا اُسکے یوسف نے سر کو جھکا — پھر آ کر کے جبریل نے یون کہا

کہ کہتا ہی اس طور سے تیرا رب — زلیخا تھی بوڑھی جوان ہے یہہ اب

دیا اسکو پہلا سا حسن و جمال — تھی کافرہ ہوئی مومنہ باکمال

یہہ سب واسطے ہمنے تیرے کیا — پھر انکار کی اُسنے ہم وجہ کیا

یہہ کہکے جبریل پھر پاس آ — زلیخا سے بازو کو اپنے ملا

ہوا اور بھی حسن اُسکا دو چند — فروزان ہوئی منہ سے بھی چار چند

ہوئی حسن و صورت مین جنت کی حور — کھلا اُسکے چہرے پہ اسطرح نور

نہ آنکھون سے دیکھا نہ کانون سنا — اُسے دیکھ جو روزن نے سر کو دھنا

جو دیکھی تو ہے نا شگفتہ کلی — تو یوسف کو ہونے لگی بیکلی

اُسے دیکھ ایسے گئی اُسکے تاب — لگا ہونے سینے مین دل آب آب

ہوا آتش عشق سے بیقرار — لگا اُڑنے دل اُسکا سیماب وار

تفسیر سورہ یوسف

تڑے اسنے پھاڑا تھا دامن کو آ | تڑے ہاتھ سے اسکا دامن پھٹا

یہہ کہکر کے جبریل غائب ہوا | وہ یوسف زلیخا کا طالب ہوا

جو تھا در رہو اسپہ تھی صاف مکر | لگا کرنے تب دل مین اپنے وہ فکر

کہا پھر زلیخا نے یوسف سے یون | تعجب ہے اب تو کرتا ہی کیون

یہی حسن تھا اور یہی تھا جمال | برس چاردہ کا مرا سن و سال

نہ جب تو نے مجھپر ذرا کی نظر | کہا مجھکو تھا اس گھڑی ایک ڈر

نظر مجھکو کرنی نہ تھی تب حلال | کہ مین دیکھتا تیرا حسن و جمال

مگر مجھکو اسبات کی ہی یہہ فکر | کہ تو کس طرح سے رہی ایسی مکر

اور اک یہہ کہ تھا زوج تیرا عزیز | رکھے تھا وہ تجھکو نہایت عزیز

خیانت سے کی تو نے مجھپر نگاہ | تعجب ہے اسبات کا مجھکو آہ

کہا اسنے یوسف ملامت نگر | ترا حسن تھا اسطرح جلوہ گر

کہ جو کوئی دیکھے وہی غش کرے | تجھے جو کہ دیکھے وہ اشاش کرے

جوانی تھی مجھپر وہ عین شباب | مرا دل گیا تجھپہ اسدم شتاب

قسم ہے مجھے ایزد پاک کی | کہ جسنے مجھے عقل و ادراک دی

بلوغت سے گذرے تھے چھبیس سال | عزیز استار کھتا تھا مجھکو نہال

وہ لے پاس ہے کسے نہ آیا کبھی | نہین ہاتھ مجھکو لگایا کبھی

رہی ہو نہین اب تک اسیطرح فرد | زلیخا نامین عورت ہے وہ یا کہ مرد

# در آمدن قافلہ از شام و آمدن اولاد یعقوب علیہ السلام

روایت ہے جب قافلہ شام سے — [illegible]

دیت [illegible] — [illegible]

بات جو آتے تھے پھر شام کو — [illegible]

وہ یعقوب کے تھا جو رہتے تھا گھر — [illegible]

وہاں گئے [illegible] — [illegible]

نہایت پریشان و نہایت بے سیم — نہایت [illegible] عجب [illegible]

وہ بیٹے [illegible] — وہ جب [illegible]

یہ بیٹے یعقوب علیہ السلام — تھکا کے ہیں بیٹے تھے ہر صبح و شام

کہا یعقوب نے ان بیٹوں کو خصال — ہے بیشک کوئی عارف باکمال

[illegible] پاس یہ خصلت [illegible] — یہ معلوم تھا [illegible] یوسف [illegible]

بہت دل میں اپنے وہ کرتا تھا یاس — کہ ہوتی اگر مجھکو قوت کی آس

تو اب مصر کی جا کے کرتا میں سیر — کہ ملنے میں ہوتی بہت اسکے خیر

مگر اسے یوسف کی ملتی خبر — کہ رکھتا ہے وہ فلسفی پر نظر

نجانے تھا یوسف ہے انکا پسر — ملا مصر کا انکو ملک عظیم

تفسیر سورۂ یوسف

تفسیر سورۂ یوسف

ہوئے بھوک سے تنگ ہم سب کمال
غضب سے ترے ہم پہ آیا وبال

دعا رب سے کرنا کہ رزق ہمکو دے
اب اسوقت پر رحم ہم پر کرے

کہا ان سے یعقوب نے بھر کے آہ
سنا ہین کہ ہی مصر مین بادشاہ

کہ ہی وہ نہایت کریم و رحیم
بڑا ہی او وہ دانا حلیم و فہیم

کہا تو نے کاہے سے جانا کہا
اترتے ہین یان شام کے لوگ آ

وہ کرتے ہین سب انکا مجھسے بیان
جو جاؤ تو ہی مجھکو غالب گمان

کہو جاکے تم اس سے میرا سلام
تو بخشش کرے تمپہ وہ نیک نام

کہا ہم ہین ننگے بدن سے فقیر
نہین مال رکھتے ہین سب ہین فقیر

نہین کوئی تحفہ کہ دین اسکو جا
کہین شاہ سے ہم اب فقیر اور گدا

جو جاتے ہین دیتے ہین یاقوت و در
کرین کیسہ شاہ ان سب سے پر

ہمارے نہین پاس اب کوئی شی
کہا خود وہ دیتا ہی جو کچھ کہ ہی

وہ لیتا ہی تھوڑا اور دیتا ہی بہت
فقیروں سے ہرگز نہ لے ہی بہت

کہا ہمکو آتی ہی اس سے حیا
کہ دین اسکو ہم کھوٹی درہم کو جا

ہزار اب تو درہم ہین اور چار سو
جو دینار انکی کرین ہو وین نو

ہٹاوے اگر درہمون کو تمام
بنا پھر کرین کون آگے کام

کہا کھیو تم اس سے اپنا نسب
کہ اولاد یعقوب سے ہم ہین سب

کہا گر نسب بھی نہو وھان قبول
کہا دل مین تم بھی نہو یا ملول

تفسیر سورۂ یوسف

رہو جب تلک پاس آ کے تمام
بہت بیٹھنا دیر تک خوب تھا
ہٹو جب کہو اُدہر اپنی اپشت
کسیکو نہ دیکھو پھر اُسکی نہیر
رکھے بہت یہہ سکہ کے بیٹے تمام
رکھا اُسنے یامین کو اپنے پاس
یہان شہر مین کرکے یوسف نے خور
مسافر کے رہنے کو پاکیزہ جا
مقرر ہر اک جا پہ حاجب کیا
کئے اُسکے تابع مین پانصد سوار
جو آتا کوئی قافلہ اُس طرف
تمام اُنکا دریافت کرتا وہ حال
قلمبند کرتا سب احوال کو
صفت مرد کی اور ملک اور ذات
وہ لکھکر کے سب قوم اور خاندان
اگر حکم ہوتا کہ لاؤ یہان
اگر حکم دیتا کہ سب جائین ہٹ

نہ آئین مین کچھ کوئی تم تمام
یہہ یشنا بہ تکرار بستہ مہر خوب تب
کہا جو یہ یوسف نے سب یہ خذ ثت
کہ آئین تمہارے ہے بالکل ضرر
کیا شہر کو تب اُن سب نے عام
کہ ہوتا تھی یعقوب اُن بن اداس
عجب طرح کا اک نکالا تہا شور
بنائی تھی ہر طرف یہان سرا
نگہبان اُسے اُس جگہ کر دیا
کہ پھرتے رہین گرد اُسکے وہان
تو حاجب کھڑا تا اُنہین بانہ یوسف
کہ کیسی بعضا خت سے کہنا سب حال
کتابت مین لاتا وہ سب حال کو
کتابت مین لاتا وہ ساری صفات
اُسیطرف یوسف کے کرتا روان
اُسے کرتا حاجب اُدہر کو روان
ہٹاتا تھا حاجب اُسیوقت جھٹ

| | |
|---|---|
| جو عابد ہین یا ہین حقیقت شناس | سوال اُنسے ہوویگا آرب کے پاس |
| جو عارف ہین عرفان سے ہو گفتگو | عمل سب کے حاضر ہون آر و برو |

## رجوع بقصّہ

| | |
|---|---|
| کہا بھائیون نے یہہ یوسفؑ کے تب | ہم آئے ہین کنعان کے جانب سے سب |
| ہم اولاد یعقوبؑ کے ہین تمام | جو ہی ابن اسحاق علیہ السلام |
| کہا ہی صحیح اب تمھارا نسب | سبھی اسکے ہی تم جو کہتے ہو سب |
| چمکتے ہین چہرے یہہ جون آفتاب | نہ چھپے وہ جسکے ہو آگے حجاب |
| بتاؤ کدہر کا ارادہ کیا | ادہر تمکو آنے کی حاجت ہی کیا |
| کہا شاہ سے مصر کے کام ہی | کہ اُسکا بڑا ملک مین نام ہی |
| کہا کچھ بضاعت بھی رکھتے ہو تم | یہہ سنتے ہی اُن کے ہوئے ہوش گم |
| سبھی سن کے سر کو تلے کر گئے | اور آنکھوں مین آنسو وہین بھر گئے |
| کہا اپنی پونجی فقط جان ہی | سو یہہ بھی کوئی دنکی مہمان ہی |
| اسیطرح آکر کے منکر نکیر | وہ ہون قبر مین عبد کے دستگیر |
| یہہ پوچھین گے پونجی بھی لایا ہی تو | و یا خالی ہاتھون سے آیا ہی تو |
| نبی اور دین اسکا پوچھین شتاب | کہین کیا ہی قبلہ ترا دے جواب |
| جواب اُسکا دیویگا تو سب صحیح | نہین پھر تو احوال ہووے قبیح |
| کہا پھیر حاجب نے کیجے نزول | نہو نا ذرا دل مین اپنے ملول |

تفسیر سورۂ یوسفؑ

جو لایا تھا خط اُس سے پوچھا بلا
کہا تب اُن سے وہ آیا یہاں
کہا سارے ہیں وہ پراگندہ حال
ہر اک بیا پہ پونا کی تر لگی
یہ سنکے رویا تب زار زار
لگا کہنے یہ تب پھر یوں وزیر
کہا میر بھائی یہ آئے ہیں سب
کوئے میں انھوں نے تب ڈالا تجھے
کہا پھر تو رونا ہے کیوں اے عزیز
کہا تجھکو دو بات کا اب ہے غم
سبب تیرے عاصی ہوئے ہیں سب
تعجب میں سنکر ہوا تب وزیر
کہا کیا کریگا تو اب انکے ساتھ
کہا ہیں وہ میرے قریب اور حبیب
لکھا پھر جانب کو یوں اُس نے خط
کہ رکھا نیکو اچھا کھلانا انھیں
سبھی نعمتیں اور میوے تمام

کہ آیا ہے کنعان سے بیٹا بلا
کہا اُنکی پوشش کی تو کم بیان
پھٹے انکے کپڑے ہیں انکے بحال
وہ پوشاک ساری بدل تب ہوئی
و راشک تھا نکلے ہیں ہار
ہوئے کس لئے آپ تم اے یہ
انھیں کی تجھے رو رو تب تھی طلب
مرے گھر سے آنسو نکالا تجھے
کہ بھائی تجھے تیرے سب بے تمیز
گناہ انکے معاف رکھو اور ستم
پڑا وہ سر افسر کا یہ غضب
کہ یوسف کرامت میں ہے بے نظیر
کہ آکر پڑے ہیں یہ سب تیرا تھ
کروں وہ جو کرتا ہے اپنا قریب
وہ مہمان ہیں رکھیو انھیں اس نمط
بہت سرد پانی پلانا انھیں
کھلانا انھیں خوب ہی صبح و شام

زمین سے آسمان اسیطرح ہم جانتے ہیں
زمین سورج دسے آسمان جانتے اب سب
ہر اک کا قیامت کو ہو نور چاند
دسے آسمان اور نہ باقی زمین
نشان انسے تمام کا ہو دسے نہیں
عدم انسے ہوئے کا یہ سبب
کہ انسان سے واسطے ہیں یہ سب
ہو دسے تکلیف انسان کا
پھر ان کا نہیں کچھ ضرور تمام

تفسیر سورہ یوسف

کہا بعض نے اسکی تفصیل یون
سو حدّ سو حدّ سے ہو وین قرین
وہ فاسق گا فاسق سے ہو اتفاق
سعید اور سعید اور شقی اور شقی
زمین بیچ گاڑی گئی سے سوال
کہ کس جرم پر کی گئی قتل تو
یہہ تھی جاہلیت مین اک رسم عام
نئی اُسکو پوشاک دیتے تھے
اُسے ڈالتے اس کوئے بیچ سب
وہ کھنی وہان الامان الامان
وہ جسوقت ہر اک کے نامے کھلین
بیان اور یا یہہ ہے کہ نسا ہما سب
گلے مین اُسے باندہ دیتے ہین لا
کہین گے عمل دیکھ بد آہ آہ
کہین گے پڑھو اپنی اپنی کتاب
کہ جسوقت چیرا گیا آسمان
وہ جسوقت جنت بھی نزدیک ہو

و اذا الموؤدة سئلت بای ذنب قتلت و اذا الصحف نشرت و اذا السماء کشطت و اذا الجحیم سعرت و اذا الجنة ازلفت علمت نفس ما احضرت

سُن اسکو مین سب تیرے آگے کہون
ہو ملحد کے نزدیک ملحد وہین
منافق کے ہو پاس صاحب نفاق
اکٹھے ہون سب دوزخی دوزخی
کرے جس گھڑی ایزد ذوالجلال
سوال اس سے ہو حق کے آرو برو
برس دس کی لڑکی جو ہوتی تمام
کو ایک جنگل مین گھر اکھدا
یہہ تھا اُنکے اوپر خدا کا غضب
اُسے توپتے خاک سے سب وہان
ہر اک ہاتھ مین اُسکے نامے کو دین
مرے اُسکا نامہ ہیمنین ہین سب
پڑھے گا وہ اُسکو قیامت مین آ
خدایا فضیحت ہوئے اور تباہ
گناہون سے ہو ویگا عالم خراب
جہنم کو دیکھو گے تب بیگمان
جو ہین جنتی اُنکے ہو رو برو

تفسیر سورہ یوسف

کہاں ہے یہہ جو قافلہ شام کا
اُترا یہیں ہے جو غریبوں کا جا
مرے آگے جس طرح لاتے ہو خوان
نہایت ہی حرمت سے لانا انھین
یہہ کی عرض اُسنے کہ ای شاہ دین
ولیکن یہہ ہے عرض لیکر کے مال
کسیکی نہ اسطرح تکریم کی
غریبوں کے گھر مین اُتارا انھین
کہا اُسکا جھگڑا نہ ای خام کر
گیا گھر مین جا اُسنے دیبا کا فرش
تکلف بہت حد سے زیادہ کیا
لگانے ہر اک طرف کھانیکے خوان
پھر انکو گیا لیکے گھر مین شتاب
رکھے تھا طرف اُسکے یوسف نظر
سبھی خادموں کو کہ لاؤ طعام
نہیں جانتے تھے وہ بھائی ذرا
پڑی تھی جو ہیبت دلوں مین تمام

انھین سیر کے گھر مین تو جا کر بٹھا
کوئی ان مین سے ہرگز اُس جا نجا
اُسیطرح دینا انھین بیگمان
بہت خوب کھانا کھلانا انھین
ہوا حکم جس طرح ہوگا یہ ہین
بہت شخص آئے تھے صاحب کمال
نہ کچھ اُنکی توقیر و تعظیم کی
نہیں جانتا مین کہ یہہ کون ہین
کہا جسطرح تجھکو وہ کام کر
بہت اُس مکان مین وہ زیبا تھا فرش
ہوا حکم جس طرح تھا وہ کیا
اور اک طرف اقسام میوے کے دان
کہا کھایئے اور نکیجے حجاب
تقید تھا قحطی زمان مین مگر
دھر وان اُنکے آگے وہ چین چین تمام
کر یوسف غلاموں سے کہتا ہے کیا
نہ کرتے تھے ہرگز کسی سے کلام

وجاء اخوة يوسف فدخلوا عليه فعرفهم وهم له منكرون

نہین ایسی صورت کا اس شہر مین / جو ڈھونڈھے تو پاوے نہین دہر مین
یہی ہی سبب اُنے اکرام کا / ہی گو رہا بہت قافلہ شام کا
کہا تب کے کہ ہم ہین فقیر / نہایت ہی آنکھون مین شہ کے حقیر
کیا رحم ہم پر سمجھ کر ضعیف / کہ ہین فقر و فاقے سے ہم سب نحیف
یہہ سنکر کے رونے لگا زار زار / ہوا قلب یوسفؑ کا بس بیقرار
زلیخا سے یوسفؑ کے تھے دو ولد / لطافت نظافت مین زیادہ زحد
فراہیم تھا انمین چھوٹیکا نام / تھے غشا مسمی بڑے کا کلام
کہا اُسنے منشا کو رکھ سر پہ تاج / زری کا تو اک پٹکا لے مجھسے آج
دو شالہ بھی لو مجھسے شاہانہ تم / ولیکن کرو آج یہہ کام تم
کہ پیمانہ تم ہاتھ مین آج لو / اور اُن سے غلے بار اُنکے تم پر کرو
کہا اُسنے بابا سے کہہ انکا حال / کر ان سے ہی کیون تجھکو الفت کمال
کہا ہین یہہ سب جان سے تیرے عم / انھین کا ہے تیرے دل مین رہتا ہی غم
کہا وہ ہین یہہ جنکو آئی نہ چاہ / کنوئے بیچ ڈالا تجھے کر تباہ
دیا بیچ پھر تجھکو مالک کے ہاتھ / نہین خوب کرنا سلوک انکے ساتھ
کہا دیکھ باطن کی تو انکے چاہ / مجھے مصر کا کر دیا پادشاہ
انھون نے کیا نیک یا مجھسے بد / ہوا حق مین میرے وہ احسن بحد
ولیکن تو اب کیجو کلام / تجھے سو کہ مین کون کیا میرا نام

تفسیر سورۂ یوسف

کہا جھوٹ تم جاسوس یا چور ہو | تو جھوٹے ہو کیون [illegible]
مرے ملک پر کی جب تمنے نظر | کہیں جا کے دو سے تم اسکی خبر
کہا سب نے اس وقت سن ای عزیز | سوا حق کے بہتر نہیں کوئی چیز
نہیں ہم ہیں جاسوس اور ہم نہ چور | کہے جو کہ چاہے خداوند زور
ہمیں دیکھ سکے سب ہم سب ہیں بس | وزیر بس نہیں کوئی دیکھتے ہیں بس
کہا اک تمہارا ہے سو کے مثال | تمہیں دو پہ اپنے آیا خیال
ہزار آدمی کے برابر ہو دس | نہیں تمکو کھتا ہین کچھ اور بس
مگر تجھ سے احوال اپنا کہو | بتاؤ تجھے راست تم کون ہو
کہا ایک کی ساری اولاد ہیں | وے فقر و فاقے سے برباد ہیں
پدر ہیگا یعقوب علیہ السلام | بڑا باپ نے اسکو کہا ہے نام
سلام اسنے تمکو کہا ہے بہت | نحیف اور ضعیف ہو رہا ہے بہت
کہا تمکو بھیجا ہے کیوں باپ نے | کہا یہہ جو احسان کیا آپ نے
ترے جود و احسان کی پہنچی خبر | ہوئی سارے کنعان میں بیشتر
ہوئے قحط سے ہم نہایت ہی تنگ | اڑا ہے غم سے چہرہ ہمارا ہے رنگ
کہا ہمکو جاؤ تم اس شاہ کے پاس | تمہارے ہاں سب برآوینگی آس
سنا جبکہ یوسف نے یہہ ماجرا | تب آنسو سے آنکھیں گئیں ڈبڈبا
کہا تم ہو اب کتنے بھائی تمام | کہا باپ کے ہم تھے بارہ غلام

الا ترون انی اوفی الکیل وانا خیر المنزلین ۝

مگر جو ہوا اُسنے دیکھا تھا خواب — اُسی دن سے ہم ہوگئے سب خراب

کہا خواب کیا تھا بیان تو کرو — کہا اُسنے دیکھا کہ وہ شاہ ہو

بڑے بھائی ہم سب ہون اُسکے غلام — ہمارا ریاست مین کچھ ہو نہ کام

کہا وہ ہوا بادشہ یا نہین — کہا اُسکا احوال کھلتا نہین

ہوا ملک دنیا نہ اُسکو نصیب — وہ دنیا مین بیکس رہا اور غریب

سبب یہہ کہ بھیڑا اُسے کھا گیا — مگر ملک جنت کا اُسکو ملا

کہا پھر یہہ سُنکے تمہارا کلام — نہین اسکو اصلا کہین انتظام

ہوے دل مین سنکر پریشان وہ سب — کلام اُس سے کرنے لگے باادب

کہا پھر اگر تم ہو اب راست گو — تو اک تم سے اس جا پہ حاضر رہو

جو باقی ہو جا کرکے لاؤ اُسے — بتاتے ہو چھوٹا برادر جسے

تمہاری خبر اُس سے پوچھونگا سب — کہ بھیڑیئے نے کھایا ترا بھائی کب

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ

اور جب تیار کردیا اُنکو اُنکا اسباب کہا لے آؤ میرے پاس ایک بھائی جو تمہارا ہے باپ کی طرف سے

دیا حکم پھر اُنکی پونجی کو لین — اور اُنکو طعام اُسکے بدلے مین دین

دیا رو برو اپنے غلے کو پھر — کہا جاؤ بھائی کو لاؤ ادہر

کیا جبکہ تیار اُن کے لئے — سفر کے سب اسباب اُنکو دئے

فان لم تاتونی بہ فلا کیل لکم عندی ولا تقربون ۝

قالوا سنراود عنہ اباہ وانا لفاعلون ۝

کرین گے ہم اس کام کو بالضرور — نہ دیگا اسباب مین کچھ قصور
دیا غلہ ہر اک کو بھر بھر وسق — کہ تھا اپنے بھائی کا اسکو قلق

وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ

اور کہا یا خدمتگاروں کو اپنے رکھدو انکی پونجی انکے بورون مین

کہا پھر غلامون کو اپنے تمام — کہ اس قافلے کے جو کھوٹے ہین دام
سو اسکے لیئے پھیر دو انکو اب — رکھو انکے اسباب مین جاکے سب
سبب یہ کہ جانین یہہ بھائی تمام — کہ کھانا دیا اور دئے پھیر دام
یہہ جانین کہ ہے یہہ سخی اور کریم — پھر آجلد اس جا پہ ہو وین مقیم
سبب اور تھا یہہ کہ بار دگر — وہ ہٹ کرکے شاید کہ آوین ادہر
نہو پاس انکے اگر زاد راہ — تو ہوون بھوکھ سے راہ مین یہہ تباہ
کہا بعض نے ناکہین یہہ نسب — کیا بھائیون نے ثمن کو طلب

لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَا اِذَا انْقَلَبُوْا اِلٰى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

شاید اسکو پہچانین جب پھر کر جاوین اپنے گھر شاید وہ پھر آوین ف

وہ تا دیکھ لین اپنی پونجی کو سب — پھرین اپنے گھر کی طرف کو یہ جب
وہان جاکے پھر آوین میری طرف — نہو فقر و فاقے سے رہ مین تلف

فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

سو بھیج ہمارے ساتھ بھائی ہمارا

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ

کہا باپ کو پھر نہٹ کر سلام ۔۔۔ جو پوچھا تو کرنے لگے یہہ کلام

کہا باپ سے کیا کہین ہم عزیز ۔۔۔ نہایت ہی دانا ہی اور باتمیز

نہین ایسا حاکم ہی دیکھا کہین ۔۔۔ جہان مین کوئی ایسا عالم نہین

خدا کا بہت اُسکے دل مین ہی ڈر ۔۔۔ رکھے ہی غریبون پہ اپنی نظر

ہمین پھر وہ سمجھا کہ جاسوس ہین ۔۔۔ برا حال اور ون سے جا کر کہین

ہمین قتل کرتا و لیکن تری ۔۔۔ مفصّل خبر ہمنے جو اُسکو دی

کہا ہمنے یوسفؑ کا قصہ تمام ۔۔۔ نہ لایا یقین ہمپہ وہ نیکنام

کیا اُسنے یامین کو پھر طلب ۔۔۔ وہ یوسفؑ کے قصے کو پوچھیگا سب

کہا باپ نے اُسکا ہی دین کیا ۔۔۔ کہا اُسکا ہی دین اسلام کا

ترے غم سے اُسکو بہت غم ہوا ۔۔۔ ہنسی مین گویا اُسکو ماتم ہوا

وہ یوسفؑ پہ اور تجھہ پہ کھا کھا کے غم ۔۔۔ لگا رونے اور اُسپہ گذرا الم

ہمین اُسنے تحفے بہت سے دیئے ۔۔۔ بہت اُسنے اکرام ہمپر کیئے

کیا ہم فقیرون کو اُسنے غنی ۔۔۔ دلون کو ہمارے ہوئی روشنی

جو ہوتا تری صلب سے بھائی اور ۔۔۔ نکرتا ہماری وہ اس طرح غور

ارادہ ہی یامین کو لیکر چلین ۔۔۔ اُسے اپنا ممنون احسان کرین

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

پھر جب پھر گئے اپنے باپ پاس بولے اے باپ بند ہوئی ہم سے بھرتی

فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

اور وہ ہی سب مہربانون سے مہربان

فَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ

اور جب کھولی اپنی چیز بست پائی اپنی پونجی پھیری آئی اُن کی طرف

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا

بولے ای باپ وہی جو ہم مانگتے ہین یہہ پونجی ہماری پھیر دی اُنہن نے

جب اسباب سب اپنا کھولا انہون نے کہا سب نے ای باپ ٹک کیجو غور یہہ پونجی ہماری ہمین دی پھیرا مراد اس سے ہر رات کہتے ہین ہم دیا پاس سے اپنے ہمکو طعام

وہ پونجی نظر آئی اُنکو پھیری نہین مانگتے تجھ سے کچھ چیز اور بھلا ہمکو تو اور رکھتا ہے کیا کرم شاہ کا نپٹ نایاب کر دے پھیر ہمکو وہ بخشتے ٹک دام

وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ

اور رسد لاوین ہم اپنے گھر کو اور خبرداری کرین اپنے بھائی کی اور زیادہ لیوین بھرتی ایک اونٹ

ہم اب گھر کے لوگو نکو لاوین طعام نگہبان بھائی کے ہون لا کلام

خدا تم سے بہتر نگہبان ہے کہا کعب احبار نے رب کہا جلال اور عزت کی اپنی قسم

فَإِنْ لَئِنْ أَرْسَلَهُ مَعَكُمْ

حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا

تفسیر سورۂ یوسف

وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ

لکھا سب نے کاغذ مین یہ بات ہی
کیا عہد جو ہم نے سب راست ہی
خدا اسکا ہی اور ملائک گواہ
براہیمؑ و اسحاقؑ بے اشتباہ
کیا درج نامے مین اُن سبکا نام
یہودا ہوا اُنکا ضامن تمام

فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

پھر جب دیا اُسکو عہد سب نے بولا ذمہ اللہ کا ہی جو باتین ہم کہتے ہین ف ا

دیا باپ کو جبکہ عہد اور قسم
کہا پھر یہہ یعقوبؑ نے کیا ہی غم
جو کہتے ہین ہم اسکا ہی حق وکیل
نہین اور درکار ہمکو کفیل
چلے مصر کو پھر وہ تیار ہو
لیا اپنے ہمراہ یامین کو
چلے ساتھ یعقوبؑ بھی چند گام
کراتنی وصیت کرے وہ تمام

وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ

اور کہا اے بیٹو نہ داخل ہوجیو ایک دروازے سے اور پیٹھو دروازے سے جدا جدا

کہا میرے بیٹو نصیحت سنو
تم اک در سے داخل اکٹھے نہو
ہر اک ہو کے داخل جدے باب سے
بہت خوب جانا ہی ابواب سے
سنا مین نے ہین مصر کے پانچ باب
ہی ہر باب سے تم کو جانا صواب
سنو اسکو یعقوبؑ نے انکو یون
کہا ایک در سے وہ داخل نہون

تفسیر سورہ یوسف

مِنَ اللّٰهِ مِن شَيْءٍ

إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا

مگر ایک خواہش تھی یعقوب کے جی میں کہ پوری کی

تفسیر سورۂ یوسف

| | |
|---|---|
| کہا یعنی تمھارے ہین دشمن تمام | کہا ہان ہم سے ہین لا کلام |
| کہا آدمی سے جو رکھتے ہین کین | کچھ اہل فلک ہین کچھ اہل زمین |
| بچاؤ گے تم مجھکو کس سے کہو | کہا سب سے اس وقت حیران ہو |
| فلک کی حراست کرین کیونکہ ہم | ہمارا ہی اس جا پہ مقدور کم |
| کہا پھر علیؑ نے سنو یہہ کلام | مین کہتا ہون تم سے ای خاص و عام |
| بلا جو زمین پر کبھی آتی ہے | تو پہلے ہی فلک پہ رکی جاتی ہے |
| فلک سے نہ رکا جو تم نے بچا | زمین کی حراست ہو تا ہے کیا |
| خدا کی طرف سے فرشتے ہین دو | بلا کو اٹھاتے ہین یہہ وقت دو |
| قضا جبکہ آتی ہے ہوتے ہین دور | زمین انکا بس چلتا اسکے حضور |

## رجوع بقصہ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

اُسی پر مجھکو بھروسا ہی اور اُسی پر بھروسا چاہئے بھروسا کرنیوالوں کو

| | |
|---|---|
| کہا پھر یعقوبؑ نے یہہ کلام | علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام |
| اُسی پر توکل کیا مین نے اب | کرین یہہ جو صاحب توکل ہین سب |

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم

اور جب داخل ہوئے جہان سے کہا تھا انکے باپ نے کچھ نہ بچا سکتا تھا انکو

وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

تفسیر سورۂ یوسف

وے اکثر اسکو نہین جانتے
اب آگے حکایت ہے انکی ذرا
وہ نزدیک جب شہر کے سب ہوئے
ہر اک باب مین دو دو داخل ہوئے
گئے اسطرح سے وہان دس کے دس
اکیلا تھا وہ باب پر شہر کے
سمجھتا نتھا ہرگز نہ وان کی زبان
یہہ یوسف کو جبریل نے دی خبر
اکیلا ہے یامین ناقہ سوار
گذرتا ہے جو کوئی اُس رہ جا
سمجھتا نہین کوئی اسکی زبان
تجھے حکم کرتا ہے ایزد تعالی
سوار ایک ناقے پہ ہوکر شتاب
اکیلے ہو داخل تم اک برج مین
انگارنے یوسف وہ ہوکر اداس
لباس غریبانہ سے ہو درست
ہوا ایک ناقے کے اوپر سوار

جو مشرک ہین اسکو نہین مانتے
کہ وہ مصر مین کسطرح پہنچے جا
تو تب مصر کے پانچ دروازے تھے
وہ دو دو ہر اک در مین واصل ہوئے
اکیلا رہا ایک یامین بس
نجانے تھا جاوے کدہر کیا کرے
کہ پوچھے کسی سے پتا اور مکان
کر داخل ہوئے مصر مین بھائی پر
ہے سب بھائیون کا اُسے انتظار
وہ پوچھے ہے اُن سبکا اُس سے پتا
کر دیوئے اُسے بھائیون کا نشان
لباس اپنا شاہانہ تن سے نکال
پہنچ جلد جلدی ہو کے پا در رکاب
ملا تمکو اُس مین دونو کو دین
اُتارا وہ سب اپنے تن سے لباس
چلا جلد اُس جا سے چالاک و چست
لیا منہہ سے مقنعہ کو اپنے اُتار

تفسیر سورۂ یوسف

سنا جبکہ یوسفؑ نے رونے لگا ۔ منہ اپنے کو آنسو سے دہونے لگا
پہر اُسوقت اک سرخ یاقوت تہا ۔ سو بازو پہ تہا اُسکے کنگن بندہا
جو قیمت کو کچہہ اُسکی کیجے شمار ۔ تو دینار ہوتے ہین بیش ہزار
کہا اُسکو یوسفؑ نے اے اسکو تو ۔ نہ غمگین ہو دل مین اپنے کبہو
لیا اُسکو یامین نے اور کہا ۔ یہہ تو نے دیا اسکو کرتے مین کیا
کہا اُسنے اُسکو نہ کہیو کبہو ۔ اسے اپنے بازو پہ لے باندہ تو
یہہ جانا کہ کچہہ اُس سے واقف نہین ۔ یہہ خوبی ہے اسکی کچہہ عارف نہین
کہا ساتہہ میرے چلے آؤ تم ۔ اگر بہائیون سے ملا چاہو تم
کہا اُسنے مین تہا یہی چاہتا ۔ ملادے مجہے بہائیون سے خدا
پہر اُس باب سے دونو داخل ہوئے ۔ وہ خوش ہوکے آپسمین وان چلے
وہ لایا اُسے بہائیون تک شتاب ۔ اُسیطرح سے منہہ پہ ڈالے نقاب
جو دیکہا تو گہر بیچ ہے اک اژدحام ۔ کہڑے وان پہ ہین اپنے بہائی تمام
کہا یہہ ہین بہائی تو ان پاس جا ۔ مجہے اور تجہے پہر ملاوے خدا
لگا رونے یامین اور یون کہا ۔ کہ مین تجہسے ہرگز نہون گا جدا
جدائی سے تیری ہے اب مجہکو رنج ۔ کسی طرف کو مین نہون راہ سنج
کہا مین ہون مملوک عبد اور غلام ۔ مجہے ہرگہڑی اپنے مولیٰ سے کام
ارادہ کیا دل مین اللہ کا ۔ کہ مملوک ہے اُسکی درگاہ کا

تفسیر سورۂ یوسف

کوئی اسکے لینے پہ قادر نہ تھا
جو یوسفؑ نے یامین کو تھا دیا

خدا ہی بھلا جسکو دے کوئی شی
کوئی اسکو لے کیا یہہ مقدور ہی

کرے آکے شیطان کیسی ہی ٹہب
پہ مومن کا ہو سلب ایمان کب

جڑے تھے جو کنگن مین یاقوت دس
ہر اک کو دئے اسنے توڑا اور بس

ہر اک کی جو قیمت کو کیجے شمار
تو قیمت کے درہم تھے دس دس ہزار

روایت ہی عباسؓ نے یون کہا
کہ جب مصر یوسفؑ کے قبضے مین تھا

بنایا وہان اسنے سونیکا گھر
کہ جسکی چمک پر نہ ٹھہرے نظر

وہ تھا ناپ مین تیس گز کا تمام
اور اتنا ہی عرض اسکا ای نیکنام

بہت خوب تصویر یعقوبؑ کی
ہر اک اسکے دیوار و در پہ بنی

وہان بھائیون کی بھی تصویر تھی
وے ظلم کے ساتھ تھی وہ کھنچی

برہنہ چھری ہا ہینگی شمعون پاس
اور ایدھر کھڑا ہی وہ یوسفؑ اداس

دیا پانی روئیل نے آگے ڈال
وہ دی ساری کنوئن کو روٹی نکال

یہودا کے دامن مین یوسف چھپا
بعینہ جو گذرا تھا سب ماجرا

ہر اک کی اسی طور تصویر تھی
کسی بات مین کچھ نہ تقصیر تھی

دیا پھیر یوسفؑ نے یون اذن عام
کہ اس گھر کی ہو آج زینت تمام

بچھا فرش قالین کے سب جا بجا
کہا جسطرح اسطرح سے کیا

کیا صبح نے جب گریبان چاک
ہوئی روشنی از سمک تا سماک

تفسیر سورۂ یوسف

کہا پھر یہ تاشہ ہوں کھانے خوان
لے آئے وہ [illegible]

وہ کھانیکو کھاتے تھے پا بلند گر
اور [illegible]

اٹھا سر جو روئیل کا اُس گھڑی
نظر اسکی اُن صورتوں پر پڑی

پڑے اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپک
رہا دیکھ حیران اُنسے یک بیک

کہا بھائیوں نے یہہ کیا حال ہے
یہہ رونا نہیں بلکہ جنجال ہے

کہا ہمنے جو جو کیا تھا وہ کام
سو اس گھر کی دیوار پر ہے تمام

سبھوں کی نظر صورتوں پر پڑی
ہوئے دیکھ سکتے میں سب اُس گھڑی

زبان سب کی اُسوقت لکنت میں تھی
سخن بولنے کی نہ طاقت رہی

جو آنکھیں تھیں سب انکی حیران ہوئیں
وہ مل کرکے روتی کی سب [illegible]

اسی ڈھب سے عاصی زیادہ زحد
قیامت کو دیکھیں گے اعمال بد

پڑھینگے وہ سب اپنی اپنی کتاب
کسیکو نہ آویگا اُسکا جواب

نہ اُسوقت رونا کچھہ آویگا کام
جو کرنا ہے اسوقت کر لو تمام

کیا پھر یوسف نے اُنسے کلام
کہ لانا ہمارے واسطے بھی طعام

جو آیا تو یوں بھائیوں سے کہا
کہ لو اب کرو نوش جان مرحبا

ہوا اُس گھڑی دل پہ ایسا ملال
حرام اُن پہ تھا سب وہ کھانا حلال

کہا ترجمان نے یہہ اُنسے کہ ہے
کہ کھانیکے کھانے سے کیوں ہٹ رہے

کہا پوچھہ مت ہمسے کچھہ اے عزیز
کہ دیوار پر ہمنے دیکھی وہ چیز

تفسیر سورۂ یوسف

کہا تجھکو خواہش ہے بھائی کی گر | مین بھائی ہون تیرا تو غم کچھہ نکر
کہا شاہ کب تجھہ سا بھائی ملے | کہ جس سے مجھے سب بھلائی ملے
کہا رو کے اُسوقت یوسف نے یون | کہ بدلے مین یوسف کے بھائی ہون
یہہ کہکر کے کھانا کیا اُنکے پاس | کہا دونکھا وینگے مت ہو اُداس
ہوئے بھائی حسرت مین اِس حال سے | ہوئے تنگ سب شاہ کے قال سے
یہہ کرتے تھے آپسمین سارے کلام | کہ ہے ابن راحیل کا خوب کام
برابر ہی بیٹھا تھا وہ شاہ کی | یہہ دیکھو تو قدرت ہے اللہ کی
سمجھتا تھا یوسف یہہ اُنکا کہا | وہ سن سنکے یامین روتا رہا
کہا اُسکو یوسف نے روتا ہے کیون | تو کھانیکو سب اپنے کھوتا ہے کیون
کہا پہلے گھر مین یہہ چاہے دل | کہ جاکر کے رویا کرون متصل
کہا نکلے پھر دیا یہہ جواب | کہ اندر سے دل ہوگیا ہے کباب
وہان شکل یوسف کی آئی نظر | لگا بہنے آنکھون سے خون جگر
مر اس گھڑی چاہتا ہے یہہ دل | کہ وان بیٹھکر روئیے متصل
نظر بھر کے صورت کو دیکھا کرون | قیامت کو وان روکے برپا کرون
دیا حکم یوسف نے اُسکو کہ جا | اور اک ساتھہ خادم کو بھی کردیا
گیا سامنے بیٹھ تصویر کے | نکلنے لگی آہ دل چیر کے
وہ رو رو کے چومے تھا تصویر کو | وہ تصویر یوسف کی تھی روبرو

وہ خلوت کے گھر میں تھا جسکے یہاں
گیا دیکھکر دور منہہ سے نقاب
پکر آیا وہ جوں ابر سے آفتاب
لگا لیکے چھاتی سے پھر یوں کہا
کسطرح کا ہے تجھکو غم تو کہا

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ
اور جب داخل ہوئے یوسف کے پاس

تفسیر سورۂ یوسف

آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ
قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ
فَلَا تَبْتَئِسْ
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

وہ ہے کون جس سے تو پیدا ہوا — کہ دل دیکھ کر جسکو شیدا ہوا
کہا میں ہوں یوسف کا بیٹا عزیز — وہ تصدیق ہے کرنے اسکو تمیز
کہا اس جگہہ بھی ہے یوسف کا نام — کہ تصدیق کہتے ہیں جسکا تمام
کہا ہے وہ یوسف نبی اکرم — نبی خدا ان سب [illegible]
خدا کی طرف سے بھی تحقیق ہے — خطاب انکا جانو کہ صدیق ہے
یہہ سنکر کے یامین بے اختیار — [illegible] غم سے رونے لگا زار زار
کہا اسکو سنتا نے رونا ہے کیوں — کہا تجھ سے اس وقت میں کیا کہوں
کہ میرا بھی یوسف ہے بھائی بڑا — مجھے یاد آیا ہے وہ ماجرا
کہا اسنے یوسف کا قصہ تمام — کہ تھا میرے بھائی کا یوسف ہی نام
قضا سے درندے نے کھایا اسے — کسی نے نہ اس جا بچایا اسے
کہا تو نہ رو تیرا بھائی ہے یہاں — کہا میری اب ایسی قسمت کہاں
کہا تیرے بھائی کا بیٹا ہوں میں — ترے سامنے اب جو بیٹھا ہوں میں
لگایا اسے اٹھ کے چھاتی سے تب — ہوئی اسکی اسوقت حالت عجب
خوشی سے گیا مثل گل کے وہ پھول — گیا درد و غم کو اسیوقت بھول
کہا تیرا والد کدھر ہے بتا — کہا تخت پر ساتھ تو اسکے تھا
کہا تخت پر مصر کے تھا عزیز — کہا تھا وہ یوسف ہے کر لے تمیز
خوشی کی وہ شدت میں رونے لگا — رواں پانی آنکھوں سے ہونے لگا

تفسیر سورۂ یوسفؑ

جدا کر دیا مجھکو یعقوبؑ سے — رکھا دور پھر تجھ سے محبوب سے
دل اُسکا یہہ کہہ درد سے بھر گیا — زبس درد سے اُسکے غش کر گیا
اسیطرح حق دور اپنا حجاب — کرے اولیا اون سے روزِ حساب
وہ سب دیکھہ کر اُسکو غش کر رہین — اُسی طرف اپنی نظر کر رہین
وہین کتنے لاکھہ اُنپہ گذرین برس — نشے کا سا عالم رہے اُنپہ بس
کہین اُنکی حورین اور خویش و تبار — جدا ہے سے وہ کیون ہین پروردگار
ہمین اُن کے ملنے کا ہی اشتیاق — دلون مین ہمارے ہی دردِ فراق
کرے پھیر حق درمیان اک حجاب — کہے جاؤ گھر کی طرف تم شتاب
تمھاری ہین مشتاق حورین تمام — کرو جاکے اب کچھہ تم اُنسے کلام
کہین ایک لحظہ بھی دیکھا نہین — تجھے چھوڑ جاتے نہین ہم کہین
کہے تمکو لاکھون ہوئے ہین برس — جسے ایک لحظہ بتاتے ہو بس
تمھین مجھہ سے سیری نہوگی کبھو — تم اب جاؤ اولاد کے روبرو
افاقت جو اس غش سے آئی ذرا — تو یوسفؑ نے یامین سے یون کہا
کہ اب باپ کا میرے کیسا ہی حال — بتا مجھکو ہی درد اُسکا کمال
کہا اُنکے ای میرے آنکھون کے نور — ہی مرنے سے نزدیک جینے سے دور
یہانتک وہ رویا کہ اندھا ہوا — ترے غم کے آنسو سے دریا بہا
ملاقات کا تیری مشتاق ہی — وہ مسموم ہی اور تو تریاق ہی

تفسیر سورۂ یوسف

کہا بھائیون پاس چل اب چلین ذرا چین کے ابھی یہ آن کہین
کہا بعد چالیس برس کے ملا تو بیتے پھر اب کیون کرے
کہا تجھکو رکھونگا مین اپنے پاس نہو دل مین ہرگز تو اپنے اداس
سو اسکی ہی تدبیر اک سینے کی دے ان غمگین ہو تیرا جی
کروں شہ پیدہ غلّے کے پیمانے کو رکھونگا ترے بار مین سب کے
پھر اُسکے تجسس مین ہوئنگے تمام ابھی سے کیا ہے یہہ ہی کا کام
جو نکلے گا تجھ پاس تو اس سبب کرون بھائیون مین تجھکو طلب
کہا جسطرح چاہے اس طور کر جدا تجھ سے ہونا نہوے مگر
پھر آ بھائیون پاس بیٹھا شتاب بیوسف نے دیکھکر رنگ وہ آب تاب
لگے کہنے تو کون ہی نام کیا کہا مین ہون یامین عبد خدا
خوشی مین تھا ایسا وہ اُس آن مین نہ آیا کسی کی وہ پہچان مین
اسیطرح بخشیگا حسن و جمال قیامت مین مومن کو ایزد تعال
سبھی دیکھکے اُسکو ہوجائین دنگ بدل جائیگا آدمی کا یہہ رنگ
فراغت سبھون نے جو کھانے سے کی تو کنعان کا احوال پوچھا بھی
کہا پھر یہہ یوسف نے یوسف کا غم کہا کسنے زیادہ کیا کسنے کم
کہا ہیگا یامین کو سخت غم اسیکو نہایت ہے اُسکا الم
کہا کچھ بضاعت بھی لائے ہو تم جو لینے کو غلہ اب آئے ہو تم

| | |
|---|---|
| ہوئے مصر سے جبکہ آگے رواں | کہا اک مصاحب کو ہو تو دواں |
| کئی سو تولے ساتھ اپنے سوار | دیا تجھکو اسباب کا اختیار |
| یہہ جاتا ہے جو قافلہ شام کا | انھیں گھیر کر پھر میرے پاس لا |
| کہ پینے کا برتن مرے لے گئے | یہہ سب مجھکو آ کر دغا دے گئے |
| نکل آوے جس پاس پیالہ مرا | وہ ہے چور ہر گز یہاں سے نجا |
| ہوا حکم سنکر یہہ جلدی سوار | دیا سبکو اونٹوں سے اونکے اتار |

ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝

پھر پکارا پکارنے والا اے قافلے والو تم مقرر چور ہو

| | |
|---|---|
| پھر انکو منادی نے آواز دی | کہ اے قافلے والو ٹھیرو ذری |
| نجاؤ یہاں سے کہ تم چور ہو | پیالے کا احوال ہمسے کہو |

قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ۝

کہنے لگے منہہ کر کر اُن کی طرف تم کیا نہیں پاتے

| | |
|---|---|
| کہا سامنے ہو کے اُنکے یہ بات | کہ کیا ڈھونڈھتے ہو تم اے نیک ذات |

قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

بولے ہم نہیں پاتے بادشاہ کا ماپ

وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ

اور جو کوئی وہ لاوے اسکو ملے ایک بوجھ

وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ

اونٹ کا اور میں ہوں اسکا ضامن

کہا ڈھونڈھتے ہیں پیالے کو ہم
ملک کا پیالہ ہوا ہے گم
ملے اونٹ کا بوجھ پیالے کو لاوے
میں ہوں ضامن اس کا

قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ

بولے قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہیں آئے ملک میں

تفسیر سورۂ یوسف

وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝

اور نہ ہم کبھی چور تھے

کہا ہم کو خدا کی قسم
نہیں آئے اس واسطے یاں پہ ہم
ہو واقف ہمارے تم
زمین پر نہ ہم مفسدی کو
پھر جانو تم بھی نہیں ہم
کبھی چور

قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ

بولے پھر کیا سزا ہے اسکی

کہا پھر جو تم ہو نہیں ہم چور
کہا اسکے پھر کیا سزا
اور اسباب میں شاہ کے
اسطرح لاش
چاہت ذرا

إِن كُنتُمْ كَٰذِبِينَ ۝

اگر تم جھوٹے ہو

| | |
|---|---|
| کہا ان سے پھر شک لوگون نے آ | بتاؤ کہ کیا چوری کی ہے سزا |
| اگر سار تم اسمین جھوٹے ہوئے | سزا اسکی کیا ہے تمکو سے |

قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ

کہنے لگے اسکی سزا یہہ کہ جسکے بوجھہ مین پائی جاوے اسکے بدلے مین

| | |
|---|---|
| کہا بسکے اسباب مین جام ہو | رہے ہے عوض انکے ہمسے سو |
| اُسے اپنا کر لیجیو تم غلام | کہ آیندہ ایسا کرے پھر نہ کام |
| یہہ قصص اس زمانے مین اک رسم عام | کہ کرتے تھے وان چور سے کو غلام |
| نہین حکم ہے ہاتھہ کو کاٹ لین | انھین حکم تھا عبد اپنا کرین |

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝

ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو ف

| | |
|---|---|
| اسیطرح ہم ظالمون کو سزا | دیا کرتے ہین بوجھہ لو تم ذرا |
| یہی شرع یعقوب مین حکم تھا | کہ جسپر وہ ثابت ہو چوری ذرا |

بہت دل مین یوسف کی ہیبت ہوئی
بڑی دل مین ہر اک کے دہشت ہوئی
کہا انکو یوسف نے اے ان کرم
لیا ہمنے ہمسے بہت سا بہم
کھلایا پیا کھانا کھلایا تمھین
برابر بھی اپنے بٹھایا تمھین
پھر اسباب نے ہمارا لیا
اس احسان کا خوب بدلا دیا

تفسیر سورۂ یوسف

تفسیر سورۂ یوسفؑ

لیا پہلے شمعون کا دیکھہ سب — نہ نکلا کچھہ اسمین کیا جو طلب

کہا پھیر یوسفؑ نے ہرگز گمان — نہین یہہ کہ چوری کرے یہہ جوان

کہا بھائیون نے کہ اب ہو سو ہو — تم اسباب ہم سب کا اب دیکھہ لو

اسے دیکھنا چاہیئے اب ضرور — کہ کلفت ہمارے دلون کی ہو دور

ہر اک کے غرض بار دیکھے تمام — کسی مین نہ نکلا ہوا گم جو جام

رہا بار یامین کا دیکھنا — کہا سب نے چھوڑو یہہ کیا دیکھنا

وہ اُن دس کے اسباب مین تو نہین — پھر اس پاس کب ہووے گی یہہ یقین

کہا سب نے تفتیش اسکی کرو — ہمین مفت مین تم نہ الزام دو

کہا پھیر یوسفؑ نے کیا ہی ضرور — ہوا شک ترے دل کا اسوقت دور

کہا گر نہ اسباب دیکھو تمام — کریگا یہہ فخر اپنا ہم پر مدام

دیا حکم اسباب یامین کا — کہ دیکھو بھلا اسمین نکلے ہی کیا

جو دیکھا پیالہ ہی اسمین دھرا — کہا سب نے یوسفؑ کو پھر جلد آ

کہ اسباب یامین جو دیکھا تمام — تو نکلا اسی مین جو تھا گم وہ جام

## ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ

پیچھے وہ باسن نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی

نکالا پھر اُسکو اس اسباب سے — جو برتن کہ یوسفؑ کے بھائی کے تھے

کذٰلک کدنا لیوسف

مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ

یہ نہ ہو سکتا کہ اپنے بھائی کو لے لیتا بیچ شاہ کے

ملک کے قانون میں رسم اور راہ
وہاں حکم یہ تھا کہ یہ چور کا
تو اس حکم میں بھائی آتا نہ تھا
مگر خود دیا یوسف نے ابنا یہ تمام

کہ تھی پیروی کو مسب شاہ پر
کرے پھر کبھی اوس بھائی بجا
جو اپنے تھا اس نے فضل خدا
کہ تھی پاس تک کے اوس کے غلام

إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ

مگر جو چاہے اللہ ہم درجے بلند کرتے ہیں جسکو چاہیں اور ہر خبر والے سے

ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

ایک خبردار ہے

مگر ہووے وہ جو کہ چاہے خدا
کہے ہے خدا جسکو چاہیں ہیں ہم
خدا کی ہے مخلوق بے انتہا

کرے ہے وہ از خود عطا میں بڑا
بڑھاتے ہیں درجے بفضل و کرم
ہر اک علم والے سے ہے اک بڑا

قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ

کہنے لگے اگر اسنے چرایا تو چوری کی ہے ایک اسکے بھائی نے بھی پہلے

تفسیر سورہ یوسف

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

ہم دیکھتے ہین تجھکو احسان کرنے والا

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ

کہا پناہ خدا کی کہ ہم کسی کو پکڑین مگر جسکے پاس پایا اپنا مال

اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝

تو تو ہم بے انصاف ہوئے

تفسیر سورۂ یوسف

قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ

کہا تم اور بدتر ہو درجے مین

| | | |
|---|---|---|
| کہا چوری کرنے مین تم سب ہو بد<br>چُرایا تھا یوسفؑ نے گھر مین صنم<br>تمھارے ہوئے کام ظاہر تمام | [illegible] | بھرا ہی دلون مین تمھارے حسد<br>نہین تم کبھی چوری مین یوسفؑ سے کم<br>رہا سب سے پوشیدہ یوسفؑ کا کام |

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝

اور اللہ خوب جانتا ہی جو تم بتاتے ہو

| | | |
|---|---|---|
| جو کہتے ہو تم اُسکو جانے خدا<br>یہہ کہکر دیا حکم یامین کو<br>وہ ہوتا تھا اس قید سے خوش گمان | [illegible] | کہ یوسفؑ پہ تہمت ہی یا ہی بجا<br>کہ قید اسکو زندان مین جا کرو<br>نہ تھا اُسکے چہرہ پہ ذرہ ملال |

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

کہنے لگے ای عزیز اسکا ایک باپ ہی بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ لے ایک ہم مین سے اُسکی جگہہ

| | | |
|---|---|---|
| کہا سب نے سنتا ہی تو ای عزیز<br>ہی یامین کا باپ بوڑھا ضعیف<br>تو ہم مین سے لے ایک کو اُسکی جا | موضح القرآن | تجھے حق نے دی ہی بہت سی تمیز<br>ہوا کبر سن سے نہایت نحیف<br>کہ اُسکا ستانا نہین ہی بھلا |

فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۗ

پھر جب ناامید ہوئے اس سے اکیلے ہو بیٹھے مصلحت کو

کیونکر ہم پہنچیں اب باپ پاس | کہ یعقوب ہوگا نہایت اداس

قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ

بولا ان میں کا بڑا تم نہیں جانتے کہ تمہارا باپ لے چکا ہے تم سے عہد اللہ کا

بڑے بھائی نے سب سے پھر یوں کہا | کہ بابا نے تھا عہد تم سے لیا
خدا کا لیا عہد قول اور قسم | بغیر اسکے جانا ہے بس ستم

وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ

اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے حال میں

اور پہلے سے وہ یاد ہی تمنے کی | جو یوسف کو ایذا بہت تمنے دی
کیا آخر یوسف کو سب تمنے گم | جواب اسکا اب جا کے کیا دو گے تم
لگے کرنے آپس میں یہہ گفتگو | کہ اب کیجے اسباب کی جستجو
کریں شاہ سے مل کے ہم سب قتال | لڑائی سے لیں اسکا سب ملک و مال
کہا سن کے اسوقت روبیل نے | کہ ہم میں سپاہی سبھو نہیں جنھنے
امیر و وزیرون کو سب کے تمام | اکیلا میں کر دونگا ان سبکا کام
یہہ شمعون بولا کہ بازو میں | ہے کافی ہو دن ان سبکو تنہا میں
یہودا یہہ بولا کہ میں شاہ سے | کفایت کروں حکم اللہ سے

کہا ای عزیز اب اس اسباب کو
ابھی لا کے یامین کو ہمکو دو

نہین اک کرون سخت آواز عام
کہ بچے گرین حاملہ کے تمام

گرے ساری خلقت ابھی ہول کھا
تماشا تجھے اب دکھاؤن ذرا

یہہ کہکر کے تیار ہونے لگا
لہو مین وہ آنکھونکو دھونے لگا

کہا اپنے بیٹے کو یوسفؑ نے تب
کہ ہاتھ اپنا رکھہ پشت پر اُسکے اب

یہودا کے پیچھے سے لڑکے نے آ
جو ہین پیٹھہ پر ہاتھ اُسکے رکھا

فرو ہوگیا اُسکا غصہ تمام
رہا تن مین اُسکے نہ قوت کا نام

یہودا نے دیکھا جو ایدھر اُدھر
نہ آیا کوئی اور اُسکی نظر

مگر ایک لڑکا ہی خردسال
کھڑا ہی وہان وہ جو صاحب جمال

پکڑ اُسکو اُسنے ملا اپنا رو
کہا آلِ یعقوبؑ کی تجھ سے بو

مجھے آتی ہی تو بتا کون ہی
کہ تجھ سے پیاری نہین کوئی شی

دیا کچھ نہ لڑکے نے اُسکو جواب
تحیر یہودا کو تھا بے حساب

سُنی بھائیون نے یہہ اُسکی صدا
چلے وان سے اور اُسکے سب پاس آ

لگے کہنے کیا ہوگیا تھا سبب
کہ آیا نہین تجھکو اب تک غضب

کہا اس جگہہ آلِ یعقوبؑ ہی
دے ظاہر اُسسے نہین کوئی شی

جو گذرا تھا قصہ کہا سب تمام
کہ قوت کا باقی نہین مجھ مین نام

پھر آیا جو یوسفؑ کو اُسپر غضب
کہا سب کو مجلس مین اپنی طلب

تفسیر سورۂ یوسف

تفسیر سورہ یوسف

جب سب تھک رہے مصر کی ... یہاں تک کہ ... اذن دے مجھکو باپ ... یا حکم اللہ مجھکو ...

... ہیں ... تب ... آپ ... وقت ...

وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

اور وہ ہے سب سے بہتر چکانے والا

... اور حکم الحاکمین

ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ

پھر جاؤ اپنے باپ پاس اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے چوری کی

چلو تم سب طرف باپ کے
کہ چوری کی ... ابن نے جا کے کی
سنو ابن عباس کا یہ کلام
گئے باپ پاس اور خبر جا کے دی
اسے شاہ نے قید میں کر لیا
کیا چوری کی اس نے نہ ہو ... نہار

کہو جا کے یہ بات تم باپ سے
ملک کی کچھ اک چیز ... اس نے لی
گئے بنائی کنعان کو ... تم
کہ یا ... وان یہ چوری جو کی
ہمیں حکم جانے کا اس نے دیا
کہ ہے قائم ... صائم نہار

وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ۝

اور ہم نے وہی کہا تھا جو ہمکو خبر تھی اور ہمکو غیب کی خبر یاد نہ تھی ف ۲

وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي

اور پوچھ لے ...

وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا

وَإِنَّا لَصَادِقُونَ

إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

| | |
|---|---|
| کہ میثاق ہین ہم سب کے سب راستگو | نہین جھوٹھ اسمین یہہ باور کرو |
| کہا پھر یعقوب نے تم مین زور | ہے اتنا کہ ہاتھی کو سمجھو بہ مور |
| کوئی کسطرح بھائی کو تمسے لے | بلو تم جو ساری زمین پھر ہلے |
| کہا ہم بلا مین ہوے مبتلا | کہ ہے سب سے زیادہ وہ قوت مین تھا |

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا

بولا کوئی نہین بنالی ہے تمھارے جی نے ایک بات

| | |
|---|---|
| کہا اُن سے یعقوب نے یہہ کلام | کہ تم نے بنایا یہہ مضمون عام |
| تمھارے یہہ نفسون نے تمسے کہا | کر کے چلنے پامین کو بات سے اُٹھا |
| تمھاری ہوئی منفعت پر نظر | اسی واسطے تمکو پہنچا ضرر |

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا

اب صبر ہی بن آوے شاید اللہ لے آوے میرے پاس اُن سب کو

| | |
|---|---|
| سو اب چاہیے صبر کرنا جمیل | کہ اللہ ہی اپنا ہے نعم الوکیل |
| ہے نزدیک لا دیگا سب کو وہ آہ | کہ ہے سب سے بڑی اسکی ہے بارگاہ |
| یہودا و یامین و یوسف تمام | سب آوینگے البتہ یان لا کلام |

تفسیر سورہ یوسف

کہ یوسف کی تونے نکالی ہے جان
وہ زندہ ہے یا مرگیا دے نشان

وَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَى عَلَى يُوسُفَ

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

بولا میں تو کھولتا ہوں اپنا احوال اور غم اللہ کی پاس

تھا اول سے یوسف کا تو دل بیچ غم | ہوا اور بنیامین کا بیچ ستم

وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ

اور سفید ہوگئیں آنکھیں اُسکی غم سے وہ آپ کو گھونٹ رہا ف ۱

سفید اسکی آنکھیں الم سے ہوئیں
رہا دل میں غم پر نہ ظاہر ہوا
کرے بند غم جو پہ رب مستقیم
کہا ابن عباس نے یہہ سنو
اسے بولتے ہیں عرب میں کظیم

وہ اندوہ تمام ... غم ...
کہ اس پہ ہرگز نہ ظاہر ...
اسی کو خدا بولتا ہے ...
کہ جو کوئی مغموم ... 
اسے یاد رکھو ... کظیم

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا

کہنے لگے قسم اللہ کی تو نہ چھوڑیگا یاد یوسف کی جب تک کہ گل جاوے

اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ

یا ہو جاوے مردہ ف ۲

ف اُسکی قسم کھا کے سب نے کہا
نہ چھوڑیگا تو یاد یوسف ذرا
اسی کو رکھے گا ہمیشہ تو یاد
یہاں تک کہ ہو جسم سارا ہبا
تری عقل و دانائی جاتی رہی
اُسی کی تجھے بات بھاتی رہی
یقین ہے کہ مرجائے اس غم میں تو
چھٹے اسکی تجھ سے نہیں گفتگو

وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

اور جانتا ہون اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے



مجھے اپنی عزت کی ہیکی قسم
ملاتا انھیں زندہ کرکے شتاب
ولیکن مساکین کو دے طعام
نہ تجھکو ہوئی کچھ بھی اسکی خبر
کمر کسلئے تیری کچ ہم نے کی
کیا ہے ستم یوسفؑ کو تجھسے جدا
ترے گھر مین آیا تھا مسکین فقیر
نہ اسکو دیا تمنے ہرگز طعام
مساکین کو دوست رکھتا مین ہون
وہ مسکین آیا تھا روزہ دار
پھر اس آن سے یعقوبؑ نے یون کیا
بنادی یہہ کرتا مساکین کو
وہ آکرکے کھاوے یہان سے طعام
جو ہو روزہ دار آکے کھولے یہان
کہا بعض نے یہہ سبب غم کا تھا
اور اک اسکے بچہ تھا وہ شیرخوار
کیا سامنے اسکے بچہ حلال

نکلتا جو پایا نہ یوسف کا دم
نہ تجھپر کھلے پھیر غم کی کتاب
کہ جلدی بر آوین ترے سب یہہ کام
کہ تجھپر گیا اتنا غم کیون گذر
اور آنکھونکی بینائی کیون تھم لی
تو سمجھا نہیں اسکا موجب ہی کیا
او گھر مین تمھارے تھا لحم بہر
ہوا اسکے موجب سے صدمہ یہہ عام
نکالا اسے در سے کیون اپنے یون
وہ بھوکا ترے در پہ آیا تھا خوار
کہ کھانا وہ کھاتا تھا جب صبح کا
کہ خواہش جسے کچھ بھی کھانیکی ہو
دیا اسکا یعقوبؑ نے اذن عام
کہ ملتی ہی ہر اک کو اس جا پہ نان
کہ اک گائی اسکی تھی ارزان بہا
چھری لیکے یعقوبؑ نے ایکبار
ہوا اسگھڑی رنج اسکو کمال

يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا
اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو
مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَ
یوسف کی اور اسکے بھائی کی اور
لَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ
مت نا امید ہو اللہ کے فضل سے
إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ
بیشک نا امید نہیں ہوتے اللہ کے فضل سے
إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ
مگر وہی لوگ جو کافر ہیں

نہ پایوس رحمت سے ہرگز ہوا — نشاں اس کا [illegible]

کہا پھر یہہ اولاد نے اُس سے آ — [illegible]

اُنھیں ڈھونڈھنا تو بہت ہے بجا — [illegible]

پڑی قبر میں جا کے یوسف کی خاک — نکل کے غم میں گریبان کو چاک

اُسے کھا گیا بھیڑیے مدت ہوئی — خبر اسکی [illegible] لا دے کوئی

کہا پھر پسر شمعون کو باپ نے — کہ تو مصر کے شاہ کو خط یہہ [illegible]

یہہ مضمون نامے میں اُسنے لکھا — کہ یعقوب بیٹا ہے اسحاق کا

براہیم کا بیٹا اسحاق ہے — خدا کی رضا میں بڑا صادق ہے

تجھے پہنچے یعقوب کا اب سلام — نہیں جانتا میں ترا کیا ہے نام

اگر جانتا میں تو خط میں تمام — میں لکھتا ترا نام اے نیک نام

بس اے حمد حق کے سنو میرا حال — کہ غم نے مجھے کر دیا پایمال

مری بارِ غم سے ہوئی پشت خم — ہزاروں ہوئے ہم پہ غم اور الم

ہمارے ہیں سب باپ دادا کرام — میں لکھتا ہوں احوال انکا تمام

ہمارا ہے اشرف سب خاندان — ہمیشہ بزرگوں سے ہے آستان

اگرچہ پڑیں ہم پہ صدہا بلا — ولیکن خدا اپنا حامی رہا

ہمارے تھے دادا خلیل خدا — رہے وہ ہمیشہ بغم سب [illegible]

دیا آگ میں انکو کافر نے ڈال — خدا نے لیا آپ انکو سنبھال

نقل سورہ یوسف

جواب نامہ

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ

قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا

وَأَهْلَنَا الضُّرُّ

تفسیر سورۂ یوسف

سنا ہی یہہ ہم نے کہ تو ہی کریم
ہمارا بھی رب ہی رؤف و رحیم

تو دے چھوڑ بیٹے کو ہی یہہ سوال
دعا کرنے سے پہلے ای خوش خصال

جو ہی دل میں اپنے زبان پر اگر
وہ آیا تو پہنچے گا بیشک ضرر

تجھے اور تری ساری اولاد کو
بہت ہی ضرر یہہ سمجھنا کہ ہو

کہ دعوت ہی مظلوم کی مستجاب
نہیں اُسکے اور حق کے کوئی حجاب

تھی تبلیغ احکام کی اپنا کام
سو ہم کر چکے تمکو بس والسلام

ہوا جبکہ نامے کا مطلب تمام
چلے مصر کو سارے وہ خاص و عام

گیا مصر میں جبکہ یہہ قافلا
یہودا نے کی پیشوائی تب آ

دیا جا کے یوسفؑ کو اُن سب نے خط
بتایا تھا جیسے کہا اُس نمط

پڑھا خط کو آنکھوں سے اُسکو لگا
پھر اُسکو محبت سے بوسہ دیا

پھر اُس خط کو پڑھکر کے رونے لگا
وہ منہہ اپنا آنسو سے دہونے لگا

کہا پھر کہ میں اسلیئے یہہ کیا
کہ شاہوں پہ خط صالحوں کا جو جا

وہ لیتے ہیں سر پر اُسے اپنے دہر
کہ آفت نہ آوے کوئی ملک پر

لکھے تھے کئی شعر یعقوبؑ نے
اُسی شاہ کو حق کے محبوب نے

میں مضمون اُسکا لکھوں اب تمام
عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ عَلَیْہِ السَّلَام

تو خوش رہیو اب شوق اور ذوق میں
مگر ہم نہیں خوش ترے شوق میں

جو کاغذ کو ہوتا ہمارا سا غم
تو رو رو کے ہوتا وہ سارا ہی نم

وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ

فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ

وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا

ہمین ناپ کو پوری تو دیجیو
تو دے ہمکو صدقہ کرم ہمیہ کر

نظر کھوٹ پہ نگہ بہت
نہ دزدی پہ پیر تو کرنا نظر

إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ

اللہ بدلا دیتا ہے خیرات کرنے والوں کو

کہ تحقیق اللہ دیوے ہے جزا
یہہ سنکے یوسف ہوا دلمین نرم

جو دیتے ہین صدقے کو بے انتہا
گرے اُنکے آنکھون سے آنسو گرم

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ

کہا کچھ خبر رکھتے ہو کیا کیا یوسف اور اُسکے بھائی سے جب تمکو سمجھ نتھی

کہا جانتے ہو کہ کیا کیا کیا
اور اُسکے کیا بھائی کے ساتھ کیا
کیا تمنے انجان ہیں یہہ کام
اُتر تخت سے بھائیون پاس آ
کہا اب نرجان کو کہ لینے دو ر
پیالہ سرا ہما جو یہہ ناپ کا
یہہ گھنگرکے دو دیع نامے کا خط
دیا سامنے اُنکے اُس خط کو ڈال

یہہ اک تمنے یوسف مگر دو رد غا
جدا بھائی سے اُنکے اُنکو کیا
ہوا انکو نسیان اس بین تمام
اُنھین بیٹھ کر اس طرح سے کہا
کرون بات تمسے مین اپنے حضور
سے کہے کا یہہ احوال سب آپ کا
دیا لکھ کے مالک کو تھا جس نمط
کہ یوسف کو جسدم ملا ملکت مال

اتم سورہ یوسف

سلائی جو پھر اس مین ماری وہی ‌ ‌ ‌ بہت خوب پہلے سے آواز دی

کہا پھر تعجب کرکے یوسف نے کان ‌ ‌ ‌ سمجھتا ہون مین اسکی ساری زبان

یہہ دیتا ہے اسوقت مجھکو صدا ‌ ‌ ‌ کہ کی بھائی کے ساتھہ تمنے دغا

نہ راضی تھا رخصت پہ اب اسکا باپ ‌ ‌ ‌ سمجھہ فائدہ اپنا لائے تم آپ

سلائی کو پھر اسنے پیالے پہ مار ‌ ‌ ‌ کہا صاع کہتا ہے اب یون پکار

کہ تھی یہہ وصیت تمھین باپ کی ‌ ‌ ‌ کہ یامین کی کیجیو چوکسی

نہ ضائع ہو جون اسکا بھائی ہوا ‌ ‌ ‌ حفاظت سے رکھنا اسے تم بھلا

کہا تب یہہ یامین نے شاہ سے ‌ ‌ ‌ ترا صاع سب شی کی اخبار دے

مرے بھائی کہتے ہین بھیڑیے آ ‌ ‌ ‌ پکڑ کر اسے دشت مین کھا گیا

بجا کر سنی پھر اسکی صدا ‌ ‌ ‌ لگا کہنے اب صاع نے یون کہا

کہ جھوٹے ہین بھائی ترے یہہ تمام ‌ ‌ ‌ عبث بھیڑیے کا یہہ لیتے ہین نام

کرین آپ اور جانور کو لگائین ‌ ‌ ‌ سزا اسکی اپنے خدا سے یہہ پائین

رہے سارے حیران سر کو جھکا ‌ ‌ ‌ کہا اسمین یوسف نے کہتے ہو کیا

کہا تیرا ہے صاع یہہ راست گو ‌ ‌ ‌ گنہگار ہین ہم جو چاہو کرو

اسیطرح پھر اسکی آواز سن ‌ ‌ ‌ کہا ان سے یوسف نے گردن کو دھن

کہ کہتا ہے یہہ صاع اسوقت حال ‌ ‌ ‌ کہ یوسف کی روٹی دی کتو نکو ڈال

دیا پانی جنگل مین سارا گرا ‌ ‌ ‌ مگر اک قطرہ یوسف کے منہہ مین نجا

تفسیر یوسف

| | |
|---|---|
| یہہ سنکر کے آنکھوں سے یوسف کے اب | بچھڑا اور کہا پوچھ کر نکو ثابت |
| نشانی تھی اک تاج کی طرح کی | جو کی غور [illegible] نقش |
| جو تھا سر پہ یعقوب کے اک نشان | وہی پایا یوسف ہیں سب نے بیان |
| اور اک آ ستکے دانتون کی دیکھی چمک | تب ہم کیا اسنے ہوئے [illegible] |

قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوسُفُ قَالَ اَنَا يُوسُفُ وَهٰذَآ اَخِي

بولے کیا سچ تو ہی ہے یوسف کہا ہاں یوسف میں ہوں اور یہہ میرا بھائی

قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا

اللہ نے احسان کیا ہمپر

| | |
|---|---|
| کہا سب نے پھر تو ہی یوسف ہے کیا | کہا ہاں میں یوسف ہوں بیشک ذرا |
| اور یہہ بھائی تیرا ہی یامین نام | خدا نے کیا ہمپہ احسان تمام |
| کیا دین و دنیا میں اپنا بھلا | جدائی کے پردے سب اٹھا |

اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

البتہ جو کوئی پرہیزگار رہو اور ثابت رہے تو اللہ نہیں کھوتا حق نیکی والوں کا

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ

بولے قسم اللہ کی البتہ تجھکو پسند رکھا اللہ نے ہمسے اور ہم تھے چوکنے والے

| | |
|---|---|
| وہ ہی سب رحیموں سے زیادہ رحیم | غفور اور شکور اور نہایت کریم |
| کہا میں نے بخشا تمہارا گناہ | چلو باپ کو مت کرو تم تباہ |
| لکھا باپ کو لئے خط کا جواب | دیا بھائیوں کو کہ لیجا شتاب |
| لباس اور گھوڑے بہت مال و زر | کیا آگے رخصت اُنھیں بیشتر |
| کیا باپ کا اُنسے اپنے سوال | کہ پیچھے مرے اُسکا کیا ہی حال |
| کہا اُسکی آنکھیں تو جاتی رہیں | یہانتک وہ رویا کہ باقی نہیں |
| قمیص اپنا لاکر کے اُنکو دیا | کیا اُنکو رخصت اور اُنسے کہا |

اِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلٰى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ج

لے جاؤ یہہ کرتا میرا اور ڈالو منہہ پر میرے باپ کے کہ چلا آوے آنکھوں سے دیکھتا

| | |
|---|---|
| کہا تم یہہ لیجاؤ کرتا مرا | اُسے ڈال دو باپ کے منہہ پہ جا |
| گئی اُسکی بینائی آویگی پھیر | کرو تم نہ جانے میں کچھ اپنے دیر |

وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

اور لے آؤ میرے پاس گھر اپنا سارا

| | |
|---|---|
| پھر آؤ یہاں اہل کو اپنے لے | وہ سب آویں کوئی نہ باقی رہے |
| روایت ہی تھے اہل چالیس تن | سبھی کو کہا لائیو بے محن |

کہوں جا کے زندہ ہے یوسف ترا
میں غمگین کیا تھا خوش پھر کروں
قمیص اُسکا لیکر وہ اُس سے چلا
ہوا بعد ختم اسکے پہر سرور
روایت ہے یہہ بھی کہ کرتا غلام
کہوں اُسکا قصہ میں تُجھ سے تمام
تولد ہوا جبکہ راحیل سے
کنیزک خریدی تھی یعقوبؑ نے
ولد شیر خوارہ تھا اک اُسکے پاس
اُسے بیچ ڈالا تھا یعقوبؑ نے
یہہ کی پھر باندی نے رب سے دعا
کیا جیسے تو بھی جدا کیجیو
یہہ دی ہاتف غیب نے پھر ندا
جسے دوست رکھتا وہ یعقوبؑ ہے
بشیر اسکے بیٹے کا جو نام تھا
ہوا مصر میں جبکہ یوسف مقیم
ولیکن نہ جانے تھا ہے وہ غلام

[illegible] باپ [illegible] مرا
خوشی کی خبر جا کے [illegible]
[illegible]
[illegible] یعقوبؑ [illegible] کا کلام
[illegible] کا [illegible] نام
[illegible]
کرتا [illegible] کو آ کے [illegible]
وہ رکھتی تھی [illegible] بیٹے کی آس
کرتا [illegible]
کہ یعقوبؑ میرا بیٹا [illegible]
کرم مجھ پہ میرے خدا کیجیو
کنیزک [illegible]
کوئی دن میں جاتی ہے [illegible]
خریدا تھا یوسفؑ [illegible]
[illegible] بشیر اُسکا بیٹا [illegible]
کہ بیچا تھا یعقوبؑ [illegible] کلام

[illegible]

قَالُوْا تَاللّٰہِ اِنَّکَ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ

| | |
|---|---|
| ہوئے مصر سے جبکہ تاجر جدے | اُچلے سارے کنعان کو اسباب لے |

قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ

کہا اُن کے باپ نے مین پاتا ہون بو یوسفؑ کی

| | |
|---|---|
| کہا باپ نے اپنی اولاد کو | جو حاضر تھے گھر مین کہ خوشوقت ہو |
| مین البتہ پاتا ہون یوسفؑ کی بو | اب آتا ہے یوسفؑ کرو جستجو |
| سمجھا ہے سب یون کرین ہین بیان | ہوا راز یعقوبؑ پر یون عیان |
| جو لگ کرکے کرتے سے آئی ہوا | تو جنت کی بو اسمین پائی ذرا |
| یہہ سمجھا کہ دنیا مین جنت کی بو | سوا اُسکے کرتے کے ہرگز نہو |
| سبب یہہ کہ جنت کا تھا وہ حریر | کہان اُسکی دنیا مین ہووے نظیر |

لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ

اگر نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا

| | |
|---|---|
| نہ سمجھو اگر مجھکو جاہل سفیہ | کہو مجھکو مجنون کی ہے یہہ شبیہ |
| نہ سمجھو کہ عقل اُسکی جاتی رہی | بڑھاپے سے بیہودہ بات اب کہی |
| اسیطرح قبرون سے مومن اُٹھین | دماغون مین جنت کی بو اپنے لین |
| برس پانچ سوکی ہو جنت کی راہ | سوا اُسکو کرے نور مومن نگاہ |

تفسیر سورۂ یوسف

بیٹا مجھکو بھیڑئے نے کھایا تھا نہیں ہوں | بیان سب کیا [illegible]

اٹھئیں تب تو آواز کی تیرے تن مار | لگی کہنے [illegible] فلک [illegible]

کہا رب نہیں تیرا وعدہ خلاف | تجھے کہہ دیا تو نے تھا صاف صاف

یہ سن بات اسکی وہ حیران ہوا | بہت دل میں اپنے پشیمان ہوا

لگا کہنے اس سے کہ مجھکو بتا | ترے سب نے کیا تجھسے [illegible]

کہا اسنے اول سے قصہ تمام | کہا اپنے بیٹے کا بتلا [illegible] نام

کہا اسنے ہے نام اسکا بشیر | کہا ان بشارت کا ہے دین بشیر

میں بیٹا ترا ہوں اٹھا آ جلد دل | [illegible] اپنے بیٹے کو دل

یہ سنتے ہی اٹھ دوڑی وہ بیتا | لیا اسکو چھاتی سے اپنی لگا

پھر آئی وہ اور ساتھ اسکے بشیر | [illegible] تھا وہ یعقوب ملین [illegible]

ارادہ کیا تھا کرے کچھ کلام | [illegible] خوش [illegible] تمام

افاقت جو آئی خبر اسکو دی | ہوئی دل میں یعقوب کے ہی خوشی

قمیص اسکے منہ پر دیا اسنے ڈال | ہوا نور آنکھوں میں انکی کمال

ہوا جسم تازہ ہوا زندہ دل | خوشی اسکو پہنچی گئی تھی [illegible]

فلما ان جاء البشیر القٰه علیٰ وجهه فارتد بصیرا

پھر جب پہنچا خوشخبری والا ڈال دیا کرتا اسکے منہ پر تو الٹ پھر آیا دیکھتا

قال انی اعلم من الله ما لا تعلمون

ہمارے گناہون کی بخشش طلب ‏ ‏ اگرو تم کہ مخطی ہین ہم سب کے سب

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّىْؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

کہا رہو بخشواؤنگا تمکو اپنے رب سے وہی ہی بخشنے والا مہربان

کہا رب سے اپنے کرونگا دعا ‏ ‏ کہ بخشے تمھارے گنہ او رخطا

وہ تحقیق ہیگا غفور اور رحیم ‏ ‏ وہی سارے مخلوق پر ہی کریم

دعا کا سبب کیا تھا تاخیر کا ‏ ‏ اسے ابن عباس رضی نے یون کہا

سحر کی دعا مین بہت ہی اثر ‏ ‏ یہی ہمکو ہی حکم خیر البشر

نبی سے کسی نے کیا یون سوال ‏ ‏ کہ یعقوب کا کہنے کچھ ہے حال

دعا مین بھلا اُسنے کیون دیر کی ‏ ‏ لگے اُسکو فرمانے اُسدم نبی

نہین اُسکی تاخیر کا کچھ سبب ‏ ‏ مگر تا سحر کو کرے وہ طلب

روایت ہی جسدم کہ آیا بشیر ‏ ‏ ہوئی چشم یعقوب کی پھر بصیر

وہ بیٹھا جو یعقوب کے پاس تھا ‏ ‏ لگے اُسکو پھر دیکھنے خوب سا

کیا اُس سے یعقوب نے یون کلام ‏ ‏ کہ تو کون ہی اور ترا کیا ہی نام

کہا مین ہون وہ جسکی ماسے جدا ‏ ‏ کیا تونے تھا بے قصور و خطا

مرا نام مانے رکھا تھا بشیر ‏ ‏ ہوا سُنکے یعقوب غم کا اسیر

لگا رونے کہنے کہ واحسرتا ‏ ‏ کیا مینے تجھسے بہت سا برا

تفسیر سورۂ یوسف

تجھو یہان زہد کو اختیار
جب اگر [illegible] قرار

بدل کر تو پوشاک یان آئیو
پہن کر تو [illegible] آئیو

کہ حاسد تجھے طعن مجھ پر کرین
تجھے آن کر یان [illegible]

نہو فقر اور مسکنت کا حساب
یہان آئیو تم [illegible] آب [illegible] تاب

کہ قبطی یہان سخت کفار ہیں
تجھے [illegible]

اسی ڈب سو مومن اُٹھے قہر سے
خدا اوڈنیو الا [illegible] اسپ سے

مزین ہو وہ اسپ اسکا تمام
فرشتہ ہو ساتھ اسکے اک الا کلام

لباس اسکی جنت کا سب ساتھ ہو
[illegible] مومن کو [illegible] اور [illegible]

پہر کپڑے پہن اور ہو کر سوار
تو چل اس جگہ سے [illegible] وقار

مجوس اور نصارا اور سارے یہود
برآوے دماغون ان سب کے [illegible]

نہو انکی آنکھوں میں تا تو حقیر
ندین تجھکو طعنہ صغیر و کبیر

نہیں تجھکو لائق یہودون کے طور
اُٹھے پا برہنہ ذرا کر تو غور

## رفتن یعقوب علیہ السلام بسوی مصر مع اولاد

روایت ہے یعقوب نے اهتمام
کیا اپنے چلنے کا اور سب کے تمام

سب اولا نے اور انہنے لباس
بدل کر کیا حق کا شکر و سپاس

جو یوسف نے بھیجے تھے ناقے تمام
سوار انپہ سب ہوگئے خاص و عام

تفسیر سورۂ یوسف

مخجل جنکو ہو دیکھہ کر آفتاب — جو دیکھے تو ہو جائے آئینہ آب

کرون اُنکی زینت کا کیا مین بیان — کہ عاجز ہی اس جا قلم کی زبان

اوائل مین تھی اک عماری عجیب — نہ دیکھی تھی ایسی عجیب و غریب

ہزارون تھے گرد اُسکے گھیرے غلام — لباسون پہ اُنکے سُنہرا تھا کام

گلون مین تھے طوق اور سرون پر تھے تاج — گویا تھا ہر اک اُنمین سلطان آج

اسیرون کے گرد اور وزیر اُنکے پاس — جدی طرح کا تھا ہر اک کا لباس

اُنھین دیکھہ یعقوبؑ اور اولاد سب — ہوئے دل مین حیران کہا یا رب

کہ کس طرح کا ہی یہہ جاہ و جلال — نہین خواب مین ہمنے دیکھا یہ حال

لگے کہنے یہہ کون ہی واہ واہ — کہا یہہ زلیخا ہی بانوی شاہ

وہ اور باندیان اُنکی آئین مین سب — تمھاری ہین یہہ پیشوائی مین سب

عماری سے اپنی زلیخا اُتر — گئی وان سے پھر کچھہ قدم بیشتر

کیا جاکے یعقوبؑ کو پھر سلام — قدم اُنکے چومے بصد احترام

جوابِ سلام اُسکا دیکر دعا — یہہ دی تجھکو جنت مین رکھے خدا

یہہ کہکر کہا جا عماری مین تو — سوار اُسپہ ہولے پیادہ نہو

ہوئی جا عماری مین پھر وہ سوار — پھر آتا تھا جو کوئی وان ایکبار

سلام اُسپہ کرکے وہ آتا تھا ساتھہ — اُٹھاتا تھا یعقوبؑ بھی سر پہ ہاتھہ

بہت شکر حق کا وہ کرتا رہا — محبت کی وہ سانس بھرتا رہا

## تقریر یوسف

قدم پر دیا اُنکو دادا کے ڈال
دعا دی کہ رکھے خدا تمکو شاد
رہے تم سے آباد یوسف کا گھر
ہوئے پہر گھوڑونپہ دونون سوار
لگے کہنے یوسف کے بھائی تمام
ہوا ہمرہ کے جبکہ آکر قریب
ہوا باپ پر سوار اُس گھوڑی
ملوک اور وزیر اور سب اہلکار
عجب طرح کا اُس گھڑی تھا سمان
اسی شان و شوکت سے آگے بڑہ
گئے پیشوائی کو تھے باپ کی
یہہ پوچھا کہ ہے کس کی شوکت یہ کل
یہہ یوسف ہے اور اُسکے سارا امیر
رہے دوری اک تیر پر تاب جب
لگے کہنے آپ سے کچھ کلام
یہہ کہتا تھا کنعان تھا بیت غم
ملا دوست سے جبکہ اُس جا ہنسا

د ... یوسف دادا نے اُنکو ... [illegible]
تھا ... دل ... سب ... [illegible]
کہ ... تکا ... [illegible]
چلے ساتھ سب لگے باندھتے ... [illegible]
کہ کیا اسکا ہے ملک ... [illegible]
تجمل کیا شاہ نے ... [illegible]
ہوئی گرد پیش آگے ناقت ... [illegible]
ہوئے گرد اُس ماہ کے ... [illegible]
زمین کو تھا ... آسمان
ہوئے ... کے جانے باہر ... [illegible]
نظر اُنپہ یعقوب کی جو پڑی
کہا تیرے گلزار کا ہے یہہ گل
ہیں حاضر یہان سب صغیر و کبیر
ہوا دل میں یعقوب بیتاب تب
سمجھتا نہ تھا کوئی وان خاص و عام
ہر ایک سے خارج ہوہیں قدم
رہا غم میں جب تک میں اُس میں رہا

وقال ادخلوا مصر

اور کہا داخل ہو مصر میں

ان شاء اللہ آمنین

تفسیر سورۂ یوسف

| | |
|---|---|
| پیادہ ہوئے سب وزیر و امیر | زمین پر سب اُترے صغیر و کبیر |
| کیا حکم حق نے فرشتوں کو بھی | کہ جاؤ زمین پر اُترو تم ابھی |
| کہ یعقوبؑ و یوسفؑ ہوئے ہیں بہم | خوشی ہو اور دور ہو درد و غم |
| فرشتے بھی آئے زمین پر اُتر | عدد کی تھی اُنکے خدا کو خبر |
| وہاں جبکہ یعقوبؑ و یوسفؑ ملے | کنول کی طرح سے دل اُنکے کھلے |
| جدائی کو کر یاد رونے لگے | وہ غم دل کا آنسو سے دھونے لگے |
| بہت دیکھ غمگین یہ اُنکا حال | ہوئی سب فرشتوں کو رقت کمال |
| کوئی واں پہ رونے سے خالی نہ تھا | تھے اشک گویا کہ دُر بے بہا |
| وہ غش جو کہ یعقوبؑ کو آگیا | دھر اگود میں سر کو یوسفؑ نے تھا |
| گھبرا کے یوسفؑ نے با اضطراب | کہ ای باپ لیکن نہ پایا جواب |
| وہیں منہ پہ لاکے چھڑکا گلاب | افاقت نہ آئی رہا اضطراب |

فلمّا دخلوا علیٰ یوسف اوی الیہ ابویہ

پھر جب داخل ہوئے یوسفؑ پاس جگہ دی اپنے پاس یوسفؑ نے ماباپ کو

| | |
|---|---|
| ہوئے جبکہ داخل وہ یوسفؑ کے پاس | سو یوسفؑ تو رہتے تھے ہر دم اُداس |
| رکھا دونوں ماباپ کو اپنے گھر | کہ اُنکے قدم سے ہو گھر بھرہ ور |
| مراد اس جگہ ماں سے خالہ کو جان | کہ راحیل پہلے مری تھی یہ مان |

تفسیر سورۂ یوسف

کیا بھائیون نے ترے ساتھ کیا
کیا تجھ سے یہ کیا کیا تھا جو ...

کہا اُسنے جو کچھ ہوا سو ہوا
مری جان پر خوب تھا جو ہوا

نہ ذکر انکا کیجے کہ اب مل گئے
جدے سے جو تھے سو سب مل گئے

خوشی دل کو ہی اور جی کو سرور
ہوئی جتنی کلفت تھی اک لخت دور

وے ذکر تھوڑا کیا باپ سے
وہ سنتے ہی جاتا رہا آپ سے

افاقت جو آئی تو پھر یون کہا
کہ پھر کچھ نو گذرا ہی ہو ماجرا

کہا باپ مت پوچھ اس ذکر کو
گئی مجھ سے تیری ملاقات ہو

دلونکی مصیبت کو کر یاد مت
تو مجھ دے کے کر مجھکو برباد مت

جو چاہا خدا اسنے وہی ہی ہوا
کچھ ذکر کر اب مضی ما مضی

کہا ابن عباس نے یہہ سنو
ملے جب وہ آپس مین محبوب دو

کہا جا کے یوسف نے یون باپ سے
کہ پوچھون مین اک بات مین آپ سے

ہوئی غم سے میرے تری خم کمر
گئی روتے روتے تمہاری بصر

یہہ دنیا کا قصہ ہوا چند روز
قیامت کا ہی سوچ دل مین ہنوز

وہان بھی ملون تجھ سے مین یا نہین
بیان اسکا کچھ ہم سے کیجے کہین

کہا تجھکو اسبات کا کیا ہی غم
ملا دیگا مجھکو خدا اکا کرم

مگر گر کہین سلب ایمان ہو
تو البتہ ملنا نہین جان لو

إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ

جب مجھکو نکالا قید سے

| | |
|---|---|
| اب احسان مجھپر کیا اور بھی<br>کوئے کانہ کچھ ذکر اسنے کیا | رہائی مری اسنے زندان سے کی<br>کہ بھائی نہون اسکے شرمندہ تا |

وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي

اور تمکو لے آیا گانون سے بعد اسکے کہ جھگڑا اٹھایا شیطان نے مجھمین اور میرے بھائیون مین

| | |
|---|---|
| لے آیا خدا گانون سے شہر مین<br>شا اب جو شیطان نے ڈالا فساد<br>کیا ملک پھر حقنے مجھکو عطا<br>ملا ملک بھی بعد چندین فساد | تمھین یعنے کنعان سے مصر مین<br>کیا مجھمین اور بھائیون مین عناد<br>کرون شکر کس طرح اسکا ادا<br>جو شیطان سے ہم مین ہوا وہ زیاد |

إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

میرا رب تدبیر سے کرتا ہی جو چاہے بیشک وہی ہی خبردار حکمتون والا

| | |
|---|---|
| کہ تحقیق رب میرا ہی مہربان<br>وہ ہیگا علیم اور دانا حکیم | جسے چاہے دے سلطنت بیگمان<br>جسے چاہے دیو خلافت عظیم |

تفسیر سورہ یوسف ع

وہ تھے قائم اللیل صائم نہار
نہ دنیا کا غم تھا نہ غصب نہ پیار

پھر یوسفؑ نے سب بھائیوں کے لئے
جدا سب مکانات بنوا دیے

خدا نے کیا انکو جیسا بہم
ملا دے بچھڑوں کو کر کے کرم

اسی ڈھب قیامت میں حضرتؐ سب
ملیں گے ملا دیگا ہم سب کو رب

جدائی ہے دنیا کی بے اعتبار
جدا ہو نہ کوئی وہاں زینہار

جدا قصر ہر اک کی خاطر کیا
جدا پر نہ تھا قصر یامین کا

اسے پاس یوسفؑ نے اپنے رکھا
وہی ایک دونوں کا کل قصر تھا

سبھی سیکھتے علم یعقوبؑ سے
عبادت میں حق کی وہ مشغول تھے

زلیخا بھی جا علم پڑھتی وہاں
بدل کرتے یعقوبؑ اس سے بیان

ہوئی مصر کے عورتوں میں تقیہ
زلیخا کی وان تھی نہ کوئی شبیہ

رہی مصر میں آکے چالیس سال
خوشی سب کو رہتی بحد کمال

سو یعقوبؑ اور انکی اولاد سے
ہوئے بیٹے بارہ ہر اک کے جدے

تھے ذاکر و شاکر او رصالح تمام
خوشی میں گذرتی تھی سب صبح و شام

## دربیان حال وفات حضرت یعقوب علیہ السلام

یہاں تک تو سب زندگی کا تھا حال
اب آگے سنو موت کا کچھ مقال

نہیں ہاں کسی کو ثبات و بقا
ہر اک شی کو اک دن ہے آخر فنا

تفسیر سورۂ یوسف

تفسیر سورۂ یوسف

نہو دل ترا ابتلا پر الم رہیں دور تجھ سے سبھی رنج و غم
جدائی کا میرے نہ تو رنج کر نصیحت میری کا سُن ذرا کان دھر
کہ جب دم تری عمر کے ہوں تمام تو کرنا اسی مصر میں تو مقام
یہاں دفن ہو جو تو جانا نہیں سوا یاں کے تیرا ٹھکانا نہیں
بجا لانا تم حکم سے یہاں کو یہہ کہکر چلا پھر وہ کنعان کو
کیا ساتھ یوسفؑ نے اُسکے خروج چلا ساتھ لیکر وہ اپنا عروج
چلے شہر تک سب کے سب ہم بہم کہا سبکو یعقوبؑ نے جاؤ تھم
اکیلا چلا سبکو رخصت کیا کسیکو نہ اُن میں سے ہمرہ لیا
کیا راہ سے سب کو رخصت تمام لگی رونے اولاد اور خلق عام
ہر اک کو تسلی دلاسا دیا دیا سونپ سب کو بحفظ خدا
اکیلا ہوا اونٹنی پر سوار گیا قبر آبا پر آکر قرار
براہیمؑ و اسحاقؑ کی قبر پر ہوا جبکہ یعقوبؑ کا پھر گذر
وہاں رہ کے رونے وہ تک سو گیا اُسے سونے میں خواب عجب یہہ ہوا
یہہ دیکھا کہ کرسی ہے یاقوت کی براہیمؑ بیٹھے ہیں اسحاقؑ بھی
دو بیچ اور اسحاق ہیں دو طرف براہیم ہیں بیچ میں ہم کتف
یہہ کہتے ہیں اب تیرا ہی انتظار کرتا تھا تو خوشی سے تھا پھر قرار
دیا اُسنے اُٹھتے ہی ناقہ کو چھوڑ کہا مصر کی طرف تو منہہ کو موڑ

تفسیر سورۂ یوسف

تجھے دیکھکر ہوگیا رنگ زرد
جو عیب سے [illegible]

کہا اُسنے ہون مین ملک موت کا
کہا [illegible]

مری قبض کرنے کو آیا ہی جان
مجھے اب تو اسباب کا [illegible]

کہا قبض کرتا ہون اب تیری روح
تو جنت کی لے جا [illegible]

فرشتہ اُسے موت کا جان کر
کہا موت [illegible]

فرشتے نے ہاتھ اپنا نزدیک ہو
رکھا اُسکے سینے پہ [illegible]

لٹا کر اُسے پشت پہ بر زمین
لگا کھینچنے روح [illegible]

کیا حلق مین روح نے جب مقام
کہا اُس گھڑی ای خدا [illegible]

جو یوسف کی سکرات آسان ہو
تو پھر پڑا [illegible]

مرادیکھو یوسف کو پہنچا سلام
یہہ کہکر ہوا کام اُسکا تمام

پڑھا پھر کلمہ ہوئی قبض روح
ملے اُسکو جنت کے [illegible]

ہوئی زندگی اُسکی دو سو برس
پھر اُس بعد تو تا یہہ تن کا قفس

فلک پر گیا لے فرشتہ وہ جان
ہوئے جمع جبریل و میکائیل ان

فرشتے بہت اُنکے ہمراہ تھے
ہوئے غسل مین پھر شریک آنکے

نماز اُسکی پڑھکر کیا دفن وان
جہان مدفن اسحاق کا تھا عیان

ہو مین چار قبرین برابر وہان
براہیم و اسحاق و یعقوب جان

تھی بی سارہ کی چارمین ان پہ قبر
دیا حق نے سب انتہا جنکو اجر

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ

ای رب تو نے دی مجھکو کچھ حکومت اور سکھایا مجھکو کچھ پھیر باتون کا

| | |
|---|---|
| کیا عرض یوسفؑ نے ای میرے رب<br>دیا علم خوابون کی تعبیر کا | دیا تو نے ملک اور مجھے علم سب<br>بیان انکا اور انکی تفسیر کا |

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

ای پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے تو ہی میرا کارساز ہی دنیا مین اور آخرت مین

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا

موت دے مجھکو اسلام پر

| | |
|---|---|
| توہی خالق آسمان و زمین<br>ولی ہی مرا دین و دنیا مین تو | ترا مین بھی بندہ ہون اک کمترین<br>مسلمان مرون ہی یہی آرزو |

وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

اور ملا مجھکو نیکبختون مین

| | |
|---|---|
| ملا مجھکو تو نیکبختون کے ساتھ<br>مراد انکی تھی انبیا سے ملین<br>جو یوسفؑ نے کی موت کی آرزو | یہی مانگتا ہون اٹھا کرکے ہاتھ<br>وہ آبا اور اجداد مین جا رہین<br>ہوئے آکے جبریلؑ پھر روبرو |

تفسیر سورہ یوسف

گئی مصر کی ساری برکت وہاں — تھا کافر [illegible] نشان
ملک تھا جو ریان ابن ولید — پھر جانا نہ جاگ [illegible] اسکی دید
کہا اذن ہو تو میں آؤں وہاں — کہ اسکی [illegible] میں [illegible] بیان
کہا اسکو یوسف نے کر یہہ یقین — نہیں حکم پایا [illegible] میں
اگر بت پرستی کو تو چھوڑ دے — تو حرمین کو آگے [illegible] مجھ سے
ندا ایمان لایا نہ داخل ہوا — اسی حالت کفر میں وہ موا
زلیخا نے لشتے میں پائی وفات — ہوئی تلخ یوسف پہ دنیا کی بات
نماز اسکی پڑہ دفن تب کر دیا — نہ کچھ لطف پھر زندگی کا رہا
کیا دفن حرمین میں اسکو لا — پھر اس بعد تھوڑا ہی زندہ رہا
روایت ہے کعب ابن احبار سے — کہ اک ماہ و دس روز و زندہ تھے
پھر اس بعد یوسف نے پائی وفات — ہوا مصر کا دن اندھیری سی رات
زلیخا کے آگے نہ پیچھے کوئی — کوئی اور زوجہ نہیں اسکے کی
زلیخا سے تھے اسکے گیارہ ولد — رہی اسکی زوجہ وہی تا ابد
جب آیا وہ یوسف کا وقت وفات — براہیم سے کی وصیت کی بات
کہا اسنے ای میرے بیٹے عزیز — مجھکو [illegible] دفن اس جا [illegible]
کہ جب تک نہ آوے فلک سے ندا — مجھکو تمہی دفن بے حکم خدا
یہہ کہکر کے اسنے بھرے تین دم — جہان سے ہوا ایک دم میں عدم

تو تھا دس برس کا فقط اسکا سن | اور آنے لگے تھے جوانی کے دن
رہا دور پھر وہ بہتر برس | نتھی اسکے ملنے کی امید بس
ملا باپ سے جبکہ وہ نیک خو | برس اسپہ گذرے تھے اسی اور دو
رہے مل کے آپسمین چالیس سال | کسیکو نہ تھا رنج اور نہ ملال
رہا زندہ بعد اسکے تیئیس سال | ہوئے ایک سو بیس ای نیک فال
نہ تھی قبر کی پھر کسیکو خبر | کہ ہے قبر یوسف کی بارے کدہر

## دفن کردن موسیٰ تابوت یوسف علیہما السلام را در مقابر آبا بعد برآوردنش از نیل بحکم رب جلیل

زمانے مین موسیٰ کے تھے نیل مین | کسی گنبد مین یا کسی حصیل مین
ہوا حکم موسیٰ کو تو جلد جا | وہان سے تو تابوت یوسف اٹھا
اسے دفن کر اسکے آبا مین جا | کہا پھر یہہ موسیٰ نے رب العلا
بتا دے مجھے کون اب اسکی قبر | کہ دن کس کے اوپر مین جا کرکے جبر
کہا اسکی ہوتی ہے مشکل خبر | مگر ایک عورت ہے آگاہ تر
اسیر بن یعقوب کی بنت ہے | ہے نام اسکا سارا سن ای نیک پے
کہا اس سے موسیٰ نے اسنے کہا | کہ اک شرط پر اسکو دون مین بتا

تفسیر سورہ یوسف

ہاں ہوئی قبر یوسف کی اس جا نمود
لیا کھینچ تابوت کو اسکے زود
زمین تھی مقدس جو کنعان مین
وہان لے چلا اسکو اس آن مین
جہان تھے قبور اسکے آبا کے سب
کیا دفن وان اسکو باذن رب

ذلک من انباء الغیب
نوحیہ الیک
وما کنت لدیہم

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

یہ تو اور کچھ نہیں مگر نصیحت سارے عالم کو

وَكَأَيِّنْ مِنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ

اور بہتیری نشانیاں ہیں آسمان

وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا

اور زمین میں جن پر ہو کر نکلتے ہیں

وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ

اور وہ ان پر دھیان نہیں کرتے

إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ

جب ٹھہرانے لگے اپنا کام اور فریب کرنے لگے ف

| | |
|---|---|
| نہ تھا بھائیوں پاس یوسف کے تو | جب اس امر کی سب نے کی گفتگو |
| کیا کرتے دایم وہ مکر اور دغا | کہ یعقوب سے ہووے یوسف جدا |

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ

اور نہیں اکثر لوگ یقین لانے والے اگرچہ تو للچاوے

| | |
|---|---|
| نہیں لاتے ایمان اکثر بشر | رکھے گرچہ تو حرص اسلام پر |
| تو چاہے ہے خلقت کے اسلام کو | کرے ہے دل و جان سے اس کام کو |

وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

اور تو مانگتا نہیں ان سے اس پر کچھ نیگ

| | |
|---|---|
| نہ تو نے طلب ان سے اجرت کی کی | جو انکو گراں یہہ نصیحت لگی |
| ترا وعظ و تعلیم و تلقین و پند | سراسر ہدایت ہے اور سود مند |
| سنے جو کوئی اور نہو رد و براہ | ہوی دوزخی جو بلا اشتباہ |
| فقط تیرا خلقت پہ احسان ہے | بتاتا انھیں راہ ایمان ہے |

تفسیر سورۂ یوسف

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ

اور یقین نہیں لاتے بہتیرے لوگ اللہ پر

إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ

مگر ساتھ شریک بھی کرتے ہیں

| | |
|---|---|
| نہین خوف اُنکو کہ آوے عذاب | خدا کا کرے اُنکو بالکل خراب |

اَوۡ تَاۡتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ

یا آپہنچے قیامت اچانک اور اُن کو خبر نہو

| | |
|---|---|
| وبا اُنپہ آوے قیامت کا دن | بلا مین اچانک وہ ہون ممتحن |
| قیامت کے آنے سے تھے بیخبر | نہ توشہ کیا کچھ نہ کچھ ماحضر |
| رہے اپنی غفلت سے یان پر خراب | اُٹھایا جہنم کا سرپہ عذاب |

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِیۡلِیۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیۡرَةٍ

کہہ یہہ میری راہ ہی بُلاتا ہون اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کر

| | |
|---|---|
| یہہ کہہ اُسسے رستہ ہی میرا یہی | جو اسپر چلے شرک سے ہی بری |
| وہ اللہ ہی وحدہٗ لاشریک | یہی راہ ہی سارے رستون سے ٹھیک |
| نہین حکم مین کوئی اُسکے دخیل | وہ ہی مالک الملک ربِّ جلیل |
| پکارون ہون راہِ خدا پر تمہین | بلاتا ہون راہِ ہدا پر تمہین |
| سنو گوش دل سے اسے تم ذرا | بیان مین نے جو کچھ کہ اُسسے کیا |
| بیان ہی سراسر ماہِ منیر | مگر چشم دل سے ہو تم بے بصیر |

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیۡ ؕ وَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ

مین اور جو میرے ساتھ ہی اور اللہ پاک

وَمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ اِلَّا رِجَالًا

نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ

مِّنۡ اَهۡلِ الۡقُرٰی

کہ قائل ہے ہر جنس ہم جنس پر
ملک سے ملک اور بشر سے بشر

کبوتر نہ ہووے کبھی جفت زاغ
نہو کبک ہم آشیان کلاغ

نہ راغب ہو نا جنس پر دل کبھو
کرے سو طرح گرچہ وہ جستجو

نہو جن و انسان کی صحبت برآر
نہ انسان کا ہو ملک یار غار

ہے بالطبع ہر جنس کو میل جنس
اسیواسطے سب نبی ہینگے انس

نبی آدم اسواسطے ہین نبی
کہ دل مین لگے بات ہم جنس کی

فرشتے اگر ہوتے پیغمبر رسول
نہ کرتا کوئی اُنکا کہنا قبول

نبی گو حقیقت مین ہینگے بشر
ملک سے ہین اوصاف مین خوبتر

زبس وہ خدا عالم الغیب ہے
نہین اُنسے پوشیدہ ہے کوئی شی

کوئی بات حکمت سے باہر نہین
کوئی کام سے اُسکے ماہر نہین

**أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ**

سو کیا یہہ لوگ نہین پھرے ملک مین

نہین کرتے کفار سیر جہان
کہ ہو حال پہلون کا اُنپر عیان

کہ کس طرح اُنپر ہوا ہے عذاب
کیا کس طرح ہمنے اُنکو خراب

سنو اُنہین سے تم بھی بعضونکا حال
کہ کس طور وہ سب ہوئے پایمال

جو منکر ہوا سب جہان نوح سے
تو کس طور سے ہمنے غوطے دئے

نہ باقی جہان مین رہا کوئی پیچ
دیا ہمنے سب کو شکنجے مین کھینچ

فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

کہ دیکھین کیسا ہوا آخر انکا جو ان سے پہلے تھے

تفسیر یوسفی

| | |
|---|---|
| تم اسبات کو کیا سمجھتے نہین | بھلے اور برے کو پرکھتے نہین |

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

یہان تک کہ جب نا امید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ اُن سے جھوٹھ کہا تھا

| | |
|---|---|
| ہوئے جبکہ مایوس اُنسے نبی | جو کفار نے اُنکی تکذیب کی |
| ہوا جب رسولونکے دل پر یقین | یہہ ایمان لانیکے ہرگز نہین |

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ط

پہنچی اُنکو مدد ہماری پھر بچا دیا جنکو ہمنے چاہا

| | |
|---|---|
| مدد ہمنے اپنے رسولون کی کی | نچھوڑا کوئی ہمنے کافر شقی |
| ہوا جبکہ اُنپر ہمارا عذاب | ہوئے دونون عالم مین خوار و خراب |
| جسے چاہین ہم اُسکو دیوین بچا | جسے چاہین اُسکو کرین مبتلا |
| عذاب خدا سے بچے ہی وہی | نبی کی جو کرتا رہے پیروی |

وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور پھیری نہین جاتی آفت ہماری قوم گنہگار سے فا

| | |
|---|---|
| نہین کوئی ایسا کہ ٹالے بلا | بلا مین کرین جسکو ہم مبتلا |
| گنہگار کو ہم جو چاہین کہ ہین | ہمارے غضب سے وہ ہر دم ڈرین |

لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ط

البتہ اُنکے احوال سے اپنا حال قیاس کرنا ہی عقل والونکو

مصائب کسی پر جو دنیا مین ہون

اس احوال کو سنکے غمگین ہون

مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰى

کچھ بات بنائی ہوئی نہین

وَلٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ

لیکن موافق اُس کلام سابق

بَیْنَ یَدَیْهِ

کے جو پہلے ہی

وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ

اور کھولنا ہر چیز کا

ہر اک چیز کا اسمین ہیگا بیان — سب احکام ہین اسمین بیشک عیان

جو کچھ دین و دنیا مین مطلوب ہے — وہ قرآن مین صاف مکتوب ہے

مسائل جو کچھ دین و دنیا مین ہین — کہ سب مجتہد فیہ سب اسمین ہین

اسی کے سبب ہے ہر اک اجتہاد — مسائل کا قرآن سے ہے اعتماد

وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝

اور راہ سوجھاتی اور مہربانی اُن لوگون کو جو یقین لاتے ہین

سراسر ہدایت ہے اسمین بھری — ییہ قرآن رحمت ہے اللہ کی

ییہ رحمت ہے اُنپر جو ہین مومنین — مگر اس سے محروم ہین کافرین

ییہ تفسیر یوسف ہوئی سب تمام — کیا مینے بھی اسکو اب اختتام

نہ کچھ شاعری کا کیا مین خیال — کہا اسمین جو کچھ لکھا تھا وہ حال

الٰہی مرا رنج سب دور کر — مجھے نور سے اپنے معمور کر

سر دست جیتے لکھی سب کتاب — نہ کچھ فکر اور غور کا تھا حساب

خدا اور محمدؐ کا لیتا ہون نام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

تمت

تفسیر سورۂ یوسف